

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

مکمل ناول

صبح۔ صادق کی اولین کرنیں جب اس کے چہرے پر پڑیں تب وہ وجود ہوش و
حواس کی دنیا میں آیا۔ سب سے پہلا خیال اس کو خود کی ذات سے وابستہ وجود کا آیا
جو دنیا جہاں بھلائے سونے میں مشغول تھا۔ اس نے جھک کر اس کی سانسیں
چیک کیں کہ وہ وجود دنیا میں ہے بھی یا نہیں۔ جس طرح اس کی اکلوتی بہن سوتی
تھی، دیکھنے والوں کو ایسا ہی گمان ہوتا تھا کہ وہ مرچکی ہے۔

بریزے اُٹھو۔ صبح کے چھ بج رہے ہیں۔“ - اور بریزے صاحبہ جو فجر کے بعد سوئی میں تھیں انھوں نے اپنی بہن کی بات سننے کی زرا بھی زحمت ناکہ۔ بریزے کو ایسے ہی سوتا دیکھ کر وہ بال باندھتی اُٹھی اور واشروم کا رخ کیا۔ باہر آئی تو پورے چھ بج کر بیس منٹ ہو چکے تھے جبکہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اگر دل۔ زہرہ لگے دس منٹ میں نیچے نا پہنچیں تو ان پر ہر لقمہ حرام ہو جائے گا۔ خُشک ہوتے گلے کو اگنور کرتی وہ نیچے آئی اور اونچی آواز میں سلام کرتی وہیں سب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بہن کہاں ہیں آپ کی؟۔ دادی بیگم کے سوال پر ہمیشہ کی طرح اس کا ایک ہی جواب تھا کہ وہ سو رہی ہیں۔ اس کو سب کی نظریں خود پر محسوس ہوئی ہیں تو سر

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اُٹھایا جب یاد آیا کہ اس کا دوپٹہ سر سے اُتر چکا تھا۔ وہ سرداروں کے گھر کی پوتی تھی، جن کے سر سے دوپٹہ اُترا وہاں کی ملازموں نے بھی نا دیکھا تھا۔

دادا سائی میں اجازت دیجیے “ - دو چار نوالے زہر مار کر کے وہ جانے کو اُٹھی اور جھکی نظروں سے سردار معراج سکندر سے اجازت مانگی تھی۔

visit for more novels:

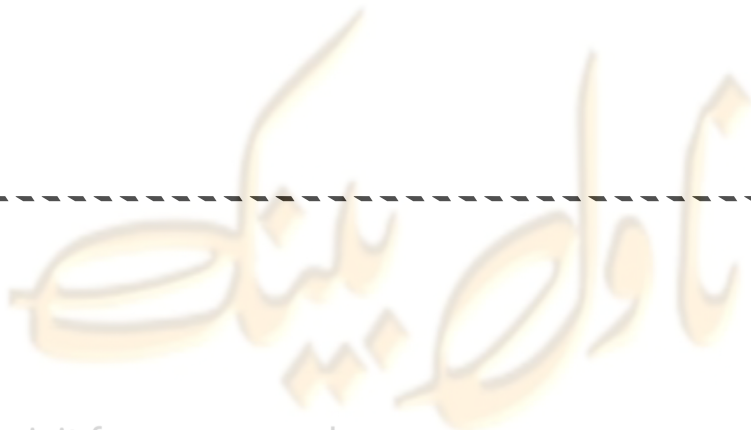
جائیے “ - ہمیشہ کی طرح سردار اور سخت لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔ وہ بس آسمان کو گھور کر رہ گئی تھی۔

بی۔ بی جی منزل آگئی ہے۔ “ - ڈرائیور کی بات پر سر اثبات میں ہلاتی یونی۔ ورسٹی میں داخل ہوئی تھی۔ آج اس کی کوئی می کلاس نا تھی ہاں مگر وہ اس لیے آئی تھی کہ چند گھنٹے اس قید خانے سے باہر گزار لے۔

سردار میراج سکندر اپنے قبیلے کے سردار اور بہترین انصاف-پسند حکمران مانے جاتے تھے۔ اُن کو یہ عمدہ وراثت میں ملا تھا۔ رب کی ذات نے سردار معراج کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔ سب سے پہلے بیٹے سردار عازب سکندر جن کا نکاح ان کی خالہ-دادا اُم-ہانی سے کروایا گیا تھا۔ رب نے سردار عازب کو دو بیٹوں (حاشم اور شاہ-میر) جبکہ ایک بیٹی دوریہ سے نوازا۔ سردار عازب کے بعد سردار باسط تھے جن کا نکاح ان کی پسند سے کروایا گیا۔ رب نے ان کو دو رحمتیں دل زہرہ اور بریزے (سے نوازا۔)

تیسرے نمبر پر تھے سردار میر جازل جو عمر میں زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے ہوں گے۔ کسی وجہ کے تحت وہ شادی کرنا ہی نا چاہتے تھے۔ سردار باسط کی پسند معراج سکندر کو بھانا سکی تھی۔ وہ اپنے بیٹے سے دور دور رہنے لگے تھے۔ سردار باسط کی بیگم کے ساتھ سب کا سلوک سہی نا تھا۔ ایک رات ان سب کی زندگیوں میں ایسی آئی می تھی کہ سب کچھ برباد کر گئی می۔ سردار باسط اپنی بیگم اور اپنی ہمیشہ کے ہمراہ کسی دعوت میں جا رہے تھے جب ان کی گاڑی پر کسی کا حملہ ہوا تھا۔ گاڑی تباہ۔ برباد ہو چکی تھی اور تب سے ہی دل۔ زہرہ کی زندگی بھی مشکل ہو گئی می تھی۔ اول روز سے ہی سب گھر والے دل۔ زہرہ سے چڑتے رہتے تھے۔ وہ فقط نو سال کی تھی جب اس کے سر سے ماں باپ کا سایہ اُٹھ گیا تھا اور چھوٹی بریزے صرف پانچ سال کی تھی۔ تب سے آج تک اس نے سکون کا سانس

نالیا تھا۔ ان دونوں بہنوں سے بہت زیادہ ہی خار تھا سب کو سوائے سردار میر جازل کے۔ صرف جازل سے ہی دل کی بن جاتی تھی۔ وہ واحد تھے جو دل کا حال تک جان لیتے تھے اور بریزے کے تو وہ ویسے ہی فیورٹ رہے تھے۔



visit for more novels:

جولی واپس آئی تو بریزے کو بری بری شکلیں بناتے پایا۔ گھر میں بے حد گما۔ گہمی تھی جیسے کسی مہمان کی آمد کی تیاریاں ہو رہی ہوں۔

کس چیز کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟۔ سوال کرتے وہ بھی وہیں آ بیٹھی تھی۔“

دورِ یہ کو دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں بس اُس ہی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔“ - کباب
تل کر کھاتے برہزے نے کہا تھا۔

ہممم۔۔۔ دل نے فقط یہ ہی کہنا مناسب سمجھا تھا۔ اس گھر میں باسٹ، بریزے اور دوریہ کے علاوہ تھا ہی کون اس کا؟۔ دوریہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com۔ شاید تیار ہو رہی تھی۔

ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔“ - دراز قامت دوریہ شروع سے ہی بہت حسین
تھی۔ سفید رنگ میں دھلی ہوئی می، نازک سی جان بالکل ایک پری کی مانند۔

تم آگئی ی؟۔ دیکھو میں سہی لگ رہی ہوں نا؟۔ نروس سی دوریہ کے کہنے پر وہ ہنس دی تھی۔

ہاں ہاں بالکل ٹھیک لگ رہی ہو اب جاؤ نیچے“۔ دوریہ اثبات میں سر ہلاتی جاچکی تھی جبکہ پیچھے دل اس کی قسمت ہر رشک کرنے لگی تھی۔ کیا نہیں تھا دوریہ کے پاس؟۔ حسن، ماں باپ، دولت، شہرت اور اب مزید اس کی زندگی حسین ہونے جارہی تھی۔ اس نے آئی نے میں خود کو دیکھا تھا۔ سفید رنگ کی عام سی شلوار قمیض میں ملبوس، بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹے وہ کس قدر عام سی صورت رکھتی تھی۔ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اس نے اپنے رنگ کو دیکھا تھا۔

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

لڑکی رات کے اس وقت بھی تمہیں سکون نہیں؟۔ نا جانے کیوں مگر بریزے سے
حاشم کبھی نا بنی تھی۔ وہ چاہ کر بھی اس لڑکی سے بنا نا سکا تھا۔

آپ سے مطلب؟۔ ہمیشہ کی طرح وہی مغرور لہجہ جس سے حاشم چڑھتا تھا۔“

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جس جگہ آپ موجود ہیں نا وہ میرے نام ہے۔ یہاں کی ہر چیز، ہر جگہ میری یعنی حاشم کی ہے۔“ - اور یہاں وہ ہنسی تھی اور ہنستی چلی گئی تھی۔

جس جگہ ، جس سلطنت کی آپ بات کر رہے ہیں نا حاشم؟۔ وہ میرے باپ کی ہے۔ اس گھر پر ، یہاں کی ہر چیز پر میرے باپ کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا آپ کا۔ سُن لیا آپ نے؟۔ اب میرے کھانے کو نظر مت لگائی یں اور شکل گُم کریں اپنی“ ۔ یہ سب کہتے بریزے واپس کُرسی پر بیٹھی تھی ہاں یہ بات الگ تھی کہ اُس نے آخری بات فقط دِل میں ہی کہی تھی۔

لڑکی؟۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا برہزے نے چیخ پھینکا تھا۔“

بربرزے نام ہے میرا“ - غصہ تو اس کی ناک پر رہتا تھا جس کا فائدہ ہمیشہ
حاشم اٹھاتا تھا۔

میری طرف سے جو بھی نام ہو مجھے غرض نہیں۔ آئندہ اپنی یہ لمبی زبان میرے سامنے مت چلانا۔ سمجھی؟۔ اس کو گھورتے حاشم نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔

جائیں آپ خود ہی آتے ہیں میری زبان کے جواہر دیکھنے۔ جس انداز سے بریزے نے جواب دیا تھا حاشم اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔ اس سے پہلے بات مزید بڑھتی سردار معراج کی آواز پر دونوں پلٹے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کیا ہو رہا ہے یہاں؟۔ ان کی آواز میں آج بھی سرداروں والی ہی گرج تھی۔

میں کھانا کھا رہی ہوں اور سردار حاشم میرے نوالے گن رہے ہیں۔“ - خود پر انتہا کی معصومیت اور مظلومیت کا روپ چڑھائے جس انداز میں بریزے نے جواب دیا تھا کچن کے پاس کھڑی دلِ زہرہ بھی ہنس دی تھی۔

دلِ زہرہ کی ہنسی کی گونجِ اس قدر پیاری تھی کہ اس کو سن کر چاند بھی مسکراتا تھا۔

visit for more novels:

حاشم کیا اب اس حویلی کی بچیاں اپنی مرضی سے کھانا بھی نہیں کھا سکتیں؟۔“

اور یوں بن موسم برسات پر حاشم صاحب کلس کر رہ گئے تھے۔

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

کھانا کھائی لیے آپ بریزے۔“ - حاشم کے چلے جانے کے بعد سردار معراج بھی جاچکے تھے جب دل زہرہ کافی بنانے کی غرض سے کچن میں آئی۔

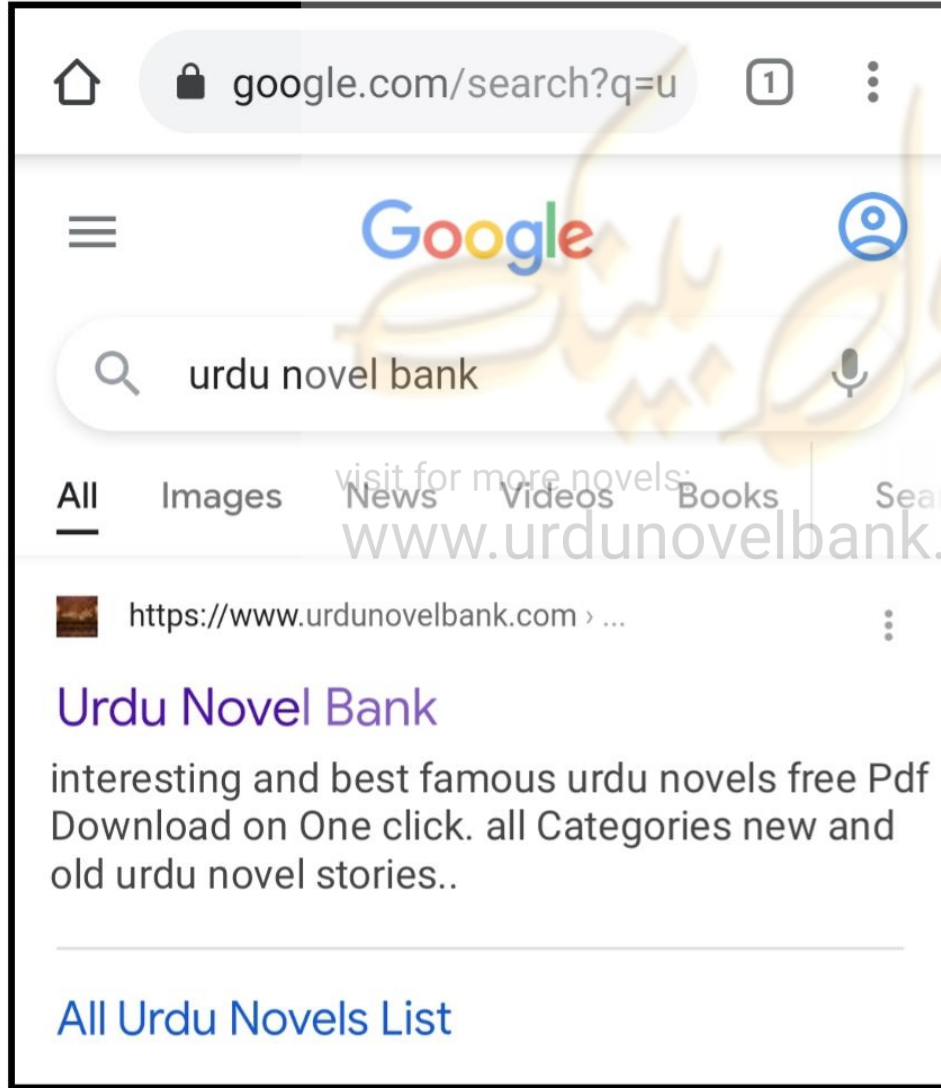
قسم سے سواد آجاتا ہے اس شخص کو سڑنا دیکھ کر “ - اس کی بات پر دل نے
بریزے کو آنکھیں دکھائی ہیں تمہیں۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

دوسری جانب اگر وہاج خان جدوں کے گھر کی جانب نظر دوڑائی می جائے تو یہاں کے مکین سکون سے زندگی گزار رہے تھے جب تک وہاج خان ملک سے باہر تھے۔ اب کی بات کی جائے تو سہی معنوں میں اس گھر کے بڑے بیٹے نے اس گھر کے بڑوں کو بھی نا بخشتا تھا۔ وہ جب سے پاکستان آیا تھا ایک ایک چیز کو درست کر رہا تھا جسے درست کرنا بھی از حد ضروری تھی۔ اس ساری دنیا میں اگر وہاج خان کو کوئی عزیز تھا تو وہ فقط اس کی تایازاد فاطمہ خان جو اس سے ایک سال بڑی تھیں۔

visit for more novels:

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

فاطمہ تم ہی سمجھاؤ اس لڑکے کو۔ کیسے یہ سب کو اپنے اشاروں ہر نچا کر رکھ رہا ہے۔ کسی مظلوم کی بددعا لے گا یہ لڑکا۔“ - سمین بیگم کی بات پر فاطمہ

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

کھلکھلائی اور لان میں بے۔ چارے ملازموں کی دُرگت بنتے دیکھ کر مزید ہنسنے لگیں۔

میں کسی کی بددعا نہیں لے رہا۔ اُن کی کمائی می اُن کے لیے حلال بنا رہا ہوں

صرف“ - وہاج کا چانک نمودار ہو جانے پر سمین بیگم نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو انتیس سال کا ہو چکا تھا۔ اس کے مزاج میں اس قدر سنجیدگی بستی تھی

کہ ناچاہتے ہوئے بھی ہر جگہ وہاج خان کا رعب قائم ہو جاتا تھا۔

تم ہم پر ایک احسان کرو۔ مت حلال کرو ان سب کی کمائی می اُن پر وہاج۔“

حالت دیکھو اُن کی۔ تمہاری وجہ سے کئی می ملازم نوکری چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ تم

کیوں غصہ کرتے ہو اس قدر؟۔ فاطمہ نے اپنی چچی کے سستے ہوئے چہرے کو دیکھا اور ایک بار اس کی شکل دیکھی جہاں فقط سنجیدگی طاری تھی۔

یہ تو آپ کو ان سے پوچھنا چاہیے نا؟۔ کیا کھا کر پیدا کیا تھا آپ نے اس سٹیل سے بننے انسان کو؟۔ کان کے پاس گوشِ گزار کرنے والے کی جانب دیکھو تو ہر کوئی می مسکرا جائے۔ ہاں یہ کوئی می اور ہستی نہیں بلکہ ولی خان جدون تھے جن کی ہر عادت وہاج سے مختلف تھی۔

وہاج اور ولی میں زمین آسمان کا فرق تھا جبکہ اُن کی یاری کو دیکھ کر آدمی دنیا رشک کرتی تھی اور آدمی دنیا حسد۔

اذان خان جدون اسلام۔ آباد میں رہنے والے ایک قابلِ عزت اشخاص میں شمار ہوتے ہیں۔ اسلام۔ آباد میں اُن کا بزنس مکمل سیٹل ہے جبکہ اُن کا دل فقط مری کے چھوٹے سے علاقے پر بننے گاؤں کی ایک وادی میں ہی مشغول رہتا ہے۔ اذان صاحب کو رب نے ازیان صاحب، رمضان صاحب اور سفیہ سے نوازا۔ ازیان صاحب اس گھر کے بڑے بیٹے تھے جن کو رب نے ایک پیاری سی بیٹی فاطمہ اور ایک ہونہار بیٹے ولی سے نوازا۔ رمضان صاحب کو اللہ نے وہاج خان سے نوازا جو ان کے لیے دس کے برابر تھے۔ ولی وہاج سے ایک ماہ چھوٹا تھا جس کی وجہ سے اس گھر کا بڑا بیٹا وہاج ہی تھا۔ سفیہ بیگم کی شادی پسند سے کی گئی تھی۔ ان کو رب نے ایک بیٹی ”لمس“ سے نوازا جو کہ اپنی والدہ کے ساتھ گاؤں میں رہتیں تھیں۔

کھانا میرے کمرے میں ہی نبھھوا دیجیے گا۔“ - حکم چلا کر وہ جا چکا تھا جبکہ اس کی اس بات پر فاطمہ اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

اس کے مزاج کی سنجیدگی میرے دل کو چمبھتی ہے فاطمہ۔“ وہاج کی والدہ کی بات فاطمہ کے دل کو لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

دعا کیا کریں ناکہ رب اس کا دل آباد کر دیں۔“ - فاطمہ کی بات پر انھوں نے نم آنکھوں سے اٹھائی یس سالہ لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھیں خود ویران تھیں۔

.....

اگلی صبح دوریہ کے لیے بہت حسین ثابت ہوئی تھی۔ کچھ ہی دنوں میں اس کے نکاح کی ڈیٹ فیکس کر دی گئی تھی۔ وہ شخص اس کا کلاس۔ فیلو تھا جو اس کو کافی پسند کرتا تھا۔ دوریہ کی طرف سے ایسا کوئی جزیہ نہ تھا وہ بس خوش تھی جبکہ خوشیوں کو تو کبھی کبھار خود کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم جانتی ہو دوریہ میں بہت زیادہ خوش ہوں "حسن کی بات پر دوریہ مسکرائی تھی۔

جانتی ہوں۔ شاید تمہاری چاہ سچی تھی اس ہی وجہ سے تمہیں مجھ سے نوازا جا رہا ہے۔" اس کی بات پر فون کی اس پار حسن مسکرایا تھا جبکہ کمرے کے پاس سے گزرتی ہانی بیگم اندر داخل ہوئی تھیں۔

بہت خوب دوریہ۔ میں تمہیں زندگی کی بہترین راہ پر سفر کرتا دیکھنا چاہتی ہوں اور تم ہو کہ جان بوجھ کر سب کی نظروں میں آنا چاہتی ہو؟۔ تم جانتی ہو دوریہ میں چاہتی ہوں کہ تم اس زمرہ سے بہت آگے رہو، دیکھا ہے کبھی جو اس لڑکی نے ایسا کچھ کیا ہو؟۔ میرے نا چاہنے کہ باوجود بھی وہ تم سے زیادہ وہ ہر جگہ برتر ہوتی ہے۔" اُم۔ ہانی بیگم کی کاٹ۔ دار آواز کو بہت مشکل سے دوریہ نے برداشت کیا تھا۔

یہ تو اچھی بات ہے نا ماں؟۔ میں چاہتی ہوں کہ دوریہ ہمیشہ مجھ سے آگے ہی رہے۔ آپ جانتی ہیں کیوں؟۔ کیوں کہ اس کے دل میں اس گھر کے ملکینوں کی طرح ذہر نہیں ہے۔" اس کی بات پر اُم ہانی بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا اور دوریہ کے چہرے پر نقش چھوڑ گیا تھا۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ ماں؟۔ کمرے میں داخل ہوتے حاشم کی گھمبیر آواز پر ہانی بیگم نے نخوت سے چہرہ پھیرا جبکہ دروازے کے باہر کھڑی دل۔ زہرہ کی آنکھوں میں نمی تیرتی ہوئی ان دونوں بہن بھائیوں نے دیکھی تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

آجاؤ تم بھی۔ دیکھ لو تماشہ۔ تمہاری وجہ سے میں نے ہمیشہ اپنی سگی اولاد پر غصہ اُتارا ہے۔"۔ ان کی تیز آواز پر دل۔ زہرہ کانپ سی گئی تھی۔

وہ دُرجاتی تھی سخت لہجوں سے

اس نے کچھ نہیں کیا ماں۔"۔ حاشم کی سنجیدہ آواز گونجی تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

واہ میرے بیٹے کو بھی قبضے میں کر لیا تم نے دل بی۔ بی۔؟۔ سہی کہتے ہیں بابا سائیں تم ہو ہی اپنی ماں کی طرح بد۔ چلن عورت جس نے۔۔۔"۔ ابھی ان کی بات درمیان میں ہی تھی جب بریزے کی تیز آواز گونجی تھی۔

خبردار میری ماں یا میری بہن کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا آپ نے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ آپ خود کیا ہیں؟۔ دوسروں پر تہمت لگانے سے ان کی سچائی پر پردہ نہیں ڈال دیا جاتا۔ آئندہ کے بعد میری بہن کو کچھ مت بولیے گا۔" جس لب۔و۔لجے سے بریزے نے ہانی بیگم کو دیکھتے کہا تھا وہ دنگ رہ گئیں تھیں۔

بریزے "اس کے لہجے کو دیکھتے اب حاشم کو بھی غصہ آیا تھا۔"

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

چیتی۔" اس کے جانے کے بعد دوریہ نے حاشم کو دیکھتے کہا تھا۔"

"اس کی باتوں سے مجھے ہنس بھرتی ہے۔"

بدتمیز چلتی کہو اس کو"۔ اس کی بات پر دوریہ ہنس دی تھی۔"

صبح ہی وہ واک سے واپس آیا تو لان میں فاطمہ کو بیٹھے دیکھا۔ اس کی جانب آتے وہ مسکرایا تھا۔ فاطمہ کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ کچھ پڑھ رہی تھی شاید۔

خانم؟۔ کبھی کبھی وہ فاطمہ کو خانم بلاتا تھا۔ اس کی آواز پر فاطمہ نے سرخ" آنکھیں کھولیں تھیں۔ وہاج نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں بے۔ تحاشہ نمی تھی۔

visit for more novels:

کیا ہوا ہے فاطمہ؟۔ آپ رو رہی ہیں؟۔ وہ تو ٹرپ ہی گیا تھا۔ وہ کیسے اپنی فاطمہ " کو روتے دیکھتا؟۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نہیں بس سر درد کی وجہ سے ہے یہ "فاطمہ کی بات پر وہ بالکل مطمئن نا ہوا"
تھا۔

جب سر درد ہو تو دوائی لی جاتی ہے ناکہ یوں آنکھیں لال کی جاتی ہیں۔ "اذیان"
صاحب کی آواز پر وہ تلخیہ مسکرائی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جب صبر کی آیتیں حفظ ہو جائیں نا تو آنکھیں لال ہی رہتی ہیں "یہ کہتی فاطمہ"
جاچکی تھی جبکہ وہ ایک بار پھر سے اپنے تایا اور اپنی بہن جیسی دوست کی گفتگو کی
تہہ تک نا پہنچ سکا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

یار وہاں مجھے ایک کام ہے میڈیکل یونی۔ ورسٹی سے تو کیا تم وہاں جا کر میرا کام کر

دو گے؟۔ ولی سے تو کوئی امید نہیں مجھے۔ وہ ایک چیز درست کرتا ہے اور دس

چیزیں غلط کر دیتا ہے۔" اور لان میں آتا ولی اپنے باپ کی بات سن کر اتنا سا منہ

لے کر رہ گیا تھا۔

آپ کے کرموں کی سزا ہوں میں بابا۔" ولی کی سنجیدگی سے کہی بات پر وہ مسکرا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھی ناسکا تھا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اندر جا کر ناشتہ کرو۔ مجھے مت نظروں سے کھاؤ۔" اس کی بات پر ولی نے بتیس "دانتوں کی نمائش کی تھی۔"

www.urduovelbank.com

معاف کرنا میرے بھائی۔ ایسا تو ہرگز نہیں ہے کہ ولی خان کڑوی اور انتہا کی "سرڑی ہوئی چیزوں کو کھائے لہذا خوش۔ فہم مت بنو اور اندر مر جاؤ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا

ہے۔" اپنی بات مکمل کرتے وہ وہاج کے دونوں شوز لے کر اندر بھاگ گیا تھا اور وہاج ولی کو دیکھ کر رہ گیا۔ یونی جانے کے لیے وہ باہر آیا تو ولی بھی تیار کھڑا تھا۔

تم کہاں جا رہے ہو؟۔ اس کو بالکل تیار دیکھ کر وہاج نے گلاسز لگائے تھے۔"

کہیں تم میرے ساتھ تو نہیں آنے والے نا؟۔ وہاج کی بات پر ولی نے وہاج کو "ایسے دیکھا جیسے کوئی مالک غرور سے اپنے غلام کی جانب دیکھتا ہو۔"

میرے پاس ایک عدد اپنی گاڑی ہے۔" اس کی بات پر وہاج خان شاید پہلی مرتبہ یوں دن کے اجالے میں مسکرا اٹھا تھا۔

ایک مرتبہ اپنی ایک عدد گاڑی پر نظرِ کرم بھی ڈال لو۔ اس کی بات پر ولی نے "حیرانی سے گاڑی کی جانب دیکھا جس کے چاروں ٹائرز کی ہوائ نکال لی گئی تھی۔ ولی کی شکل رونے والی ہو چکی تھی۔ اس نے وہاج کو دیکھا جو غائب ہو گیا تھا یعنی کے اس کی امید کا آخری دیا بھی بجھنے والا تھا۔

اولدینکے

visit for more novels:

دیکھو وہاج خان تمہیں میری لاش پر سے گزر کر جانا ہوگا۔ اس کی بات پر وہاج نے سخت نظروں سے ولی کو گھورا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے وہاج کی گاڑی کے آگے کھڑا لفٹ مانگ رہا تھا۔ کوئی ناکہ نہ سکتا تھا کہ ولی خان اذان خان جیسی بارعب شخصیت کی نسل سے ہیں۔

کہاں اُترنا ہے تمہیں؟۔ سوال کرتے اسکی نظریں روڈ پر تھیں۔"

جہاں تک آپ کا ساتھ ہے جان بس وہاں تک چلنا ہے۔" اس کی بات پر وہاج "نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

فاطمہ کو کیا ہوا ہے ولی؟۔ وہ کیوں خاموش رہنے لگی ہیں؟۔ وہاج خان کے "سوال پر وہاج کی آنکھوں میں سنجیدگی آئی تھی۔

وہ پچلے دس سالوں سے خاموش ہے وہاج۔" ولی نے جیسے وہاج کو اطلاع دی "تھی۔

اس سب کی وجہ؟۔ وہ ایک بار پھر سے وہ سوال اس نے ایسے شخص سے کیا "تھا جس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پتا لگاؤ ولی خان کہ ایسا کیا ہے جو ہماری فاطمہ کو اس قدر ڈسٹرب کر رہا ہے؟۔ "کیونکہ تم جانتے ہو کہ میں پتا لگوانے پر آیا تو بہت سے اپنوں کا نام سرفرست لکھوں گا۔" اس کی بات پر ولی نے وہاج کو دیکھا تھا جو ہمیشہ سے اپنوں کے معاملے میں ایسا ہی رہا تھا۔

اب تمہیں کیا ہو گیا؟۔ پانچ منٹ ولی خاموش رہا تو وہاج سے برداشت نا ہوا۔ "

کالی بلی راستہ کاٹ گئی ہے۔" ولی کی سنجیدہ آواز گونجی تھی۔ "

تو؟۔ اور وہاج خان تو کچھ سمجھ ہی نا سکا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تو یہ کہ نا جانے اب بے۔ چاری کے ساتھ کیا ہو گا؟۔ افسردگی سے کہنے پر ایک بار "

پھر سے ولی وہاج کی مسکراہٹ کا سبب بنا تھا اور تھوڑا دور جاتے ہی اچانک ولی

اور وہاج کی نظروں کے سامنے بلی مردہ حالت میں نظر آئی تھی جس کو دیکھ کر وہاج تو کچھ ناکہ سکا جبکہ ولی خان اپنی کالی زبان اور کالی نظر کو سوچ کر رہ گیا۔

یونی۔ ورسٹی پہنچتے ہی وہاج خان اندر داخل ہوا تھا جبکہ ولی نے گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کرنا مناسب سمجھا تھا۔ ابھی وہاج کو گئے ہوئے پانچ منٹ گزرے تھے کہ کسی نے ولی کی گاڑی کی طرف کاشیشہ بجایا تھا۔ فون سے نظریں اٹھا کر دیکا تو باہر کوئی بائیس تئیس سالہ لڑکی لال سرخ چہرہ لیے اندر بیٹھے شخص کو گھور رہی تھی۔ ولی خان کو پہلی نظر میں ہی وہ لڑکی ایک بلی لگی تھی۔ باہر نکلتے ہی اسنے اطراف کی

جانب نظر دوڑائی تو ہر کوئی اپنے کام میں مشغول تھا جبکہ وہ لڑکی ابھی ابھی اس نواب-زادے کو گھور رہی تھی۔

میں نے آپ کا کوئی ادھار دینا ہے کیا جو آپ مجھے یوں گھور رہی ہیں؟۔ چھوٹی

سی لڑکی کی ناک پر غصہ اس کو کافی بھایا تھا۔

visit for more novels:

ادھار تو بہت ہیں ہمارے آپ ہر۔ مگر خیر فی۔ الوقت ایک احسان کر دیں مجھ پر " کہ اپنی گاڑی یہاں سے ہٹالیں۔ مجھے اپنی گاڑی پارک کرنی ہے۔ " وہ اس کی پہلی بات نا سمجھ سکا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

آپ لڑکیاں اتنا بولتی کیوں ہیں؟۔ نا جانے کیوں مگر اس کا جی چاہا تھا کہ وہ لڑکی " بس بولتی ہی رہے۔

کیوں کہ آپ لڑکوں میں ٹھہرک بے۔ تھاشہ پایا جاتا ہے اور مجھے آپ جیسوں سے " نیپٹنا آتا ہے۔" اس کو اس کی ہی زبان میں جواب دیتے دوریہ کا جی چاہا تھا کہ ہنس دے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

محترمہ میں نے کب ٹھہرک ماری آپ پر؟۔ اور ویسے بھی میں چھوٹی چھوٹی بلیوں " پر ٹھہرک نہیں مارتا۔" ولی اپنی بات مکمل کرچکا تھا جبکہ وہ کلس کر رہ گئی۔

ولی خان میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے مزید اس کی دہی نا بنائیں۔ گاڑی۔"
ہٹائیں یہاں سے۔" وہی حاکمانہ لہجہ جو ولی کو بہت برا لگتا تھا۔

میرا نام کیسے جانتی ہیں آپ؟۔ سوال پر سوال کرتے اب ولی کو بھی غصہ آیا تھا۔"

میں دوستوں اور دشمنوں کو تا عمر یاد رکھتی ہوں۔" ولی کو ان آنکھوں میں جس "visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

شخص کی جھلک نظر آئی تھی اس کو یاد کرتے ولی کو اس لڑکی سے اب نفرت محسوس ہوئی تھی۔

کون ہیں آپ؟۔ ولی کو اب سخت چڑھوئی تھی۔"

میں جو بھی ہوں ولی خان یہ جاننے میں آپ کو دلچسپی نہیں لینی چاہیے۔"

فی۔ الوقت جو کہہ رہی ہوں وہ کریں۔"۔ اپنی بات مکمل کرتی وہ جانے لگی تھی جب ولی نے اس کی کلائی پکڑی تھی اور اس کو یونی۔ ورسٹی کی دوری طرف کھینچ کر لے گیا تھا۔

آپ ہوتی کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والی؟۔ اس کی بات پر دوریہ کو سخت غصہ " آیا تھا۔

آپ ہوتے کون ہیں مجھے یوں ہاتھ لگانے والے؟۔ ایک ہی جست میں اس کو "دھکے دیتے وہ پیچھے ہٹی تھی۔ ولی نے شاید پہلی بار اس طرح کی بدتمیز لڑکی دیکھی تھی جو اسکی نظر میں بدتمیز تھی فقط۔

کون ہیں آپ؟۔ ولی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈرہے ہیں مجھ سے؟۔ وہ مسکرائی تھی۔"

ڈرنا آپ کو چاہیے۔" ولی بھی مسکرایا تھا اور ایک پل کو دوریہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

میں کسی سے نہیں ڈرتی۔" - دوریہ نے نڈر انداز میں کہا تھا۔ "

مجھے ڈرانا آتا ہے۔" - ولی خان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔"

خان۔ زادوں سے دشمنی کا واحد فائدہ یہ ہے عزتیں محفوظ رہتی ہیں اور آپ کے "

سامنے ہوتے ہوئے میری عزت کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔" ولی اس لڑکی کی گہری

بات پر اس کو دیکھتا رہ گیا تھا۔ دوسری جانب وہ جو سٹاف روم میں آچکا تھا۔ جن

صاحب سے بات اس نے کرنی تھی وہ ابھی تک آئے ہی ناتمھے۔ ابھی وہ وہاں آ

کر بیٹھا ہی تھا جب اسکی نظر آفس کی دوسری سائیڈ گلاس ڈور کے پار بیٹھی

شخصیت کی جانب اُٹھی۔ وہ وجود نا جانے کیوں مگر شاید بہت رو رہا تھا۔ اس نے اٹھ کر اس جانب آنا چاہا مگر جانا سکا۔ دلِ زہرہ جو گھر کی باتوں سے تنگ آکر یہاں آئیں تھیں آج ضبط کھو چکی تھیں۔ کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں تو نگاہ اُٹھائی تب وہاج خان سے نظر ملی۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ وہاج خان کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔ وہ کیوں رو رہی تھی وہاج خان نا جان سکا تھا۔ دلِ زہرہ جو اس وقت مکمل نقاب میں موجود تھیں اس کو خود کی جانب متوجہ پایا تو آنکھیں پل بھر کو خشک ہوئیں تھیں۔ وہاج نے دیکھا وہ جو کوئی بھی تھی اس کی آنکھیں بے۔ حد پیاری تھیں ایسا نا تھا کہ وہ بہت پیاری تھی مگر ایسا بھی نا تھا کہ اس کی آنکھیں حسین نا تھیں۔ اس سے پہلے وہاج وہاں پہچتا وہ لڑکی جا چکی تھی۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وہ اس کے پیچھے باہر بھی آیا مگر وہ اس کو کہیں نظر نہ آئی۔ خود کی بے۔ اختیاری کا خیال کرتے وہ واپس آ بیٹھا تھا مگر ابھی تو شروعات تھی، ابھی تو عشق باقی تھا ابھی تو درد باقی تھا۔ وہ باہر آئی تو بارش ہونے والی تھی۔ یہ موسم دیکھ کر کافی حد تک اس کا جی بہل گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

دلِ زہرہ۔" اپنے نام کی پکار پر پلٹی تو دوریہ کو یونی میں پایا۔ یہ اس کی یونی نا تھی۔
وہ بس دل کو منانے آئی تھی۔

تم پھر آگئی؟۔ ہمیشہ سے یہ ہی تو ہوتا آیا تھا۔ دل روتی تھی تو دوریہ بھی مسکرانا " چھوڑ دیتی تھی۔

تمہیں کیسے چھوڑ دوں۔ تم تو میری جان ہو۔" اس کی بات دل مسکرا کر رہ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھوڑا سا کھا لو نا بریزے۔" بریزے صبح سے ناراض بیٹھی تھی اور اُن کی واحد بہن " اُن کی مینت کر رہی تھیں۔

فضول میں تنگ نہیں کرو آپ۔ نہیں کھاؤں گی میں اور اس بات سے واقف آپ " بھی ہیں "۔ یہ تو ازل سے طے تھا کہ بریزے جب جب غصے میں ہوتی کھانا پینا چھوڑ دیتی تھی۔ ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب دروازہ بجا کر حاشم کمرے میں آیا تھا۔

ناول بینک

visit for more novels:

کیا میں تھوڑی دیر بیٹھ سکتا ہوں "۔ کمرے میں آتے ہی حاشم نے سوال کیا تھا " جس پر بریزے نے چہرہ پھیر لیا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

ہاں کیوں نہیں۔ آئیے حاشم۔" دل نے ہمیشہ کی طرح مسکرا کر کہا تھا۔ اس کی "

اچھی عادت یہ تھی کہ وہ باتیں بھلا دیتی تھی۔ وہ معاف کر دیا کرتی تھی جبکہ

برہیزے کے دل میں ایک ایک بات حفظ رہتی تھی۔

میں صبح کے لیے امی کی طرف سے معذرت کرتا ہوں دل-زہرہ۔ معاف کر دیجیے"

گا "حاشم کا لہجہ سادہ تھا جس کو بریزے نے طنزیہ مسکرا کر دیکھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

زیریلے لہجوں کی معافی نہیں ہوتی۔" اس کی بات پر وہ بریزے کو دیکھ کر رہ گیا۔

تھا جو اس وقت فقط شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی ، دوپٹہ لینے کی زحمت اس

نے ناکی تمھی جبکہ دل کے سر پر ہمیشہ کی طرح دوپٹہ تھا۔

معاف کرنے والا بڑا ہوتا ہے بریزے۔" - دل زہرہ کو اس کا لہجہ اچھانا لگا تھا۔"

جھٹھوں نے دل دکھایا ہے وہ خود معافی مانگیں نا۔ آپ کیوں اچھے بنا چاہتے؟۔"

دل۔ زہرہ اپنی بہن کو دیکھ کر رہ گئی تھی جو نفرتوں کے معاملے میں بالکل اپنے خاندان پر گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بریزے۔" دل نے اس کو گھورا تھا جبکہ حاشم خاموش بیٹھا تھا۔ بریزے وہاں سے اُٹھ کر جا چکی تھی۔

ایک کپ کافی ہی بنا دیں دل۔" جس قدر احترام سے حاشم نے کہا تھا وہ منع نا کر سکی۔ دل نیچے چلی گئی تھی جبکہ وہ بریزے کے پیچھے ہی چلا آیا تھا۔ وہ بالکنی میں کھڑی تھی۔

میری بات سنیں زیادہ منہ مت لگایا کریں حاشم کو۔ مجھے زہر لگتے ہیں یہ بھی۔"

آپ جانتی ہیں جیسی ان کی ماں ہیں ویسے ہی یہ۔۔۔۔۔"۔ ابھی اس کی بات منہ

میں ہی تھی جب حاشم نے اس کی کلائی تھام کر اس کو رو برو کیا تھا۔

زبان سنبھال کر بات کیا کریں۔" بریزے نے دیکھا حاشم کی آنکھیں لال سرخ ہو چکی تھیں۔

کیوں؟۔ انھوں نے بھی تو میری بہن کے کردار پر انگلی اٹھائی تھی۔ انھوں نے "بھی تو میری مری ہوئی ماں کو گالی دی تھی۔ اب کیوں آپ کو تکلیف ہو رہی ہے سنیں نا۔" اس کی بات ہر حاشم نے نظریں پھیر لیں تھیں۔

معذرت چاہتا ہوں۔" وہ فقط یہ کہہ سکا تھا۔ بریزے کی آنکھوں میں حد۔ درجہ نمی "حاشم کی نظروں سے مخفی نارہیں تھی۔ جو بھی تھا وہ کبھی بریزے کو رلاتا نہیں تھا۔ نیچے آیا تو دل نے اس کو کافی تھمائی۔ کمرے میں آکر اس کا جی ہی نا چاہا کہ کافی پیے۔

نکاح کا وقت قریب تھا اور تیاریاں عروج پر تھیں۔ چند روز کے اندر اندر دوریہ کا حسن سے نکاح ہو جانا تھا۔ بریزے، ہانی بیگم، دوریہ اور دل روز ہی بازار کے لیے نکل جاتے تھے۔ ان کی تیاریاں ہی ختم نہ ہو رہی تھیں۔

visit for more novels:

دل تم بھی آج ہی کپڑے لو اور فاسٹ کرو تیاری۔" ہانی میگم کی بات پر اس نے "اثبات میں سر ہلایا تھا۔ دل نے ایک میرون رنگ کی فراک پسند کی تھی جس کے ساتھ مچچینگ حجاب اس کی شخصیت کی خاصیت تھی۔

دل۔ زہرہ تمہاری زمہ۔ داری پر چھوڑ کر جا رہی ہوں ان کو۔ دھیان رکھنا ان کا۔ "۔
ان کی بات پر دل نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ ابھی وہ گاڑی میں بیٹھی ہی تھیں
کہ بریزے غائب ہو چلی تھی۔ حاشم جو پانچ منٹ قبل ہی آگیا تھا بریزے کو دیکھتا رہ
گیا۔

آپ دونوں گاڑی میں بیٹھیں۔ میں بریزے کو لے کر آتا ہوں۔ "زہرہ اور دوریہ"
تو بیٹھ گئیں جبکہ اس کے سخت قدم بریزے کے جانب اٹھے۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

بھائی یہ پھول بھی دے دیں گجروں کے ساتھ۔ "وہ جو کافی دیر سے گجرے""
لینے کے لیے کھڑی تھی کھنکھتی آواز میں بولی تھی۔

ایک کام کیجیے یہ سارے پھول اور سارے گجرے دے دیجیے "۔ عقب سے آتی " مانوس آواز پر اس کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ان سب کی "وہ دوکاندار ان لوگوں کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

www.urdu-novel-bank.com

نہیں اب یہ پھول رکھیں ناتا کہ آپ کو بھی علم ہو کہ سرداروں کی بیٹیاں یوں خود"

منہ اٹھا کر دکانوں پر نہیں آجایا کرتیں"۔ اس کے ہاتھ میں لاتعداد گلاب کی کلیاں

پکڑاتے اس کا لہجہ کافی سخت تھا۔

بھیک میں تو میں سلطنت میں یتاج بھی نا قبول کروں بھی تو ان گلاب کی "
کلیوں کی کیا اوقات؟ - اس کی بات بریزے نے وہ پھول وہیں رکھے تھے اور وہاں
سے جانے لگی جب پاس سی گزرتی عورت کی تھی۔

صاحب مہربانی کر کے کچھ دے دو"۔ اس کی حالت کو دیکھتے بریزے نے حاشم "
کو دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایک کام کرو ان صاحب کو ہی لے جاؤ"۔ اس کو گھورتے وہ وہاں سے نکلنا چاہتی "
تھی مگر دوکان کے آگے لاتعداد مرد تھے وہ نا جاسکی تھی۔ حاشم نے سو سو کے
کچھ نوٹ اس کو دیے تھے۔

صاحب خدا جوڑی سلامت رکھے۔"۔ اس عورت کی دی گئی دعا پر بریزے کا دل "گھٹ سا گیا تھا۔

استغفرُ اللہ۔ بہن دعا تو اچھی دو۔" وہ یہ کہتی جا چکی تھی جبکہ ناجانے کیوں مگر وہ "مسکرا دیا تھا۔ وہاں پہنچتے ہی وہ لوگ اپنی ٹیبل کی طرف آئے تھے جو حاشم پہلے ہی

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

بک کروا چکے تھے۔

دل تم یہاں بیٹھو میں ابھی آئی۔" وہ کاؤنٹر کی جانب آئی تھی کیونکہ کیک جو انھوں نے آرڈر کیا تھا یہ وہ ناک تھا۔

جی یہ میرا ہی ہے۔" ولی اس کو پہچان چکا تھا جبکہ وہ ایک بار پھر سے ولی کے "سامنے آ جانے پر مسکرائی۔"

www.urduovelbank.com

دُئیر دشمن روز اپنی فضول شکل لے کر کیوں آجاتے ہیں آپ؟۔ اس کے میٹھے " لفظوں میں کی گئی بات سن کر کاؤنٹر پر کھڑا لڑکا بھی ہنس دیا تھا۔

میں اپنی برتھڈے کہ دن یہ بالکل نہیں چاہتا کہ کوئی بھی ایری غیری میرا موڈ"
خراب کرے"۔ وہ یہ کہہ چکا تھا جبکہ اس کا موڈ اچھا خاصہ خراب ہو گیا تھا۔

محترم جملہ درست کریں۔ آپ دوسروں کا موڈ خراب کرتے ہیں اپنا نہیں۔ بائے"
داوے پیپی برتھڈے"۔ اتنے احسان سے وش کیا گیا تھا کہ ولی عیش عیش کر
اٹھا۔ وہ اپنا کیک اٹھاتے وہاں سے چکا گیا تھا جبکہ سامنے کھڑے یوسف کو دیکھ
کر اسکی آنکھوں میں حیرت کا سماں آیا تھا۔ کیا مطلب وہ حاشم کا چیلہ اس کی
حرکتیں نوٹ کر رہا تھا؟۔

یوسف؟۔ یوسف کو پکارا تو وہ اس کے نزدیک آیا تھا۔ نظریں ہنوز جھکی ہوئیں۔"

جی بی۔ بی۔ "وہ اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔"

کیا تم میری جاسوسی کر رہے تھے؟۔ کینہ توڑ نظروں سے اس کو گھورا گیا تھا جس "

visit for more novels:

پریوسف نے اس کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دنیا میں میرے پاس بس یہ ہی

فالتو کام رہ گیا ہے کیا؟۔

مجھے پین دو:- حکم دیا گیا تھا اور پر اسنے ایک چٹ پر کچھ لکھا تھا۔"

یہ کیک کی پیمینٹ وہ جو ابھی بندہ گیا ہے نا جس کی برتھڈے ہے اس سے لے " لیجیے گا۔ ایکچلی اپنی برتھڈے کی خوشی میں وہ ہمیں ٹریٹ دے رہے ہیں۔" اس کی بات پر کاؤنٹر پر کھڑا لڑکا خاموش ہو گیا تھا۔

بی۔ بی آپ جانتی ہیں وہ شخص کون ہے؟۔ یوسف نے جھکی نظروں سے سوال "

visit for more novels:
www.urduovelbank.com

کیا تھا۔

ہاں۔" ایک۔ لفظی جواب دیتی وہ جاچکی تھی۔ دوسری جانب فاطمہ، ولی اور وہاج "بھی وہیں آئے ہوئے تھے۔ ذہرہ کی وجہ سے ہاشم نے ایک سائیڈ ٹیبل بک کی

تمھی جہاں سے وہ آرام سے بیٹھ سکے اور کوئی اس کو دیکھ ناسکے۔ پردے کے معاملے میں وہ کوئی کومپرومائز ناکرتی تھی۔ کیک کاٹا اور سب کو پلیٹس میں دے کر اس نے یوسف کو آواز دی تھی۔ وہ جو کال سن رہا تھا اس جانب آیا تھا تب ہی وہاں سے گزرتا وہاں بھی رک گیا تھا۔

یوسف لے لیجئے کیک۔ کیا آپ میری خوشی میں شریک نہیں ہوں گے؟۔ کھنکتی "آواز پر وہاں کے دل کی دھڑکنیں سست ہوئیں تھیں۔ اس نے نظر گھمائی مگر آس پاس کوئی ناک تھا۔ ایک دل ہی تو تھی جو یوسف کو بے۔ تحاشہ پسند تھی۔ وہ اس کی بہت عزت کرتا تھا جبکہ دوریہ اور بریزے سے فقط لیے دیے میں بات کرتا تھا۔ جازل ہمیشہ کی طرح لیٹ آئے تھے جیسے ہی انھوں نے ریسٹورینٹ میں قدم رکھا

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

فاطمہ کا چہرہ لال ہوا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں فاطمہ؟۔ وہاج نے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔ باہر بدل زور سے "گر جے تھے جیسے کسی انہونی کا علم دے رہے تھے۔ ولی نے دیکھا فاطمہ کی آنکھوں میں ازیت رقم تھی۔

www.urduovelbank.com

ولی۔ وہ یہیں ہیں۔"۔ اس نے اس قدر آہستہ آواز میں کہا تھا کہ ولی خان "مشکل سے ہی سن پایا تھا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نہیں فاطمہ "اس سے پہلے وہ کچھ کہتا فاطمہ وہاں سے اٹھی تھیں۔"

وہ ان کی ٹیبل کے پاس سے گزری تھیں۔

چلو کیا ضرورت تھی آنے کی؟۔ کل آجاتے نا؟۔ بریزے کے طنز پر وہ ہنس "دیے تھے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر وہ یہاں ہیں تو نظر کیوں نہیں آرہے؟۔ اور اگر وہ یہاں نہیں تو دل کیوں "دھڑکنا چھوڑ رہا ہے؟۔ یہ سب سوچتے فاطمہ مرے مرے قدموں سے باہر آئی تھی جہاں اب بارش شروع ہوگئی تھی۔ وہاں تو کچھ سمجھ ہی ناسکا تھا۔"

مجھے گھر جانا ہے۔" ولی کو دیکھتے بس اس نے یہ کہا تھا۔"

میرا کام ہو گیا۔؟۔ اس نے یوسف کو میسج کیا تھا جس پر یوسف نے جی کہتے "

جواب دیا تھا۔ یوسف حاشم کا سیکرٹری تھا اور وہ حاشم کے گھر کی انیکسی میں رہتا

تمہا۔ وہ یہاں پچھلے سات سالوں سے تمہا۔ کہا جاسکتا ہے کہ وہ حاشم کا لیفٹ ہینڈ
تمہا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وہ مجھ سے ناراض ہے۔" چھوٹا سا جواب دیا گیا تھا۔

آپ کو منانا چاہتے ہیں۔؟۔ یوسف کا بے۔تکا سوال۔"

www.urduovelbank.com

"ہاں"

ایک۔ لفظی جواب دیا گیا۔

تاکہ دوبارہ ان کو ناراض کریں؟۔ اور یہاں حاشم کی بس ہوئی تھی۔"

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ تم میرے باپ ہو یوسف۔" اس کے سکون سے کہنے " پر یوسف شرمندہ سا ہو گیا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

چلو سنیں۔ مجھے بریزے سے بات کرنی ہے۔ آپ دل اور دوریہ کو لے جائیں۔"

یوسف بھی آپ کے ساتھ جائے گا۔" اس کی بات پر جازل نے اس کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ بیٹا ارادے نیک ہیں تمہارے؟۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اپنے باپ کو صفائی پیش کرچکا ہوں۔ اب اجازت ہو تو جاؤں؟۔ اس کے طنزیہ "سوال پر جازل مسکرائے تھے۔"

www.urdu-novel-bank.com

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

یہ تمہارے لیے ہی ہیں۔" وہاں موجود لفافے میں موجود گھرے دیکھ کر بریزے "چونکی تھی۔

مجھے آپ کا احسان نہیں چاہیے۔" بریزے نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں غلطی کا ازالہ کر رہا ہوں۔" اس کی بات پر وہ خاموش رہ گئی تھی۔"

تھینک یو۔" وہ کہتے اس نے گجرے کلائیوں میں پہنے تھے۔ حاشم نے ایک نظر " اس کو دیکھا تھا فقط۔

وہ گاڑی سے اتری تو ہانی بیگم جو لاؤنج میں ہی تھیں ان تک آئیں۔

کافی دیر نہیں ہوگی آپ لوگوں کو آنے میں؟۔ ہانی بیگم کی آواز پر وہ مسکرائی۔

وہ میں ناراض تھی نا تو حاشم مجھے منانے کے لیے گجرے لائے تھے اور پہنائے۔"

بھی انھوں نے ہیں۔ دیکھیں اچھے لگ رہے ہیں نا؟۔ اپنی طرف سے بریزے کا ارادہ تھا کہ وہ ہانی بیگم کو مکمل ہارٹ اٹیک کروا کر دم لیں گیں۔ اسکی بات پر اندر آتے حاشم کو اچھنبا ہوا تھا۔ وہ لڑکی کیا آفت تھی۔

حاشم یہ سچ کہہ رہی ہیں؟۔ ہانی بیگم کی کینہ توڑ نظریں اس کی جانب تھیں جس "پر بریزے کا جی چاہا تھا کہ قہقہہ لگا کر ہنس دے۔

ماں پیسے اس کے ہی تھے۔ اس نے اپنے پیسوں کے گجرے لیے ہیں۔ "اس" کے جھوٹ پر بریزے کا قہقہہ گونجا تھا جبکہ ہانی بیگم کے تاثرات دیکھنے والے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اچھا اب اس گھر کے مرد عورتوں کے پیسوں سے ان کو چیزیں دلائیں گے؟۔"

اچانک سے دادا سائیں کی آواز پر بریزے نے معصوم شکل بنائی تھی جس کو دیکھ کر حاشم کا جی چاہا کہ فوت ہی ہو جائے۔

دیکھ لیں آپ کے بیٹے کو جھوٹ بولنا سیکھا دیا ہے میں نے۔ اب اگر آپ نے "میری بہن کو کچھ بھی کہا تو یاد رکھیے گا کہ میں بخشنے والوں میں سے بالکل بھی نہیں ہوں"۔ ہانی بیگم کی جانب جھک کر سرگوشی نما آواز میں کہتے وہ مسکرائی تھی جبکہ اس کی بات سن کر ہانی بیگم اس چھٹانگ بھر کی لڑکی کو دیکھ کر رہ گئیں

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

غلط وقت پر غلط کام کیوں ہوتے ہیں؟۔ دوریہ کی جھنجھلائی آواز پر یوسف نے "عجب سے اس کو دیکھا تھا۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے ان کی گاڑی رکی ہوئی تھی۔ یوسف کا کہنا تھا کہ گاڑی میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔"

ہمیشہ غلط وقت پر آپ ہی ہمارے ساتھ ہوتی ہیں۔" یوسف کی پرسکون آواز پر "وہ سخت چڑ گئی تھی۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

لڑومت"۔ دل نے آہستہ سے کہا تھا۔ جازل پہلے ہی ضروری کام کے تحت جا" چکے تھے۔

گرمی لگ رہی ہے یار۔" وہ گاڑی سے باہر آئی تو یوسف کے دیکھنے پر جواب دیا۔"

زہرہ بیٹھ جاؤ۔" دوریہ کی آواز پر وہ پلٹی۔ ابھی وہ بیٹھنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ "اس کی نظر سنسان جگہ پر موجود چھوٹے سے باغ پر پڑی۔ وہ چلتے ہوئے وہاں جانے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بی۔بی۔" یوسف نے آواز دی مگر وہ ان۔ سنی کر گئی تھی۔ چلتے چلتے وہ باغ کے "بیچ آکھڑی ہوئی تھی۔ یہ ایک سنسان جگہ تھی جہاں پر کسی بھی انسان کا بسنا ناممکن تھا۔ ویرانی میں یہ باغ حیرت کا باعث تھا۔ وہ ان لوگوں سے زیادہ دور نہیں تھی۔ اس باغ میں بالکل درمیان میں ایک خوبصورت سا جھولا تھا۔ وہ جھولا

بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اس پر سفید پھول تھے جو کہ گنتی کے لحاظ سے لاتعداد تھے۔ دل چلتے چلتے اس جھولے کے قریب آئی تھی اور اچانک ہی ادھر ادھر دیکھتے کھلکھلا کر ہنستی اس جھولے پر بیٹھ گئی۔ دوریہ اور یوسف بھی اس ہی جانب آچکے تھے۔

یار یہ جگہ کس قدر خوبصورت ہے دل۔ واسطیہاں کی خوبصورتی۔ آؤ تمہاری تصویر"

بناؤں"۔ اس کی بات پر اچانک ہی دوریہ نے کیمیرہ کھولتے تصویر بنائی تھی۔

پھولوں کے درمیان بیٹھی وہ اک پھول ہی لگ رہی تھی۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہاں کون آیا ہوگا؟۔ اتنی سنسان جگہ پر کس نے یہ " سجاوٹ کرنا چاہی ہوگی؟ یوسف کے کہنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی سوچنے لگی تھی اچانک ہی آسمان پر سفید بادلوں نے عکس چھوڑا تھا اور ان کی جگہ کالے بادلوں نے لے لی تھی۔ کچھ پلوں بعد ہی آندھی چلی تھی اور تیز ہوا کے جھونکے نے دل کا دل دھڑکایا تھا۔ وہ اس وقت سفید رنگ کی فراک میں تھی ساتھ دوپٹہ جو حالے میں لیا ہوا تھا اب اس نے سر پر اوڑھ رکھا تھا جو ہوا کے سبب اب اڑ رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

چلیے یہاں سے "یوسف کی بات پر وہ دونوں اس کی تقلید کرتی گاڑی تک آئیں"

تمہیں جو خود ہی سٹارٹ ہو چکی تھی۔ یوسف کو حیرانی ہوئی تھی کہ گاڑی کا اتنا بڑا مسئلہ بغیر کسی بلکینک کہ کیسے ٹھیک ہوا۔ وہ وہاں سے چل دیے تھے مگر جاتے وقت وہ لوگ تین نہیں چار تھے۔ گھر پہنچتے ہی وہ کمرے میں آ گئی تھی۔

معذرت چاہتا ہوں وہاں تمہیں میرے گھر آنا پڑا۔ دراصل میٹینگز کی وجہ سے کافی " مصروفیات تھیں جس کے سبب میں آفس نہیں آیا رہا تھا۔" جازل کے رسائیت سے کہنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کوئی بات نہیں سردار جازل۔ آپ جانتے ہیں کام میرا تھا اور مجھے خود ہی آنا"

تھا۔" اس کی بات پر جازل نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ دراصل وہاج اور جازل نے ایک ڈیل فاسٹل کی تھی۔ وہاج بزنس میں نیا تھا جس کی وجہ سے وہ جس

ر کے افراد کے علاوہ کسی کو بھی حویلی میں

www.urduovelbank.com

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 78
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

سے آئے میسجز کھولے تو اس کی صبح والی تصویریں تھیں۔ اس نے ایک تصویر پر کلک کیا اور جیسے ہی اس نے کلک کیا تھا ویسے ہی ساری حویلی کی لائٹس آف ہو گئی تھیں اور دلِ زہرہ جیسے زلزلوں کی زد میں تھی۔ اس تصویر کو دیکھتے اس کے ہاتھ کانپتے تھے اور دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔ اس تصویر میں وہ اکیلی نا تھی اسکے پیچھے کوئی وجود بھی تھا۔ نا جانے وہ کون تھا، اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا مگر اس کی آنکھیں زہرہ کی جانب تھیں اور اس جھولے پر ایک بھی پھول نا تھا۔ رہی سہی کسر لائٹ نے جا کر پوری کر دی تھی اور اس ہی وقت زہرہ کو کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا اور یہاں کا دل دھڑکا تھا۔ کھڑکی سے آتے چاند کی روشنی میں اس کو دو آنکھیں اور ان کا عکس نظر آیا تھا اور یہاں اس کی بس ہو گئی تھی۔ وہ چیختی ہوئی کمرے سے ننگے پاؤں بھاگی تھی اور مردان خانے میں موجود وہاب خان نے اس کی چیخ محسوس کی تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی اس سے پہلے حویلی سے باہر

حاشم۔۔ وہ وہاں کوئی تھا۔"۔ وہ بات مکمل کرتی اس سے پہلے لاؤنج روشن ہوا تھا۔" اس کی خوفزدہ نظریں اُٹھی تھیں اور وہاج کی بے۔ قرار نظروں سے ملی تھیں۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا دل زہرہ نے خود اس کے سامنے سے ہٹتے فاصلہ بنایا تھا اور فوراً سے بیشتر چہرہ دوپٹے سے چھپایا تھا۔ وہ چہرہ پھیر گئی تھی جبکہ وہاج کی نظر اس کے کمر پر پڑے گھنگریالے بالوں پر پڑی جو اس قدر لمبے اور خوبصورت تھے کہ دل موہ لیتے۔ وہاج اس کو دیکھ بھی نا سکا تھا۔

اُن کی معصوم نظروں نے ساحل

لوگ پاگل بنائے ہوئے ہیں

اس کے دل نے کہا تھا کہ وہ ایک بار اس کو دیکھے مگر تب ہی وہاں جازل کی آمد ہوئی تھی۔ جازل کو دیکھتے وہ اس کی جانب بھاگی تھی۔ سفید فراک میں موجود، لمبے بال بکھرے ہوئے تھے، میک۔اپ سے پاک چہرہ اور گہری پرنم آنکھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلو وہ وہاں کوئی تھا۔ میں نے اس کو دیکھا وہ عجیب سا تھا۔ "وہ جازل کے" جانب بڑھتے روتے ہوئے بتا رہی تھی جبکہ جازل کی نظر وہاں کی جھکی نظروں

کی جانب تھی۔ دل زہرہ یہ بھول چکی تھی کہ وہ ایک نامحرم کے سامنے کھڑی تھی۔ جازل کی وجہ سے وہاں اس کو دیکھ بھی ناسکا تھا۔ جازل نے دل کے سر سے اترا دوپٹہ اس کو پہنایا تھا۔

میرا بیٹا حویلی میں کوئی بھی نہیں آسکتا ہماری مرضی کے بغیر۔ آپ کا وہم ہوگا" اور ویسے بھی آپ اندھیرے سے ڈر جاتی ہیں نا؟۔ اپنے کمرے میں جائیں میں صغره بی کو بھیج دیتا ہوں۔" ان کے پیار سے سمجھانے پر وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں چلی گئی تھی۔

پائے واپس

www.urduovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 83
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

فاطمہ "- اس وجود میں جب بالکل جنبش نا ہوئی تو اس نے کسبل ہٹایا تھا اور"

انجان چہرہ دیکھ کر وہ گر بڑایا مگر تب تک کافی دیر ہو گئی تھی اور اس لڑکی کی چھوٹی

چھوٹی آنکھیں کھل گئیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

لکس صابن؟۔ تم یہاں؟۔ سامنے وجود وہ کوئی اور نہیں بلکہ ان کی پھپھو کی اکلوتی " صاحب۔ زادی لمس وقاص ہی تھیں۔

ٹینڈے تم ابھی بھی سیگریٹ پیتے ہو؟۔ سامنے کھڑے لڑکے کو گھورتے وہ "اٹھی اٹھی اور کھانستے ہوئے جواب دیا تھا۔

ٹینڈا تو مت کہو۔ اب اتنی پیاری شکل ہے میری"۔ اس کی بات ہر لمس نے

اس کو دیکھا جو بالکل گنڈہ لگ رہا تھا۔ ہاتھوں میں لاتعداد بینڈز اور گلے میں چین جس

پر ڈبلیو لکھا ہوا تھا وہ پہن رکھے سامنے کھڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urduelibrary.com

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

کب آئی ہو لکس؟۔ اور کس کے ساتھ؟ اس کے سوا پر لم نے گھورتی نظروں " سے اس کو دیکھا تھا تب ہی کمرے میں فاطمہ آئی تھیں جو کہ وہاں ولی کو دیکھ کر ہنسی۔

آگئی تمہاری لکس؟۔ تمہاری لکس کہنے پر وہ بڑبڑائی تھی جبکہ دھواں اس کے " چہرے پر پھونکتے وہ بھاگا تھا۔ اب یہ ہی ہونے والا تھا ہر جگہ لمس اور ولی کے قہقہے گونجنے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وہاج جازل کے گھر سے سیدھا اپنی حویلی ہی آئے تھے۔ لان میں بیٹھے ولی کو دیکھ کر وہ وہی آگیا تھا۔ اس کو آتا دیکھ ولی نے اپنی دھکتی آنکھوں پر انگلیاں رکھی تھیں۔

کیا ہوا ہے؟۔ آج ہماری حویلی کا چوزہ چوں چوں کیوں نہیں کر رہا؟۔ اپنی ماں کو" مخاطب کرتے اس نے کہا جس پر ولی نے سرخ آنکھیں کھولی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ کسی خاص سے مل کر آئے ہیں آپ؟۔ اچانک سے ولی"

نے کہا تھا جس پر وہ مسکرایا۔

میں آفیشل میٹینگ میں تھا۔" اس کے جواب پر ولی نے مہنویں اچکائیں "

تمہیں۔

آفیشل میٹینگ کیا آفس سے باہر ہوتی ہے؟۔ اور ولی کے اس سوال پر وہاج "نے اسکی عقل پر ماتم کیا تھا۔"

visit for more novels:

ڈیل ڈن ہو گئی ہے ہماری۔ یہ پیپرز دیکھ لو۔" اس کے کہنے پر ولی نے پیپرز

اُٹھائے تھے اور جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا ویسے ویسے اس کا سر پھٹ رہا تھا۔ پیپر کے آخر میں جازل کے سائن دیکھتے اور اس کا پورا نام پڑھتے ولی پر بجلیاں گری تھیں۔

یہ سردار میر جازل سے کانٹریکٹ کس سے پوچھ کر کر آئے ہو تم؟۔ ولی نے یہ کہتے اپنا پھٹتا سر پیٹا تھا۔

کیوں۔ کیا ہوا؟۔ وہاج نے سوال کیا تھا اور اس کا جواب اب وہاج کو وقت دینے "والا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بابا سائیں کس سے پوچھ کر آپ نے میرا رشتہ طے کیا ہے؟۔ آج پانچ سال بعد "

اس کے لبوں سے لفظ بابا ادا ہوا تھا۔

آپ ہماری بیٹی ہیں فاطمہ۔ آپ کے فیصلوں کا تعین کرنے کے لیے میں کسی کی رائے کا محتاج نہیں ہوں۔" اس بات پر فاطمہ ہنس دی تھی اور اس ہنسی میں کانچ جیسی کڑچیاں تھیں جسے وہاں آتے وہاں نے صاف محسوس کیا تھا۔

میں فقط آپ کی بیٹی نہیں ایک شخص کی منکوحہ بھی ہوں۔ آپ ایسے کیسے کر "سکتے ہیں؟۔ اس بات پر فاطمہ کو جی بھر کر رونا آیا تھا اور ناچاہتے ہوئے بھی کئی آنسو اس کے گال پر گرے تھے جبکہ وہاں فاطمہ کے بارے میں یہ بات سن کر دنگ رہ گیا تھا۔

وہ شخص جس کی پچھلے دس سالوں سے کوئی خبر نہیں؟۔ اس کی بات کر رہی "

ہیں آپ؟۔ اس بات پر فاطمہ کا دل کرچی کرچی ہوا تھا۔

مت بھولیے بابا کہ اس سب کے ذمہ۔ دار بھی آپ ہی ہیں۔ آپ نے خود ان کو " بھیجا تھا۔" فاطمہ بات ختم کرتے جا چکی تھی جبکہ پیچھے خاموشی رہ گئی تھی اور ولی کی آنکھوں میں بے۔ ساختہ آتے سوال۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ سب کیا تھا ولی؟۔ مجھے بتانا پسند کرو گے یا میں خود فاطمہ سے پوچھوں؟۔ اس " کی بات پر ولی نے نم آنکھوں سے فاطمہ کے کمرے کی جانب دیکھا تھا۔

دس سال پہلے فاطمہ کا نکاح کر دیا گیا تھا سردار میر جازل سے۔ یہ دونوں ایک ہی "یونی میں پڑھتے تھے۔ فاطمہ ان کو پسند کرتی تھیں جبکہ میر جازل نے کبھی اپنی پسند کا اظہار نہ کیا تھا۔ جب بابا سائیں کو معلوم ہوا تو بابا سائیں نے اس شخص سے جس سے پہلے بھی دشمنی چل رہی تھی اس کے بیٹے کو گھر بلایا اور فاطمہ کی بارہا ذہ پر ان کا نکاح کر دیا۔ نکاح کے پیپرز کے بعد انھوں نے ناجانے کون سے پیپرز پر میر جازل کے سائن کروائے اور تب سے آج تک میر جازل نے اس حویلی کا رخ نہ کیا ہے۔ فاطمہ کو پچھلے پانچ سال یہ بتایا گیا کہ وہ خود گیا ہے جبکہ فاطمہ نے ایک مرتبہ دادا سائیں کی بات سنی جن میں وہ کہہ رہے تھے کہ فاطمہ کو برباد کرنے والا شخص میر جازل نہیں بلکہ ہم سب خود ہیں تب سے فاطمہ بدگمان ہیں۔" اپنی بات مکمل کرتے اس نے سر صوفے سے ٹکایا تھا۔

اتنا سب ہو گیا اور مجھے بتایا بھی نہیں کسی نے؟۔ وہاج کے دل میں فاطمہ کو "سوچ کر ٹینس اُٹھی تھی۔"

تم جانتے ہو میر جازل کون ہے؟۔ ولی کے ایک مرتبہ پھر سے کیے گئے سوال "پر وہاج نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا تھا۔"

visit for more novels:

جن سے آپ ڈیل کر کے آئے ہیں۔" یہ بات مکمل کرتے اس کی نظروں

کے سامنے دل زہرہ کا عکس لہرایا تھا اور وہ خاموش بیٹھا زندگی کو سوچنے لگا تھا۔

اتنا تیز بخار کیسے ہوگا اسے؟۔ صبح تک تو بالکل ٹھیک تھی۔ ہانی بیگم کی آواز پر " بریزے نے دل کو دیکھا جو بے۔ سُدھ پڑی ہوئی تھی۔ ساری رات دل نے کانپتے ہوئے گزاری تھی۔ صبح اس کی آنکھ کسی کی آواز پر کھلی۔ آنکھ کھولی تو شاہ۔ میر بیٹھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کو دیکھ رہا تھا۔

کیسے ہو میر؟۔ اُٹھ کر بیٹھتے اس نے میر کو مخاطب کیا تھا۔ اس کی آواز بھی " نقاہت۔ زہ تھی۔

آپ کیسی ہیں؟۔ مجھے امی نے بتایا کہ آپ بیمار ہیں؟۔ شاہ۔ میر کے استفسار پر " وہ مسکرائی جب ہاتھ میں ٹرے تھامے جازل کمرے میں داخل ہوئے۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟۔ جازل کی آواز پر وہ مسکرائی۔ مسکرا کر اس نے شاہ۔ میر کو " دیکنا چاہا تو وہاں تو وہ تھا ہی نہیں۔ اس کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ کیسے ہیں؟۔ آپ نے کھانا کھایا؟۔ دل نے مسکرا کر سوال کیا جس پر جازل " نے ہلکوں سے بھری آنکھیں اٹھائیں۔

ناجانے دل کیوں اداس ہے میرا زہرہ۔" دل کو وہ کبھی کبھی زہرہ کہتے تھے۔"

فاطمہ کی تصویر سے باتیں کر لیں۔" اچانک سے آنے والے جواب پر وہ چونکے۔"
تھے۔ جواب بریزے کء جانب سے آیا تھا۔

بریزے بہت غلط بات ہے۔ مانتی ہوں ہم چاچو کو دیکھ چکے ہیں تصویر سے باتیں۔"
کرتے ہوئے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کو تنگ کریں۔"۔ کمرے میں
داخل ہوتی دوریہ کی بات سن کر دل بھی ہنس دی۔ فاطمہ کے ذکر پر جازل بھی
مسکرائے تھے۔

چلو آپ کیوں نہیں بولتے اپنے حق میں؟۔ دادا سائیں سے بات کریں۔ ہم فاطمہ" کی طرف جائیں گے ان کے بابا سے ان کا ہاتھ مانگنے"۔ دوریہ کی بات پر وہ مسکرائے تھے لیکن ان کی مسکراہٹ میں ایک الگ ہی درد تھا۔

میں ہر کوشش کر چکا ہوں۔ اب تو ہو سکتا ہے کہ فاطمہ کسی کی جانب مائل ہو" کر ان کی ہو چکی ہوں"۔ ان کی آواز پر دل کا دل کسی نے پسچ لیا ہو جیسے۔ لیکن وہ کچھ نا کر سکی تھی اپنے جازل چلو کے لیے۔ کچھ بھی نہیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

میری بیٹی آئی ہے آج دیکھو زرا کتنی پیاری ہے لمس"۔ دادی بیگم کی آواز پر وہ "پلٹا تھا جہاں ایک لڑکی کھڑی نا جانے کیا دیکھ رہی تھی۔ وہ اس وقت لال رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی، اس کا قد کافی چھوٹا تھا کہ وہ اس وقت ولی کے کندھے تک آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی جس کو دیکھ کر لگتا تھا کہ شاید وہ کوئی سکول گوینگ لڑکی ہے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

آپ کو دادی سائیں بلا رہی ہیں۔" اس کی بات پر وہ پلٹی تھی۔ ان کو سلام کرتے وہ اندر کی جانب آئی تھی جہاں فاطمہ کا سرخ چہرہ اس کا منتظر تھا جبکہ اس کی سوجھی آنکھیں اور مسکراہٹ کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔

چڑھ کے کبھی سوکھے نا ہائے تمہیں پیار سے

تاکر تو دیکھو۔

www.urduovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 99
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

ک۔ کچھ نہیں "اچانک سے نظروں کا زاویہ بدل دیا گیا تھا جیسے دعا کو تو کچھ علم" ہی نا تمھانا۔

کب تک ایسا چلتا رہے گا فاطمہ؟۔ تم ان سے اپنی محبت کا اظہار کیوں نہیں کر لیتی؟۔ کر لیتی دعا کی آواز پر وہ مسکرائی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

جو مزہ طلب میں ہے نادعا، وہ حاصل میں نہیں۔" اس کی فلسفیانہ بات پر دعا " کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔ اس کا سر پیٹنا تو اس سے ہوگا نہیں۔

بیٹا مزہ تب آئے گا جب وہ تمہاری آنکھوں کے سامنے کسی کے ہوجائیں گے۔"

دعا کی آواز پر اس کا دل کسی نے پسچ لیا تھا جیسے۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔" اس کی آنکھوں میں فوراً آنسو آئے تھے۔ وہ لائبریری سے باہر آئی تو سامنے ہی وہ بیچ پر بیٹھا کسی سے کوئی بات کر رہا تھا۔ میر جازل نے ایک نظر اس دیوانی پر ڈالی جس کی آنکھوں میں آج چمک نا تھی۔ وہ اس کے پیچھے ہی آئے تھے۔

مس فاطمہ۔ "اچانک سے مانوس سی خوشبو نے اس کو گھیرا تھا۔ پلٹی تو سامنے میر" جازل تھے۔ فاطمہ تو کچھ کہہ ہی ناسکی تھیں۔

میں آپ کی کلاس کے باہر وہ۔۔ ہاں وہ میں جاشیہ کا ویٹ کر رہی تھی "کوئی"

بہانہ نا سوچھا تو اس نے یہ ہی بول دیا جس پر وہ مسکرایا تھا۔

www.urduovelbank.com

جاشیہ مل گئی تھیں آپ کو؟۔ گھمبیر آواز میں چھپا مزاق وہ سمجھنا سکی تھی۔"

جی۔" یک لفظی جواب دیتے فاطمہ نے نظریں جھکائیں تھیں۔"

بہت مشکل تھا میر جازل کی آنکھوں میں دیکھنا۔

اچھا مگر اس روز تو جاشیہ یونی آئی ہی نہیں تھیں۔" اس کے مسکرا کر کہنے پر وہ "جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی۔ آنکھیں میچتے اس نے خود کو کمپوز کیا تھا مگر نا جانے کیوں دعا کی بات یاد آتے اس کی آنکھ سے آنسو جھلکا تھا جس کو دیکھ کر میر جازل کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کیا ہوا سب ٹھیک ہے فاطمہ؟۔ استفسار کرنے پر فاطمہ نے ہاں میں اور پھر نا "میں سر ہلایا تھا۔ دراصل میر جازل کی یونی کا یہ آخری سال تھا جبکہ فاطمہ

فی۔ الوقت ایف۔ ایس۔ سی کی سٹوڈنٹ تھی۔ ایک دو دفعہ فاطمہ کی جازل سے بات ہوئی تو فاطمہ کے دل میں جازل کی محبت نے جہنم لینا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ محبت عشق کا سفر طے کرتی چلی گئی۔

اس میں جازل کا کوئی قصور نہ تھا ہاں مگر وہ جان چکے تھے کہ فاطمہ ان کو پسند کرتی ہیں۔ فاطمہ کی آنکھوں میں بارہا چمک فقط جازل کو دیکھ کر کسی سے مخفی نہ تھی۔ وہ ان کو چھوٹا سمجھ کر ہنس دیا کرتے تھے مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ سب شدت اختیار کرتا چلا گیا اور کسی کو خبر بھی نہ ہوئی۔

اس رات ان سب کے لیے بورن۔ فائر رکھی گئی تھی۔ وہ سب بہت خوش تھے۔
فاطمہ کو بہت مشکل سے اجازت ملی تھی۔ جیسے ہی گاڑی کی انہوں نے باہر دیکھا
جہاں سامنے ہی جازل گاڑی سے اتر رہے تھے۔ فاطمہ کے دل نے ایک بیٹ
مس کی تھی جازل کو دیکھ کر۔ جیسے ہی جازل کی نظر فاطمہ پر پڑی وہ سانس لینا
بھول گئے تھے۔ فاطمہ اس وقت کالے رنگ کی لانگ فرائیڈ میں ملبوس، دوپٹہ
کندھوں پر ڈالے، لائٹ میک۔ اپ کیے، اور بالوں کو کرلز کیے کسی کا بھی دل
دھڑکا سکتی تھیں۔ وہ چلتے ہوئے اینٹرینس کے قریب گئے مگر مسئلہ یہ تھا کہ
اینٹریس کا دروازہ ایک ہی تھا۔ فاطمہ جازل کو دیکھ کر رک گئی تھیں جبکہ جازل ان
کے آگے بڑھنے کا انتظار کر رہے تھے۔ دونوں ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے اور
اس ہی وقت ان لوگوں کی ٹویننگ دیکھ کر وہاں موجود لوگوں میں سے ان کے
گروپس نے ہوٹنگ کی تھی جس پر فاطمہ کا چہرہ سرخ ہوا جبکہ جازل فقط ان سب

کو گھور کر رہ گئے تھے۔ پورے فنکشن میں فاطمہ ٹھنڈ سے کانپتی رہی تھیں۔ فیشن کی وجہ سے وہ چادر تک نارکھ سکیں تھیں۔

مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے شدید۔ جب سردی کا احساس شدید ہوا تو فاطمہ اس جانب "آگئی تھیں جہاں لکڑیاں رکھی گئی تھیں۔ وہ وہیں بیٹھ گئیں تھیں جبکہ ان کی آنکھیں جازل کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ انھوں نے ساتھ پڑے فون کو اٹھا کر جازل کی ایک تصویر بنائی تھی جس میں وہ ہنس رہے تھے۔

والس۔ "فاطمہ کی آنکھیں جھلملائی تھیں۔ جیسے سے ہی ان کی نظر جازل کے ساتھ" کھڑی اقصی پر پڑی فاطمہ کا دل دکھ سے گیا تھا۔ وہ ایسی شفاف محبت کرتی تھی کہ

محبوب کے ساتھ کسی کو دیکھ کر اس کا جی اچاٹ ہو جاتا تھا۔ کچھ لمحے بعد سب اس جانب ہی آگئے تھے۔ فاطمہ کے بالکل سامنے جازل بیٹھے تھے جو لاشعوری طور پر فاطمہ کی جانب ہی متوجہ تھے جو چپ چپ تھیں آج۔ کچھ لمحے بیتے تو دعا کی آواز گونجی۔

فاطمہ کیوں نا آج اظہار پسند کیا جائے؟۔ دعا کی بات پر وہ چونکی تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بلکہ اس نہیں کرنا دعا۔" اس نے دعا کو گھورتے جیسے ہی جازل کی جانب دیکھا وہ " اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ فاطمہ نے دھڑکتے دل سے نظریں جھکائیں تھیں۔

بھئی دو سالوں سے تم ایک بندے کے پیچھے ہو اب ہمیں بتا ہی دو اس کا" نام۔" اچانک سے وریشہ کی بات پر فاطمہ کا جی چاہا کہ ان سب کا منہ توڑ دے۔

چپ۔" اشارے سے اس نے دونوں کو دُپٹا تھا۔"

مجھے پتا ہے اس بندے کا نام۔" باقی لوگ بھی اس جانب متوجہ ہوئے تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

بولتے رہو تم سب۔" غصے سے ان سب کو گھورتے وہ اٹھ چکی تھی۔ وہ محسوس "کر سکتی تھی کہ جازل کی نظریں اب بھی اس پر ہی ہیں۔

دوپٹہ سنبھالتے پارکنگ میں آئی تو جازل بھی پیچھے ہی آچکے تھے۔"

پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو۔ پہلے اس اقصیٰ کی باہوں میں سارا دن گزارا اور"
اب گھوری جارہے تھے۔ میں بھی اب کبھی بات نہیں کروں گی چاہے میرا دل
روئے تڑپے جو مرضی کرے مگر میں اب کبھی بات نہیں کروں گی۔" یہ کہتے فاطمہ
نے کانپتے ہاتھوں سے چہرے پر گرے بے۔ مول آنسو پونچھے تھے۔ وہ چاہ کر بھی
رونے سے خود کو باز ناکھ سکی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سردی سے سرخ ہو رہی ہیں آپ۔ میں نہیں چاہتا کہ ہماری یونی کی چھوٹی سی " لڑکی بیمار ہو جائے۔" جازل نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

مگر میں یہ نہیں رکھ سکتی۔" اس کے لبوں سے فقط یہ ہی ادا ہوا تھا جبکہ جازل " کی چادر پر مخصوص خوشبو سے اس کا پھٹتا سر اب درد کرنا چھوڑ چکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کسی نے سہی ہی کہا ہے کہ محبوب کی قربت ہر درد کی شفا نصیب ہوتی ہے

کوئی بات نہیں رکھ لیجیے۔"۔ اچانک سے اس کی نظر سامنے موجود گاڑی میں بیٹھے "شخص کی جانب اٹھی تو فاطمہ کو محسوس ہوا کہ آسمان سر پر آن گرا ہے۔

بابا۔" لبوں سے فقط بابا ادا ہوا تھا جبکہ اس نے جازل کی چادر کو مٹھیوں میں "بھینچا تھا جیسے وہ چادر اس کو محفوظ رکھ سکے گی۔ وہ چلتی ہوئی گاڑی کے قریب آئی تھی جب اس کے بابا نے شاید زندگی میں پہلی مرتبہ اس کو ڈانٹا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنی رات کو اس لیے آپ یہاں آئی تھیں کہ غیر مردوں کی چادریں اوڑھ "سکیں؟۔ ان کی بات پر فاطمہ کا جی چاہا کہ زمین پھٹے اور اس میں سماں جائے۔ جازل دعا اور وریشہ بھی وہیں آچکے تھے جبکہ یونی کہ ایڈمن وہیں تھے۔

ایسی بات نہیں ہے انکل۔" دعا کی درمیان میں مداخلت ان کو کچھ خاص پسند نا آئی تھی۔ ازیان صاحب نے قر برساتی نظریں فاطمہ ہر ڈالی تھی۔

سر دیکھیے اب آپ یہاں سے ایسے نہیں جاسکتے۔ آپ جانتے ہیں اس یونی کا" بہت نام اور اچھا خاصہ تماشہ لگ چکا ہے یا تو آپ کو یقین دہانی کرنی ہوگی کہ آپ اس تماشے کو ہینڈل کریں یا پھر ہمیں کوئی سخت ایکشن لینا ہوگا۔" ان کی بات پر جازل کا دماغ گھوم گیا تھا۔

معراج خان کا بیٹا ہوں میں۔ عزتیں رکھنا اچھے سے آتا ہے مجھے۔ آپ لوگ کیا " ایکشن لیں گے میں ابھی اس وقت اس یونی اور آپ پر کیس کرتا ہوں۔ کیا یہاں لڑکوں سے بات کرنا گناہ ہے؟۔ جازل سخت غصے میں تھے۔

بات کرنا اور چادر اوڑھنا اور بات ہیں بیٹا۔ آپ اس سی۔ سی۔ ٹی۔ وی فوٹج میں " دیکھیں کہ کیسے محترمہ مسکرا کر بات کر رہی ہیں آپ سے۔ " ایڈمن کی زہر خند بات پر فاطمہ نے آنکھیں میچیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

بابا ایسی بات نہیں ہم بس دوست۔۔۔۔۔ " فوٹج دیکھتے ہی ازیان صاحب کا ہاتھ " اٹھا تھا اور فاطمہ دنگ رہ گئی تھی۔ اس سے پہلے وہ فاطمہ پر ہاتھ اٹھاتے جازل

نے فاطمہ کی کلائی خود کی جانب کھینچی تھی جس وہ کئی پتنگ کی طرح جازل کے پاس آئی تھی۔ اس کی نم لال سرخ آنکھیں دیکھ کر جازل نے ایک فیصلہ کیا تھا۔

ابھی ایک گھنٹہ بعد آپ سب کے ہاتھ میں ہمارے نکاح کے کاغذات نا ہوں تو" میرا یعنی سردار جازل کا نام بدل دینا"۔ اس کی بات ہر ازیان صاحب دنگ رہ گئے تھے۔ وہ فاطمہ کا ہاتھ کھینچتے ان سب کی آنکھوں سے دور جاچکے تھے جبکہ دعا ان کے پیچھے بھاگی تھی اور ٹھیک ایک گھنٹے بعد ان کے نکاح کے کاغذات آفس کے ٹیبل پر تھے۔ فاطمہ کا رو رو کر برا حال تھا۔ نکاح کے وقت اس کو بس جازل نے ایک بات کہی تھی جس پر اس کا دل کانپا تھا۔

جب بات عزت پر آتی ہے نا فاطمہ تو پھر ڈنکے کی چوٹ پر کہنا چاہیے کہ ہاں ہم باکردار ہیں۔" یہ کہتے جازل نے فاطمہ کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تھا اور یہاں انھوں نے نکاح کے پیپرز پر سائن کر دیے تھے۔

اب کیوں رو رہی ہیں۔؟۔ اب آپ کے بابا کو یقین کر لینا چاہیے کہ حرام رشتہ " نہیں تھا ہمارا۔" اس کی بات ہر فاطمہ نے سر نفی میں ہلایا۔ وہ اس وقت اتنی پیاری لگی تھیں کہ جازل کا جی چاہا کہ بس ان کو دیکھتے رہیں۔ دعا اور وریشہ کا خیال کرتے انھوں نے نظریں پھیریں تھیں۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نا رکھا تو میرے پاس آجائیے گا چھوٹی لڑکی۔" وہ مسکرا رہے تھے جبکہ فاطمہ نے "ان کے گہرے لہجے پر نظریں جھکائیں تھیں۔ اتنے ٹف ٹاف میں بھی اس بندے کو رو مینس سوچھ رہا تھا۔"

www.urduovelbank.com

یہ رہی آپ کی امانت۔ پہلی اور آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں کہ اب ان پر ہاتھ اُٹھانے کا سوچئے گا بھی مت کیونکہ میرے جازل اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔"

اپنی بات مکمل کرتے انھوں نے فاطمہ کو ازیان صاحب کی گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جو کہ ابھی تک صدمے سے باہر ہی نا آئے تھے۔

وہ گھر آئی تو ازیان صاحب نے کسی سے کوئی بات نا کی تھی۔ وہ بھی چپ چاپ اپنے کمرے میں آچکی تھی۔ گھومتے سر سے اس نے یہ کھوجنا چاہا تھا کہ ہوا کیا ہے۔؟ نکاح نامے کے پیپر زہا تمہ میں تھا مے وہ چاہ کر بھی خود کو رونے سے نا روک سکی تھی۔ اپنے نام کے آگے اس کا نام دیکھ کر رونا بنتا تھا۔

فاطمہ نے اس شخص سے محبت کی تھی جس کا بلنا معجزہ تھا۔

روتے روتے وہ وہیں بیٹھ چکی تھیں۔ ناجانے کب بیڈ کے کونے پر سر رکھے آنکھ لگ گئی۔ آنکھ کھلی تو وقت تمجد کا تھا۔ اس نے اٹھ کر دو نفل ادا کیے۔ دعا مانگی تو بے۔ تحاشا روئی۔ رو کر تھک گئی تو بجتے فون کی جانب متوجہ ہوئی۔ فون پر جازل کا نمبر دیکھا تو نم آنکھوں سے مسکرائی۔

اولد بینک

visit for more novels:

فاطمہ کیسی ہیں آپ؟ گھر جا کر کوئی بات تو نہیں ہوئی؟۔ اس کا فکر کرنا فاطمہ ک بہت خوبصورت لگا تھا۔

سب ٹھیک ہے جازل۔" یہ بولتے اس کی آواز میں نمی جازل محسوس کرچکے تھے۔"

آپ رو رہی تھیں؟۔ جازل کے سوال پر وہ کچھ ناکہ سکی۔"

بے۔ فکر رہیں فاطمہ۔ میں یہ معاملہ ختم ہوتے ہی اس کاغذی رشتے کو ختم"
کردوں گا۔"۔ اس کی بات پر فاطمہ نے آنکھیں میچیں اور کال کاٹ دی۔ اگلی صبح
ڈیرے پر میر جازل کو بلایا گیا تھا۔ میر جازل جب وہاں آئے تو ان کی ملاقات ازبان
صاحب اور رمضان صاحب سے ہوئی تھی۔ وہ ایک مکمل خوبصورت اور پرکشش
شخصیت کے مالک تھے اس بات کی گواہی رمضان صاحب کے دل نے دی تھی۔

سردار جازل دیکھو میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے مگر میں تمہاری شادی اپنی " بیٹی سے نہیں کر سکتا نا ہی کروں گا۔ اس وقت آخری حل میرے پاس بھی نکاح ہی تھا مگر یہ کاغذی رشتہ ختم کرنا ہوگا تمہیں جب تک فاطمہ کی پڑھائی ختم نا ہو جاتی۔ جب ان کی پڑھائی ختم ہو جائے گی خود ہی یہ رشتہ ختم ہو جائے گا " ان کی بات پر جازل نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

چونکہ ہر جگہ اب یہ بات پھیل چکی ہے کہ وہ تمہارے نکاح میں ہے تو رہنے دو " مگر تمہیں ہم سے ایک عہد کرنا ہوگا کہ تم فاطمہ سے بات نہیں کرو گے بالکل رابطہ ختم کر دو گے تم ان سے "۔ اس کی بات سن کر وہ چ سا ہو گیا تھا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

رہتے تھے مگر چند دنوں کے لیے۔

www.urduovelbank.com

تھے کہ فاطمہ کا رشتہ کر دیا جائے۔

آپ جانتے ہیں بابا کہ میں ایک لڑکے کے نکاح میں ہوں اور پھر بھی آپ "زبردستی ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟۔ اس کی بات پر وہ مسکرا رہے تھے۔

بیٹا پچھلے دس سالوں سے وہ لڑکا غائب ہے۔ شرمیت میں بھی یہ ہے کہ تین سال اگر کوئی نکاح کے بعد سے گم۔ شدہ رہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔" ازیان صاحب کی بات پر اس کا جی چاہا کہ کمرے میں موجود ہر چیز کو نیست۔ و۔ نابود کر دے۔

بابا وہ خود نہیں غائب بلکہ آپ نے ان کو مجبور کیا ہے کہ وہ غائب رہیں۔" اپنی بات مکمل کرتے وہ وہاں سے نکل چکی تھی جبکہ کمرے کے باہر موجود وہاج کا جی چاہا تھا کہ سب ختم کر دے۔ اگلی صبح ہوتے ہی وہ ناچاہتے ہوئے بھی میر جازل کے آفس میں موجود تھا۔ وہ ان کے آفس آنے سے قبل ہی ان کے آفس میں موجود تھا۔ ہاں وہ وہاج خان تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ جیسے ہی جازل آفس آئے تھے سیکرٹری کی اطلاع ہر چونکے تھے۔ اندر آئے تو وہاج صوفے سے اٹھا تھا مگر

سلام نا کر سکا۔

visit for more novels:

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کیسے ہو لڑکے؟۔ اس کو مسکراتے ہوئے کہہ کر جازل اپنی جگہ پر بیٹھتے تھے جبکہ وہاں کی سرخ آنکھیں دیکھ کر پل کو ٹھٹک سے گئے تھے۔

میں آپ کو دعوت - نامہ دینے آیا ہوں۔ " - وہاج فقط یہ کہہ سکا تھا۔ "

کس چیز کا دعوت نامہ؟۔ میر جازل نے نرم لہجے میں استفسار کیا تھا۔"

میری بہن کی شادی ہے اگلے ہفتے۔" وہاج کی بات پر وہ مسکرائے۔"

www.urduovelbank.com

مبارک ہو لڑکے "۔ ان کی بات پر وہاج طنزیہ مسکرایا۔"

پوچھنا چاہیں گے کہ میری بہن کا نام کیا ہے؟۔ جازل کو وہاں سے اس سوال کی "توقع نا تھی۔

فاطمہ جازل نام ہے میری بہن کا۔" اور یہاں جازل کا شک یقین میں بدلا تھا کہ "یہ وہ ہی لڑکا ہے جس کی جھلک دس سال پہلے انھوں نے فاطمہ کے فون میں موجود ایک تصویر میں دیکھی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا چاہتے ہو؟۔ سوال کرتے ہوئے جازل کا لہجہ برف کی مانند سرد تھا۔"

یہ تم اپنے تایا سے پوچھنا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟۔ ان کا حکم تھا یہ اور ان کا۔
کہنا تھا کہ سب میں فاطمہ کی رضامندی شامل ہے۔"۔ جازل نے ضبط سے کہا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

اگر ایسا ہوتا تو کبھی میری بہن آج تک آپ کی تصویروں سے باتیں نا کرتی ہوتی۔"

میں نے فاطمہ کو تہجد میں روتے دیکھا ہے جازل صاحب۔ اپنا بتائیے کیا آپ کے

دل میں کوئی جذبہ نہیں ان کو لے کر؟۔ اس کا لہجہ اب کی بار بے۔ حد نرم تھا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

میری بہن آپ کے ساتھ کی خواہش۔ مند ہے میر جازل۔ کیا آپ میری بہن کو "اپنانا چاہتے ہیں؟۔ ہاں یا نا میں جواب دیجیے گا۔"۔ اس کے سوال پر جازل نے ہاں کہا تھا۔

www.urduovelbank.com

ٹھیک ہے پھر رخصتی کی تیاری کیجیے " یہ کہتے وہاج ہنسا تھا۔ "

لیکن ازیان صاحب؟۔ یہ سوال ان کو جھٹاتا تھا۔"

میں ساری دنیا سے لڑ جاؤں گا اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے مگر شرط یہ کہ مجھے "یقینی۔ دہانی کروانی ہوگی آپ کو کہ آپ انھیں خوش رکھیں گے"۔ اس کی بات کا جواب دینے سے قبل ہی اچانک آفس کا دروازہ کھلا تھا اور وہ آندھی طوفان کی طرح اندر آئی تھی۔ ڈارک گرین کلر کے عبایا میں ملبوس، گرین رنگ کا ہی نقاب کیے مکمل پردے میں وہ حُسن۔ زادی دل۔ زہرہ ہی تھی۔ وہ وہاج کو دیکھنا سکی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

چلیو جلدی سے اس پر سائن کر دیں۔ آج لاسٹ ڈیٹ ہے پلیز۔" زہرہ کی آواز پر "جازل مسکرائے تھے۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

آپ کو میں نے پہلے بھی کہا تھا زہرہ کہ آپ سوات نہیں جائیں گی۔" جازل کی " ناراض آواز گونجی تھی۔

پلیز نا چلو۔ پلیز نا دیکھیں میں ایک دن میں واپس آجاؤں گی نا۔ " وہاج دور بیٹھا " اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں دنیا بھر کی التجا تھی جیسے۔

visit for more novels:

ٹھیک ہے مگر آپ ایک دن میں واپس آجائیں گی۔" یہ سنتے زہرہ مسکرائیں " تمہیں۔

کیا تھی وہ لڑکی کبھی ڈرتی تھی کبھی ہنستی تھی۔ کبھی روتی تھی کبھی التجا کرتی تھی۔

تھینک یو۔ آپ دنیا کے سب سے اچھے چلو ہیں۔" ان کو پیار سے کہتی وہ "مسکرائی تھی جب اچاک اس کی نظر وہاج ہر پڑی تو وہ اپنی ریزرو ٹیون میں واپس آئی۔

میں چلتی ہوں۔" وہ جاچکی تھی جبکہ وہاج نے نظریں جھکائیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں بتاؤ لڑکے کیا گیرینٹی چاہیے تمہیں مجھ سے؟۔ جازل مسکرائے تھے۔"

میں کل آپ کے گھر آنا چاہتا ہوں سب سے ملنے۔ آپ کے بابا سے آپ کی امی " سے بھی "اس کی بات ہر جازل نے اثبات میں سر ہلاتے اس کو آمد کا کہا تھا۔ وہ باہر آیا تو زہرہ ناجانے کیا کر رہی تھی ریسپشن پر۔ اس کو نظر انداز کرتے وہ لفٹ کی جانب آیا مگر لفٹ شاید ویٹینگ پر تھی۔ جیسے ہی لفٹ کھلی تھی زہرہ بھاگ کر اندر آئی اور ویسے ہی وہاج اندر آیا تھا۔ لفٹ میں فقط وہ دونوں ہی تھے مگر وہاج کو دیکھتے اس کا جی چاہا کہ لفٹ روک کر باہر نکل جائے مگر ناکام رہی۔ وہ بالکل دبک کر کھڑی تھی۔ اچانک سے اس کو اپنے پاؤں پر کچھ محسوس ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے پیروں میں بے۔ تحاشہ کالے پھول تھے۔ اس نے ایک نظر وہاج کو ڈھونڈا تو وہ کہیں نا تھا۔ اس کا دل بند ہوا تھا۔ ہر جگہ پھول ہی پھول تھے۔ کالے پھولوں کے علاوہ بھی کافی پھول تھے رنگ برنگی۔ دل کا سانس بند ہونے کو تھا۔

بریزے۔۔۔ دوریہ"۔ اچانک سے وہ چینی تھی جبکہ ساتھ موجود وہاج نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں؟۔ ابھی وہ کچھ کہتا جب وہ چلخ کر نیچے بیٹھی تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پھول نہیں وہ پھول ہیں۔" زہرہ نے اس کو دیکھتے کہا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں بے-تحاشہ ڈرتھا۔

کہاں ہیں پھول؟۔ اس کے سوال پر زہرہ نے اشارہ کیا مگر یہاں کوئی پھول نا"
تھا۔ زہرہ کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔ وہ وہیں گرتی اس سے پہلے وہاں نے
اس کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔

زہرہ؟۔ وہ فقط اس کا نام لے سکا تھا۔ اس کا جی چاہا کہ زہرہ کے چہرے سے "نقاب ہٹائے مگر وہ ایسا کرنا سکا۔ ناجانے کون سی ایسی طاقت تھی جو اس نے نقاب ہٹانا چاہا مگر ایسا کرنا سکا۔ اس نے لفٹ کا بیٹن دبایا مگر جیسے لفٹ نے آج چلنا ہی نا تھا۔ فون نکال کر وہاں نے جازل کو کال کی تھی جو آفس میں ہی تھا۔

وہ آپ کی زہرہ لفٹ میں بے۔ ہوش ہو گئی ہیں۔ آپ جلدی سے آجائیں۔" اس کی بات پر جازل فوراً سے پہلے فرسٹ فلور پر آئے تھے۔ لفٹ کھلتے ہی انہوں نے دوریہ کے ساتھ دل کو نکالا تھا اور وہاج کا شکریہ ادا کیا۔ وہ تھی وہاں سے۔ جب وہاج وہاں سے نکلنے لگا تو اپنے پاؤں میں موجود ایک کالے گلاب کی کلی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں تھیر سے تھیں۔ اس نے وہ گلاب اٹھا کر اپنے پاس رکھا تھا اور یہ اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اس کی حالت اب قدرے بہتر تھی مگر اس کو کچھ بھی یاد نہ تھا کہ لفٹ میں ہوا کیا تھا۔ جو آخری جھلک اس کے ذہن میں تھی وہ بھی بس وہاج کے چہرے کی تھی۔

دیکھو دل آج وہ لوگ آرہے ہیں تو تم ایسا کرنا قورمہ، کوفتے، بریانی، بیف، پلاؤ، اور کباب بنا لینا اور میٹھے میں کھیر اور کسٹرد بنا لینا۔" ہانی بیگم کی بات پر وہ چکرا کر رہ گئی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اتنا سب میں اکیلے بناؤں؟۔ اس کے لہجے میں کوئی طنز نہ تھا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

کہتی ہو تو دو چار ملازم بھیج دیتی ہوں۔" ہانی بیگم کے طنز پر وہ خاموش رہ گئی تھی۔
ہاں مگر اک اور ایسی مخلوق تھی جس نے یہ بات بہت غور سے سنی تھی۔

اف پہلے دوائی کھا لیتی ہوں پھر یہ سب بنا لوں گی۔" وہ چکراتے سر کو تھامتی۔
کمرے میں آئی تھی۔ دوائی کھاتے ہی چکر سا آیا تو وہیں صوفے پر سر رکھ کر بیٹھ
گئی۔ ناجانے کیسے مگر اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ تقریباً گھنٹے بعد آنکھ کھلی تو اس کا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

گلہ خشک ہوا۔

اتنی دیر کیسے سو گئی میں؟۔ اف سب کچھ بنانا تھا۔" بھاگتی ہوئی کچن میں آئی تو
کچن سے پہلے ہی خوشبوؤں آرہی تھیں۔ کچن میں داخل ہوئی تو ذہرہ کا دل بیٹھ سا

یہ سب کس نے کیا؟۔ حیرت سے اس نے بریانی کا دیگچا کھولتے کہا تھا۔"

ذہرہ وہ۔" ہانی بیگم کچن میں آئی تو ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ ایک گھنٹے میں "کیسے اس نے یہ سب کر لیا یہ سوال ان کے ذہن میں تھا۔

چلو تم نے سب بنا لیا ہے تو جاؤ کپڑے چیلج کرلو۔" وہ یہ کہتی جا چکی تھیں جبکہ "دل کو اب خوف سا آنے لگا تھا ان امنونیوں سے۔ کمرے میں آکر کپڑے بدلے

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

دلِ ذہرہ۔"۔ کسی نے مسکراتے اس کا نام لیا تھا جبکہ دل کو محسوس ہوا تھا کہ "

www.urduovelbank.com

بارش سی ہونے لگی ہے۔

آپ کو بتا دیا کہ میں کون ہوں تو ہر ملاقات کی طرح اب بھی بے۔ حوش ہو جائیں گی۔" آہل کی بات پر وہ ہنسی تھی جبکہ آہل اردعان نے شاید پہلی دفعہ اس کو مسکراتے دیکھا تھا۔

میں ایک جن۔ زادہ ہوں خان۔ زادی۔" اس کی بات سنتے دل نے لب دانتوں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com تلے دبائے تھے۔

اور مجھے یہ کہنا بالکل معیوب نہیں لگے گا کہ میں آپ کی خوبصورتی کا اثر ہوا۔
ہوں۔ اس کی بات سن کر وہ مسکرائی تھی۔ ناجانے کیوں آج اس کو ڈرنا لگ رہا
تھا۔

اس رنگ پر فقط جن۔ زادے ہی عاشق ہو سکتے۔ دل نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خان۔ زادی جو رنگ آپ کا ہے، جو کشش اس رنگ میں ہے شاید ہی کسی رنگ
میں ہو۔ میں اپنے قبیلے کے سردار کا بیٹا ہوں لیکن میں آپ کا اثر ہوا ہوں تو کچھ
تو بات ہوگی نا آپ کی؟۔ اس کی بات پر دل نے سرنفی میں ہلایا تھا۔

آپ بہت خوبصورت ہیں شہزادی۔" اور اس کے یوں کہنے پر دل دل۔و۔جان " سے مسکرائی تھی۔ اس کے قہقہے کی آواز گاڑی سے نکلتے وہاج نے بھی سنی تھی۔ وہ اس کا چہرہ آج بھی نا دیکھ سکا مگر پہچان چکا تھا کہ ہی ذہرہ ہیں۔

آپ کے مہمان آچکے ہیں۔ مجھے رخصت ہونا چاہیے۔" مہمانوں کی آمد کا سن کر "دل نے پیچھے دیکھا تھا۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

سنو وہ کھانا؟۔ وہ جاتے جاتے رکا تھا اور ہنس دیا تھا۔ دل بھی اس کی ہنسی کی "اثر ہوئی تھی جیسے۔

میں نے ہی بنوایا تھا۔" اس کی بات پر دل اس کو دیکھ کر رہ گئی۔ وہ نظریں "جھکائے کھڑا تھا۔

آپ کے مہمان آچکے ہیں بی۔بی۔" یہ سنتے ذہرہ نے جیسے ہی ولی کو دیکھا ویسے "ہی وہ غائب ہوا تھا۔ وہ اس کو ڈھونڈتی رہ گئی مگر وہ کہیں نا تھا۔ لان کے دروازے سے بریزے کے کمرے میں آئی جو ایسے سو رہی تھی جیسے فوت ہو گئی ہو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اٹھو بریزے۔ نیچے مہمان آگئے ہیں۔" اس نے دیکھا بریزے تو بریزے دوریہ بھی "بریزے کے بیڈ کے نیچے سوئی ہوئی تھی۔ ان دونوں کو دیکھتے اس کا جی چاہا تھا کہ دو دو لگائے دونوں کو۔

کیا؟۔ کون آیا ہے؟۔ رشتے والے آگئے؟۔ چلو شادی کرتے ہیں۔" وہ جو وہاں "کھڑی تھی اپنی بہن کی نیند میں کی گئی بے۔ تکی بات پر سر پیٹ کر رہ گئی۔ اس نے ناجانے کیسے کھینچ تان کر اس نکمی لڑکی کو بیڈ کے نیچے سے نکالا تھا۔ ابھی وہ اٹھی ہی تھی کہ اچانک بریزے صاحبہ بیڈ سے گرمی تھیں اور دوریہ کو لگا تھا کہ جیسے کسی نے بلڈوزر اس پر پھینک دیا ہو۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ہائے افسوس۔ زلزلہ آگیا۔ ہوٹو عمارت گر گئی میرے پر۔ "چونکہ اس کے ذہن میں" زلزلے کی داری تفصیلات تمہیں تو اب بھی وہ یہ سمجھی تھی۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وہ باہر آئی تو نیچے وہ سب آچکے تھے۔ کھانا پہلے ہی بن چکا تھا اور وہ سب لاؤنج میں
ہی بیٹھے تھے۔ وہاج سے ہر کوئی خوش۔ اسلوبی سے بلا تھا۔ وہاج اور ولی کے ساتھ
لمس بھی آئی تھی جس کی سب کے ساتھ اچھی دوستی ہو گئی تھی جبکہ دل نے
باہر آنا ضروری ہی نا سمجھا تھا۔

ہاں وہ جو پیاری سی بندی ہیں کچن میں؟۔ وہ آپ کی بیٹی ہیں؟۔ وہ بہت کیوٹ ہیں۔"۔ لمس کی بات ہر وہاج مسکرایا تھا جبکہ جازل نے بھی اس چھوٹی سی چڑیا کو مسکرا کر دیکھا تھا۔

دل زہرہ کو بلوا لو۔" دادی بیگم کی آواز پر ملازمہ کے ہاتھ چائے بجھواتی دل نے "کوفت سے آنکھیں بند کی تھیں۔ وہ جانتی تھی کہ اس کو اب باہر بغیر حجاب میں جانا تھا۔ وہ خود باہر آئی تو وہاج کا جی چاہا تھا کہ اس کو نظر اٹھا کر دیکھے مگر ناجانے کیوں وہ آنکھیں نا اٹھا سکا تھا۔ دل نے سب کو سلام کیا جس پر ولی مسکرایا تھا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

سنا تھا۔

کولگیٹ سے برش کیے ہیں دانت یہ ہی بتانا چاہ رہا ہوں۔" وہ یہ کہتا چائے پینے " لگا تھا جبکہ وہ مسکرا بھی نا سکی۔

بیٹھے ذہرہ۔" دادی بیگم کے کہنے پر اسنے التجائیہ نظروں سے جازل کو دیکھا تھا کہ " اس کو جانے دیا جائے۔

ذہرہ کی طبیعت ناساز ہے ماں سائیں۔ انھیں جانے دیں۔" یہ سنتے ہی وہ "سیرھویوں کی جانب آئی تھی اور تب وہاں نے نظریں اٹھائیں مگر وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ذہرہ کو نا دیکھ سکا تھا۔

ہم چلتے ہیں انکل۔ جیسا سنا تھا آپ سب کو ویسا ہی پایا ہے۔ آپ جلد از جلد "رخصتی کی تیاری کریں"۔ اس کا کہنا تھا کہ جازل کی مسکراہٹ دیکھنے والی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ضرور۔" معراج صاحب مسکرائے تھے۔"

میں دوبارہ آؤں گا۔" ولی کے کہنے پر وہاج نے اس کو ایسے دیکھا جیسے یہ گھر اس کے ابا کا ہو۔

کھانا کھانے آئیں گے؟۔ اپنا دوپٹہ سنبھالتی دوریہ نے کہا جس کو اس بات کا "اندازہ نہ تھا کہ سب لوگ ان کو ہی دیکھ رہے ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ میرا مطلب ہے ضرور آئیے گا۔" یہ کہتے اس نے ساتھ کھڑی بریزے کے " پیچھے پناہ لی تھی۔ سب جاچکے تھے جبکہ وہ کمرے میں موجود بیڈ پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی جب اس محسوس ہوا کہ کوئی گلاب ہے اس کے پاس۔ اس نے اٹھ کر دیکھا تو سائیڈ ٹیبل پر لاتعداد گلاب کی پتیاں بکھری تھیں۔

بی۔ بی آپ کی تائی کھانا کھانے کچن میں جا چکی ہیں۔" اچانک سے اردعان کی آواز "ہر وہ چوٹکی۔"

تو؟۔ اس نے ایسے سوال کیا جیسے کسی انسان سے کیا جاتا ہو۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

تو یہ کہ کھانا سب ختم ہو چکا ہے۔" بہت سکون سے اس کو بے۔ سکون کیا گیا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نہیں ابھی ابھی دس لوگوں کا کھانا تھا فریج میں "وہ اس جن کی بات کو جھٹلا رہی"
تھی جو ابھی ابھی کھانا کھا کر آیا تھا۔

وہ میں نے کھا لیا۔" اس کی بات ہر دل نے اردعان کو ایسے دیکھا جیسے شاباشی
دے رہی ہو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
ماشاء اللہ بنایا بھی میں نے تھا۔" اردعان کو اس سے جھگڑنا پسند آ رہا تھا۔

تم دس لوگوں کا کھانا کھا گئے؟۔ اردعان اس کی بات پر مسکرایا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اللہ! ذہرہ تمہیں تو جن بھی انسانوں جیسے ہی ملے ہیں۔ انسان تو انسان جن "

بھی سجان اسلہ۔ اپنی ہی سوچ پر وہ ہنسی تھی۔ اور کچھ ہی دیر گزری تھی کہ تائی بیگم کی آواز گونجی تھی۔ وہ نیچے آئی تو کچن میں تائی کو دیکھ کر بالکل ناچونکی تھی ہاں

البتہ ان کے تاثرات دیکھنے لائق تھے۔

اتنا سارا کھانا بچا تھا وہ کہاں ہے ذہرہ؟۔ ان کی بات پر ذہرہ نے خود کو چور محسوس کیا تھا۔ اس نے کچن کے دروازے کے پاس کھڑے اردعان کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

وہاں کیا دیکھ رہی ہو؟۔ بتاؤ مجھے۔" اس نے ناچاہتے ہوئے بھی جھوٹ بولا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ شاید ملازموں نے کھا لیا ہو "دل نے فریج میں پتیلے دیکھتے کہا لیکن جیسے ہی" اس نے ڈھکن ہٹائے تھے وہ حیران رہ گئی تھی کیونکہ سب کچھ ویسا ہی تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

یہ ہے ناکھانا؟۔ دل کے کہنے پر ہانی بیگم اس جانب آئیں جبکہ ان کے چہرے " پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا۔

نہیں دل میں نے ابھی دیکھا تھا کچھ بھی نہیں تھا۔" اس کے کہنے پر وہ ذہرہ " نے اردعان کو دیکھا جو وہاں تھا ہی نہیں۔

visit for more novels:

اب دیکھ لیں۔" جوں ہی دل نے نظریں ہٹائیں کھانا تھا ہی نہیں۔"

دیکھو یہ خالی ہے۔" انھوں نے جیسے ہی دوبارہ دیکھا وہاں کچھ بھی نا تھا۔"

کیا مسئلہ ہے بہو؟۔ بچی کہہ تو رہی ہے کہ کھانا ہے۔" اس کی بات پر اردعان "مسکرایا تھا۔"

ہاں یہ دیکھیں ماما ہے ناکھانا۔" دوریہ نے باقاعدہ چاول پلیٹ میں ڈالتے کہا تھا۔"

مگر ابھی نہیں تھا کھانا۔ یہ کہتے ہی وہ چلی گئی تھیں۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

انھوں نے آپ کو اتنے لوگوں کا کھانا بنانے کا کہا تو یہ ان کی سزا تھی کہ آج وہ "بھوکی سوئیں گی"۔ اردعان کی آواز ایسی تھی جیسے بہگ پاس سے آرہی ہو جبکہ دل

نے اردعان کو دیکھا جو غائب ہو چکا تھا۔ سب وہاں سے جا چکے تھے کیونکہ اب شیف بریزے کا کافی ٹائم شروع ہو گیا تھا۔

جی تو ناظرین آج ہم بنائیں گے کافی۔" یہ کہتے ہی بریزے نے کافی کا کپ نکالا۔
تھا اور فون سلیپ پر اس طرح رکھا تھا کہ اس کی ویڈیو بن رہی تھی۔ ابھی اس نے
کپ نکالا ہی تھا کہ کپ زمین پر گرا تھا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ماشائے ایسی شیف جو پہلے برتن توڑتی ہے اور پھر کھانے کی اشیاء تیار کرتی ہیں۔"

اچانک سے آتے ہاشم کی آواز پر وہ ناصر پلٹی بلکہ ایک کپ مزید گرا چکی تھی۔

کیا مسئلہ ہے؟۔ کیوں آجاتے ہیں میری ویڈیو برباد کرنے۔" اس کو آتا دیکھ وہ چڑ" گئی تھی۔

تم بناتی ہی اتنی بکو اس ویڈیو ہو۔" ہاشم نے اس کو چڑانا چاہا تھا فقط اور جوں ہی اس کا فون اٹھایا تھا اس ہی وقت یوسف کا میسج آیا تھا بریزے کو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوسف تمہیں کیوں میسج کر رہا ہے؟۔ اس سے سوال کرتے ہاشم نے میسج اوپن کیا تھا جبکہ بریزے اس بندے کو دیکھ کر رہ گئی جو اس کا فون مکمل ٹول رہا تھا۔

بڑی غیرت جاگ رہی ہے؟۔ فون اچکتے اس نے کہا تھا جس پر دوپل ہاشم نے "اس نک۔ چڑھی کو دیکھا تھا اور اس کو فوراً کلائی سے کھینچتے قریب تر کیا تھا۔

اپنی عزتوں کے معاملے میں میری غیرت سوانیزے پر ہی ہوتی ہے۔" ہاشم نے " اس کی گہری پلکوں کو دیکھا تھا۔

visit for more novels:

ہنہ - " وہ منہ بناتی اس کو دھکے دے چکی تھی تب یوسف کچن میں داخل ہوا "

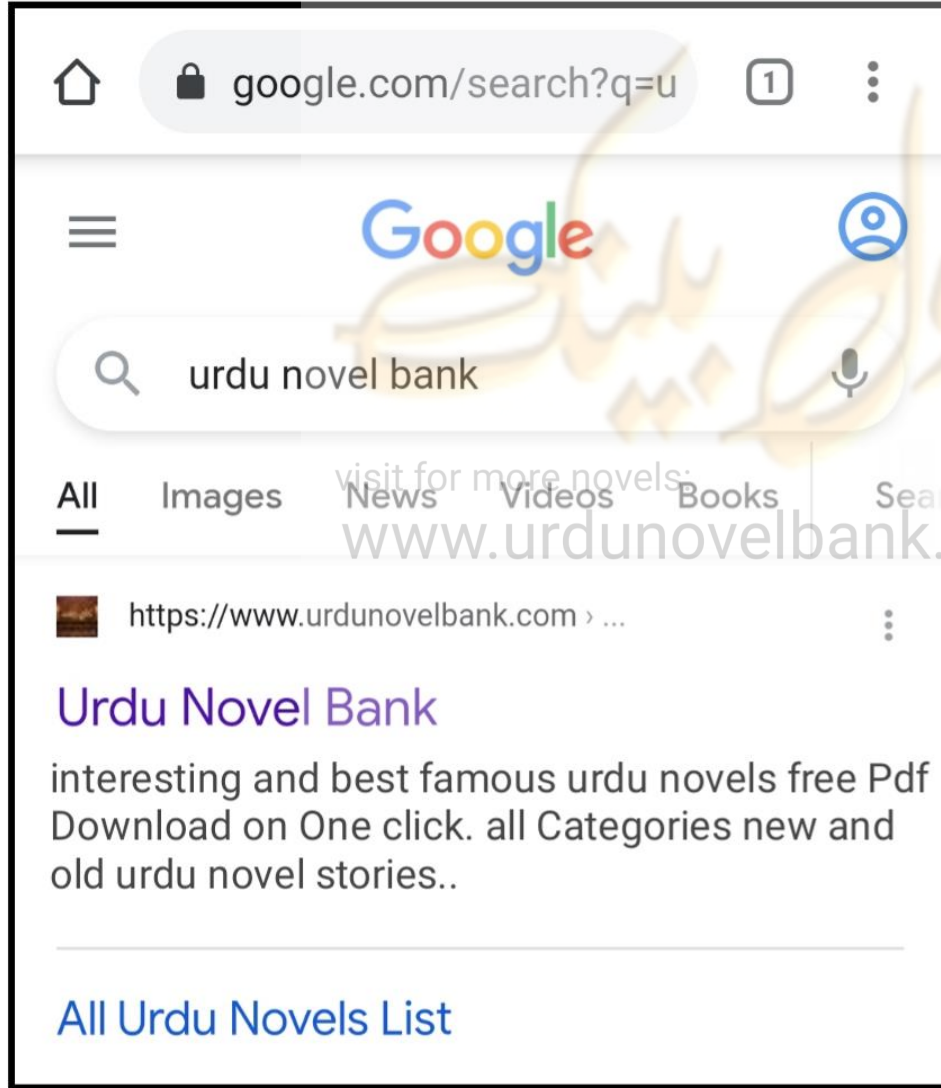
تھا۔

بہت آرام سے پہلی اور آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں کہ مردوں کے سامنے سر پر رکھا"
کمریں دوپٹہ۔" اس کو وہاں سے ہٹاتے وہ خود کافی بنانے لگا تھا۔ ہمیشہ سے یہ ہی
ہوتا آیا تھا۔ جب بریزے فقط نو سال کی تھی اور ہاشم چودہ سال کاتب وہ کافی خود
بناتا تھا اور بریزے اس کے پیچھے پیچھے پھرتی تھی اور آج تک وہ ہی کافی بناتا آیا
تھا۔

* * * * *

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

برستی بارش کی گہری بوندوں کو ہاتھوں میں جذب کرتے مجھے تم یاد آتے ہو۔" زیر لب یہ الفاظ بڑبڑاتے وہ بارش کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی قسمت میں یہ ہی تو تھا کہ ایک سراب کے پیچھے بھاگنا۔ آسمان کی جانب دیکھتے اس کی آنکھیں نمی سے بھر چکی تھیں لیکن جب اس نے واپس نظریں اٹھائیں تو اس کو یہ محسوس ہوا کہ جیسے آسمان والا اس کو دیکھ کر پیار سے مسکرا رہا ہے۔

اول دیکھ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دس سال اسلہ۔ دس سال سے میں اس بندے کے پیچھے خوار ہو رہی ہوں جس "کے میں نکاح میں ہوں۔ تجھے پتا ہے نا اسلہ وہ میری واحد محبت ہیں۔ میری مدد کریں۔" وہ نم آنکھوں سے اپنے موبائل کی سکرین پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر رہ گئی۔ دس سال سے ناجانے کتنی مرتبہ اس نے یہ نمبر ملایا تھا جو ہمیشہ بند ملا تھا لیکن آج جیسے ہی اس نے کال ملائی تو وہ نمبر آن تھا۔ اس کا دل دھڑکا تھا اور

ہیلو کون بول رہا ہے؟۔ ایک لڑکی کی آواز پر فاطمہ کا دل بند ہوا تھا۔"

بولیے بھی؟۔ اچانک سے اس لڑکی نے کہا تھا۔"

www.urduovelbank.com

کس کی کال ہے دوریہ؟۔ اور یہاں پر فاطمہ کی سماعتیں بند ہوئیں تھیں۔ وہ "جازل کی ہی آواز تھی۔ یہ آواز وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی ہاں مگر وہ لڑکی کون تھی؟۔ اس نے کال بند کر دی تھی اور فوراً سے فون اٹھا کر دیوار میں مارا تھا۔

کیا وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا ہے؟۔ یہ سوال آتے ہی وہ خاموش ہوئی۔
تھی۔ منٹوں میں اس نے فیصلہ کیا تھا اور دراز سے نکالی چند دوائیاں کھالی تھیں۔
اس کے بعد بالکل ہوش نا تھا فاطمہ کو جبکہ دور بیٹھے جازل کو تو فاطمہ کا نمبر یاد
بھی نا تھا۔ ہاں مگر انھوں نے سم ضرور آن کی تھی فاطمہ سے رابطے کے لیے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ گھر آیا تو فاطمہ کے کمرے کی لائٹ آن تھی۔ لمس اور ولی تو پہلے ہی گھر جا چکے تھے۔ وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے فاطمہ کے کمرے میں آیا تھا۔ ایک دروازہ کھٹکھٹایا مگر کوئی رسپانس نہ آیا تھا۔ اس نے دوبارہ دروازہ بجایا اور ساتھ ہی ولی کو کال کی تھی۔

بھونکیے۔" ولی کی نیند میں ڈوبی آواز گونجی تھی۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

نیچے آؤ۔" یہ کہنے کی دیر تھی کہ وہ فوراً سے پہلے نیچے آیا تھا۔ اس کو دیکھتے سوالیہ " نظروں سے آنکھیں مسلی تھیں۔

فاطمہ دروازہ نہیں کھول رہیں۔ کمرے کی لائٹ آن ہے۔" ولی نے اس کی بات "پر وہاج کو یوں دیکھا تھا جیسے ولی کے دل میں اس شخص کے لیے کی عزت مزید بڑھ گئی تھی۔ بلاشبہ وہاج فاطمہ کو اپنی بہن سے بڑھ کر مانتا تھا مگر وہ کبھی فاطمہ کے کمرے میں ناگیا تھا۔ ولی نے ڈوبلیکیٹ چابی سے دروازہ کھولا تھا جب کمرے میں موجود بستر پر پڑے بے۔ سُدھ وجود کو دیکھ کر وہاج کے دل کی دھڑکنیں رکیں تھیں تو ولی سانس لینا بھول گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

فاطمہ - " وہاج چینیخا تھا فقط اور فوراً سے پہلے اس تک گیا تھا۔ "

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

میری بہن کو کچھ ہوا تو قسم کھاتا ہوں اس گھر کے ہر فرد کی زندگی عذاب کردوں "

گا۔" وہاں کے کہنے پر ولی نے ششدر نگاہوں سے فاطمہ کے منہ سے نکلتی جھاگ کو دیکھا تھا اور اس کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا تھا۔

ولی میں بھی آؤں گی ساتھ۔" اس نے کسی کی بھی ناسنی۔ ڈاکٹر فاطمہ کو ایرجنسی " میں لے جا چکے تھے۔ وہاں کے فون پر جازل کی کال آئی تو اس نے اٹھالی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں وہاں وہ ایک فائل بھیج رہا ہوں اس کو دیکھ لینا۔" جازل کی مصروف آواز " گونجی تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

میں ابھی ہاسپٹل ہوں گھر جا کر دیکھتا ہوں۔" یہ کہتے ہی اس نے لمبا سانس "کھینچا تھا۔

خیریت؟۔ جازل نے استفسار کیا تھا۔"

جس کی رخصتی کی بات کر کے آ رہا تھا ابھی اس کے بے۔ ہوش وجود کو ہی "ہسپتال لایا ہوں۔" وہاج کے لہجے میں دنیا بھر کی تھکن تھی۔

کیا ہوا فاطمہ کو؟۔ میں آؤں؟۔ یہ الفاظ جازل نے بہت ہمت سے ادا کیے تھے۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نہیں ابھی مت آئیں۔ میں بہت جلد آپ کا رابطہ کرواؤں گا اس سے اور جتنی "
جلدی ہو سکے رخصتی کی تیاری کریں جازل صاحب میری بہن اپنا نام کسی اور کے
ساتھ دیکھنے سے پہلے ہی اپنی جان لے لے گی "اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر باہر
آئے تھے۔

اب کیسی ہیں فاطمہ؟۔ ولی نے سوال کیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ مسلسل ڈیپریشن کا شکار ہیں۔ انھوں نے سلیپنگ پلز زیادہ مقدار میں لے "
لیں تھیں اب وہ خطرے سے باہر ہیں مگر فی۔ الحال ان کو ہوش نہیں ہے۔ "
ان کی بات پر دونوں نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ اس آدھے گھنٹے میں جازل کوئی

دس بار کال کر چکا تھا۔ اب بھی اس کے نمبر سے آتی کال دیکھ کر اس نے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔

میں آرہا ہوں ہسپتال"۔ یہ میسج پڑھتے ہی وہاں نے اس کا کال ملائی تھی مگر "سگنلز نا تھے۔ وہ نیچے کاریڈور میں آیا تو سگنل آئے اور جازل کو کال ملائی تھی۔ دل جو جازل کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھ تھی اس کا بجتا فون دیکھ کر گھبرائی کیونکہ جازل وہاں سے نکل چکے تھے اور فون گھر بھول گئے تھے۔ اس نے ناچاہتے ہوئے بھی کال پک کی تھی۔

اسلام۔ وعلیکم"۔ سلام کی آواز سنتے ہی وہ ذہرہ کو پہچان گیا تھا۔"

وہ چلچو نکل گئے ہیں اور فون گھر ہی چھوڑ گئے ہیں۔" اس کی بات ہر وہاج نے

اپنا سر پیٹا تھا۔

www.urduovelbank.com

آپ کے چاہو شروع سے ہی اپنی سے وابستہ چیزیں بھٹلا دیا کرتے ہیں کیا؟۔"

ناجانے کیوں مگر اس کو کی آواز سن کر سکون مل رہا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا
جی؟۔ وہ کچھ سمجھنا سکی تھی۔"

کچھ نہیں بائے۔" اس سے پہلے وہ فون بند کرتا دل کی آواز گونجی تھی۔"

سنیں وہ فاطمہ کیسی ہیں؟۔ اور یہاں اس کو لگا کہ ذہرہ سے زیادہ خوبصورت فاطمہ
کا نام کوئی نہیں لے سکتا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ٹھیک ہیں اب۔" اس نے سرسری سا جواب دیا تھا۔"

ذہرہ؟۔ جیسے ہی وہاج نے اس کا نام پکارا ویسے ہی ذہرہ کھ دل کی دھڑکنیں جیسے "سپیڈ پکڑ چکی تھیں۔ وہ شخص کیسے اس کا نام جان سکتا تھا؟۔

مجھے سکون کیسے ملے گا؟۔ وہ اس سے سوال کر رہا تھا جس کو وہ جانتا بھی نہ تھا۔"

سورۃ الرحمن کی تلاوت کریں سکون عطا کر دیا جائے گا۔" یہ کہتے وہ کال کاٹ

visit for more novels:

چکی تھی جبکہ وہاں کو تو سہی سے یاد بھی نا تھا کہ آخری مرتبہ اس نے کب قرآن پاک کی تلاوت کی تھی۔

یار لمس کیا مسئلہ ہے کیوں یاد نہیں ہو رہا تم سے؟۔ خود سے بارہا سوال کرتے وہ " بار بار رٹے لگا رہی تھی۔

visit for more novels:

بات سنیں ہماری ایک پک بنا دیں گی آپ؟۔ اچانک اس سے کسی نے سوال " کیا تھا جس پر لمس نے ان کو گھورا تھا مگر ان کی مسکین شکل دیکھتے اس نے اس پیارے سے کیل کی چار تصویریں بنائی تھیں۔ وہ شاید نیا شادی۔ شدہ جوڑا تھا جو پارک میں آیا تھا جبکہ گھر میں پہلے ہی فاطمہ کی ٹینشن کے سبب اس سے پڑھانا

جاتا تھا اس لیے وہ کتاب لے کے پارک آگئی تھی۔ ان کے جاتے ہی وہ ناجانے کیوں سوں سوں کرنا شروع ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ہر آتا جاتا اس کو گھور رہا تھا اور اس سے پیچھے بیٹھے ایک بندے کو اب چڑھوئی تھی اس لڑکی سے۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟۔ آپ اپنے رونے کا شغل گھر جا کر پورا نہیں کر سکتیں؟۔ اب کی بار یوسف اس لڑکی کے سامنے آیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ کو کیا مسئلہ ہے؟۔ میں آپ کی آنکھوں سے رو رہی ہوں کیا؟۔ وہ اب پھاڑ کھانے والے انداز میں مخاطب تھی۔ ایک تو اس کو جہانگیر یاد آ رہا تھا اور اوپر سے یہ کڑوا سا بندہ۔ جہانگیر لمس کے گاؤں میں بستا تھا۔ وہ ایک اچھا لڑکا تھا مگر مالی

حالات میں ان سے کم تھا یہ ہی وجہ تھی کہ جہانگیر نے آج تم لمس کو کوئی احساسِ محبت نا ہونے دیا تھا مگر محبت تو ہی جاتی ہے نا؟۔ وہ چھٹانگ بھر کی ایک محبت جیسی ہے۔ جانِ جنگ میں داخل ہو چکی تھی۔

دیکھیے محترمہ یہ پبلک پلیس ہے اور یہاں دنیا کے سامنے ایسے رویا نہیں جاتا۔"

دنیا رحم نہیں کرتی کبھی بھی "- یوسف کا لہجہ خود ہی نرم ہو گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کیوں رو رہی ہیں آپ؟۔ یوسف اس کے قدموں میں ہی بیٹھ گیا تھا۔ پتا نہیں " کیوں مگر یوسف کو محسوس ہوا تھا کہ وہ لڑکی بہت تکلیف میں تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

خود کی ذات میں اپنی محبت کو دفن کرنے کی کوشش میں ناکام ہو رہی ہوں بار"
بار۔" لمس نے نظریں جھکاتے کہا تھا۔

اتنی سی عمر میں بھی محبت ہو جاتی ہے؟۔ وہ حیران تھا کہ وہ لڑکی محض بیس"
سے اکیس سال کی ہوگی۔

visit for more novels:

آپ جاسکتے ہیں یہاں سے؟۔ پلیز؟۔ وہ اس سے التجا کر رہی تھی اور یوسف بھی"
ایک دم سے ہوش میں آیا تھا۔

دنیا میں ہمسفر کامل جانا ضروری نہیں ہے محترمہ۔ آپ رب سے آخرت میں اس "شخص کو مانگ لیجیے گا۔ جب رب پاک آپ سے پوچھیں گے کہ دنیا میں آپ نے ان کے لیے کون سی خواہش رد کی تو اس شخص کا نام لے لیجیے گا یقیناً دنیا میں بچھڑ جانے والے جنت میں ساتھ ہوں گے" وہ چلا گیا تھا جبکہ لمس اس شخص کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ گھر آ تو گیا تھا مگر سکون نام کی چیز سے ابھی تک نال سا تھا۔ جب دے فاطمہ گھر آئی تھیں نا کچھ کھا رہی تھیں اور نا ہی کچھ بول رہی تھیں۔

اس لڑکی کا واقعی سکریو ڈھیلا ہے۔" ولی یہ کہتے جاچکا تھا۔"

ہاں میں آج ہی احمد کے گھر والوں کو بلواتا ہوں۔" اذان صاحب کی بات پر وہ "مسکرایا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ان کو بلوانے کی۔ جو ان کا اصل سسرال ہے وہاں سے "ان کے سسرالی کل آرہے ہیں مایوں کے لیے۔" وہاج کے کہنے پر ایک دم سناٹا سا چھا گیا تھا۔ وہ سب حیران ہی تو رہ گئے تھے۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اس کج ہمت کو داد دے رہے تھے۔

میں اپنی بیٹی کا اچھا برا جانتا ہوں۔" اب کی بار ازیان صاحب کی آواز میں غصہ " صاف واضح تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

معاف کیجیے گا مگر پچھلے دس سالوں سے تو کوئی بھلا ہوا نہیں آپ سے "۔ اس کی " بات سن کر اذیان صاحب طنزیہ مسکرائے تھے۔

میں بھی دیکھتا ہوں کہ کیسے وہ لوگ یہاں آتے ہیں۔ "اذیان صاحب ذد پر تھے۔"

میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے اس کو رخصت کروں گا وہ "۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
بھی جازل کے ساتھ "۔ اپنی بات مکمل کرتے وہ بہت سنجیدگی سے جا چکا تھا۔

اپنے بیٹے کو سمجھاؤ اذان "۔ دادا صاحب کی آواز پفلمس مسکرائی۔"

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

میں کل ہی نکاح کرواتا ہوں فاطمہ کا اور ولی کا لمس سے۔" دادا صاحب کی بات " ہر ولی جہاں کا تھا وہیں رہ گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ لمس اس کی منگیت ہے مگر اس نے کبھی اس چھوٹی سی لڑکی کو بیوی نہ سمجھا تھا جبکہ لمس تو ایسے بیٹھی تھی جیسے کوئی فرق ہی نا پڑا ہو۔

منع کب کر رہے ہیں آپ دادا سائیں کو؟۔ ولی کے کمرے میں موجود صوفے پر " دھپ سے بیٹھتے لمس نے سوال کیا تھا۔

مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ لوگ مجھے بھی گھسیٹ لیں گے یا؟۔ وہ اب کی بار ہنس " ناسکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ولی خان آپ کو علم ہے کہ لمس نے فقط جہانگیر کو چاہا ہے۔ اس شخص نے " دغا بازی کی وک الگ بات مگر میں یہ نکاح ہرگز نہیں کروں گی "۔ بلاشبہ بچپن سے ایک ایک بات لمس اس کو بتایا کرتی تھی۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

بیٹھ کر جہانگیر کے نام کا ورد کرنا تھا۔

visit for more novels:

اور ایک دن میں ساری تیاری جس طرح میر جازل کے گھر والوں نے کی تھی یہ وہی جانتے تھے۔ فقط نکاح اور مہندج کا فنکشن کر کے رخصتی کا کہا گیا تھا۔

کل وہ لوگ آئیں گے مہندی کی رسم کرنے۔" ڈائیننگ پر بیٹھ کر ولی نے کہا تو"

فاطمہ کو یہ ہی لگا کہ اذان صاحب کے لائے گئے رشتے کی بات ہو رہی تھی۔ دل

سے ناسی ہاں مگر دد لگا کر بیٹھی تھی وہ۔

دبئی والی ڈیل شادی کے بعد رکھ لیں؟۔ وہاج کے کہنے پر اذان صاحب بوکھلائے۔

حق۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

میں تمہاری بات مان رہا ہوں تو تم میری بات مانو۔ ویسے بھی رخصتی ایک ہفتے"

بعد ہی ہوگی اور مہندی بھی"۔ ولی کو اس بات میں کوئی قباحت نا دکھی تھی جبکہ

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وہاج کو بھی مجبوراً چار روز کے لیے دبئی بھیجا جا رہا تھا۔ اگلی صبح گھر کا ماحول فاطمہ کو عجیب سا لگا تھا۔

ولی بھائی کہاں ہیں؟۔ اور یہ سب کیا ہو رہا ہے؟۔ ماحول میں گہما۔ گہمی دیکھ کر " اس نے ملازمہ سے سوال کیا تھا۔

visit for more novels:

سلطان بابا کا انتقال ہو گیا ہے ولی بابا وہاں گئے ہیں۔" ملازمہ یہ کہتے جا چکی تھی۔"

یہ سب؟۔ اچانک ہی کچھ مٹھائیوں کے ڈبے وہاں رکھے گئے تھے۔"

فاطمہ آپ میری بیٹی ہیں۔ بھائیوں کی باتوں میں آکر مستقبل برباد ہوتے نہیں۔
دیکھ سکتا میں آپ کا۔ ولی اور وہاج کی غیر موجودگی میں آپ کا نکاح کر رہا ہوں۔
میری بات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔" ان کی بات سن کر وہ جہاں تھی وہیں رہ
گئی۔

بابا میں ایسے کیسے ایک شخص کے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کرلوں؟۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

فاطمہ کا دل چیخ اٹھا تھا۔

بیٹا وہ شخص سالوں سے لاپتا ہے۔ ناجانے زندہ بھی ہے یا مرگیا ہے۔ "اپنے" باپ کی سنگ۔ دلی از کو چُجھ سی گئی تھی۔

تیار ہو جائیں فاطمہ۔" چاچی کی آواز پر وہ بھاگ کر کمرے میں آئی تھی۔ کمرے میں آکر ولی اور وہاج دونوں کا نمبر ٹرائے کیا مگر بند جا رہا تھا۔

لمس کیا کروں میں؟۔ میرا دل اس شخص کی سو بار کی دغا بازی پر بھی اس کے " مخالف نہیں ہو پا رہا۔" لمس تو یہ سب سن کر ہی حیران تھی۔ وہ کسی کو ناکہ سکی کہ اس رات ان سب کے گھر لمس بھی گئی تھی۔ اس نے فوراً سے بیشتر جازل کو کال ملائی تھی جو اٹھالی گئی تھی۔

اسلام و علیکم۔ یوسف سپیکنگ۔" مصروف انداز میں سلام کیا گیا۔"

کون؟۔ سوال کرتے اس کا ذہن الجھتا تھا۔"

ان کو کہیں کہ فاطمہ کا دوسرا نکاح ہونے جا رہا ہے۔ وہ جلدی آجائیں ورنہ فاطمہ " مر جائیں گی۔" یوسف کو محسوس ہوا کہ وہ رو رہی تھی۔ وہ فوراً کال کاٹ کف لوکیشن ٹریس کرنے لگا تھا۔ جازل میٹینگ میں تھا جب وہ دروازہ کھولتے اندر آیا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

یوسف؟۔ جازل حیران تھا کہ وہ شخص کیسے میٹینگ خراب کر سکتا تھا جس نے " اس پروجیکٹ پر راتوں کے نیندیں حرام کی تھیں۔

اگر آپ نہیں چاہتے کہ بی۔ بی سائیں کا نکاح کر دیا جائے تو چلیے فوراً۔" جازل کی " بات وہ بالکل سمجھنا سکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایکسکیز می۔"۔ وہ یہ کہتا باہر آیا تھا۔

فاطمہ بی۔ بی کا نکاح کر رہے ہیں خان حویلی والے۔" یہ سننے کی دیر تھی کہ " جازل کی آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔ اتنے میں وہاج خان کی کال آئی تھی۔

جازل خان آج آپ کی غیرت پر سوال اٹھایا جائے گا اگر آپ میری بہن کے " پاس ناپہنچے۔ میں اس وقت سوچی سمجھی سازش کے تحت ملک میں نہیں ہوں اور ولی ناجانے کہاں مر گیا ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے وہاں پہنچیں لمس اور فاطمہ کھ سوا وہاں آپ کا کوئی خیر خواہ نہیں ہاں مگر اگلے کچھ گھنٹوں میں اگر میں وہاں ہوا تو اپنوں کا لحاظ بھول جاؤں گا۔ " یہ سب سنتے وہ گاڑی نکالتے اسلام آباد کے کونے

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کی جانب گامزن ہوا تھا۔

* * * * *

کہاں جا رہی ہیں فاطمہ؟۔ ایسے باہر جائیں گی تو وہیں نکاح کروا دیں گے آپ کا۔"

اس کو جاتے دیکھ لمس نے روکا تھا اتنے میں فون پر وہاج کالنگ لکھا دیکھ کر اس نے فوراً فون اٹھایا۔

فاطمہ جازل آئے ہیں گھر۔ بے۔ فکر رہیں اب کوئی نکاح نہیں ہوگا۔ جازل وہیں " ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ حفاظت کر سکتے ہیں آپ کی۔ میں کچھ گھنٹوں میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور ولی آدھے گھنٹے تک آ رہا ہے۔" وہاج کی بات سنتے اس کا دماغ سوچنے کی صلاحیت کھو چکا تھا۔

وہاج میں جازل سے مل لوں؟۔ دس سال کا انتظار تھا۔ آج جو تڑپ وہاج"

محسوس کر رہا تھا اگر جازل کرتا تو وہیں مرجاتا۔

مل لیں۔" وہ جانتا تھا کہ گھر میں تماشاہ لگنے والا ہے مگر وہ اس کو روکنا سکا۔

تھا۔ یہ سنتے ہی فاطمہ فون پھینکتے نیچے کی جانب بھاگی تھی۔ سفید رنگ کے سوٹ میں ملبوس، سفید دوپٹہ جو لاپرواہی سے کندھے پر تھا، بکھرے بال، سرخ متورم آنکھیں اور ننگے پاؤں۔ جیسے ہی جازل خان پر اس کی نظر پڑی تھی وہ وہیں رک گئیں تھیں۔ وہ ویسے ہی تھے، دس سال فاطمہ ان کی ایک جھلک کو ترسی تھیں۔

لمس بھی ان کے پیچھے ہی آئی تھی۔ جازل کی نظریں سخت تھی جو اذیان صاحب کو چیر رہی تھیں۔

بکواس بند کرو اور جاؤ یہاں سے۔" ان کی بات پر وہ مسکرائے تھے جب ان کی " نظر آخری سیڑھی پر کھڑی فاطمہ پر پڑی۔ اگر دس سال فاطمہ نے ہجر کاٹا تھا تو اس سفر میں ان کے ہم۔ سفر جازل بھی تھے۔

ناول بینک

مرجھا گئے، جو کھلے یہاں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جو بھی پھول ہم کو ملے یہاں

مجھے خود سے ہی شکوے یہاں

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

کسی اور سے کیلگے یہاں

میں عشق دی راہ وچ ٹرپیاں

نور پبلک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں عشق سی کشش نال جڑ گیاں

سن سائیاں! تیرے عشق دیاں خیراں منگیاں

فاطمہ "- جازل کے لبوں سے ان کا نام ادا ہوا تھا۔"

کمرے میں جائیں فاطمہ "- ازیان صاحب کی بات پر اس نے سر جھٹکا تھا اور "سب کو نظر انداز کیے بھاگ کر اس شخص کے سینے سے آ لگی تھی۔ وہ سب کی موجودگی کو نظر انداز کیے ہوئیں تھیں۔ جازل کی پناہ میں منہ چھپائے وہ اتنا روئی تھیں کہ جازل کی نم آنکھیں مزید سرخ ہوئیں تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ کیا ہے۔ ہودگی ہے؟۔ ازیان صاحب چلائے تھے جس پر فاطمہ مزید سہم گئی "تھیں۔

لمس فاطمہ کو کمرے میں لے جائیے۔" لمس کو مخاطب کرتے اس نے کہا تھا۔
جب یوسف نے نظریں اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو خود بھی ناجانے کیوں رو رہی
تھی۔ اس کو ویسے ہی چڑ تھی لڑکیوں کے رونے سے۔

مجھے نہیں جانا۔" روتے بلکتے فاطمہ نے جازل کی شرٹ کو بھینچا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فاطمہ۔" جازل کا کہنا تھا کہ فاطمہ ان سے جدا ہوئیں تمہیں۔"

بہت برے ہیں آپ میر جازل۔ ابھی بھی مجھے چھوڑ جائیں گے۔ ابھی بھی مجھے
ہجر سونپ دیں گے آپ۔" وہ رو رہی تھیں اور جازل سے دیکھنا جا رہا تھا۔

منہ بند رکھو لڑکی۔ سارا ادب بھول گئی ہو۔" اذیان صاحب کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس "سے پہلے فاطمہ کی جانب بڑھتا ان کا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں تھا اور وہ ہاتھ تھا ولی خان کا۔

واہ بابا؟۔ کتنی اچھی گیمز کھیلتے ہیں آپ؟۔ مجھے اور وہاج کو اس لیے بھیجا تھا آپ "نے؟۔ فاطمہ ولی کے پیچھے چھپ گئی تھیں جبکہ اذیان صاحب نے اپنے بچوں کو دیکھا جو ان سے دغا بازی کرنے پر اترے ہوئے تھے۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

آپ چلے جائیں اور پرسوں اپنی بیوی کی رخصتی کروالیں گے گا۔" وہ نرمی سے مخاطب تھا۔

میں ساتھ لے جاؤں فاطمہ کو؟۔ جازل سے ان کا رونا دیکھنا جا رہا تھا۔"

پرسوں لے جائیے گا۔" سب کمروں میں جا چکے تھے وہاں فقط فاطمہ جازل، ولی،
اور یوسف ہی تھی۔

مجھے فاطمہ سے کچھ بات کرنی ہے۔ "یہ سنتے ہی یوسف اور ولی باہر نکلنے لگے۔"
جب فاطمہ وہاں سے نکلنے لگی تھیں۔ جازل نے فوراً ان کی کلائی کھینچی تھی تب وہ
دونوں جاچکے تھے۔

اب یہ گریز کیسا؟۔ پورے گھر کے سامنے میرے سینے سے لگی ہوئی تھیں۔
آپ۔" یہ سنتے فاطمہ نے جازل کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

میں آپ کی دغا۔ بازی بھول گئی تھی۔" ان سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی مگر
ناکام رہیں۔

دس سال میر جازل۔ کم عرصہ نہیں ہوتا یہ۔ ان دس سالوں میں ہر لمحے میں "نے آپ کو مانگا ہے۔ برستی بارش کی بوندوں میں، نماز میں، تہجد میں، تسبیحوں کے بعد آپ کا ورد کیا ہے میں نے۔ نیند سے اٹھ اٹھ کر بھی آپ کو مانگا ہے میں نے اور اب جب آپ سامنے ہیں تو یقین ہی نہیں ہو رہا۔" ایک بار پھر سے بھر بھر آنسو آنکھوں سے نکلے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رونا بند کریں۔ "اب کی بات سختی سے کہا گیا تھا جس پر فاطمہ جھٹکے سے ان سے "دور ہوئیں تمہیں۔ جازل نے آس پاس دیکھتے فوراً سے فاطمہ کو قریب کیا تھا اور ان کے سمجھنے سے پہلے ہی لب فاطمہ کی جبین پر رکھے تھے جس پر وہ سسکیں۔

میں یہیں ہوں فاطمہ۔ صرف ایک دن بعد مکمل خود کو آپ کے حوالے کردوں۔
گا۔" فاطمہ کو جازل کے حصار میں کھویا ہوا سکون واپس مل گیا تھا۔

میں انتظار کروں گی۔" روتے ہوئے کہا گیا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری زندگی۔" ایک مرتبہ پھر سے ان کے ماتھے پر لب رکھے گئے تھے جبکہ فاطمہ
مسلسل جازل کو دیکھ رہیں تھیں۔ یوسف ولی کے ساتھ لان میں بیٹھا تھا جب ولی
کال سننے گھر کے اندر گیا تھا۔ لمس جو اپنے کمرے سے اس کو دیکھ رہی تھی فوراً
نیچے آئی تھی۔

آپ جازل کے کیا لگتے ہیں؟۔ اس کی آواز سنتے یوسف نے آنکھیں کھول کر اس " کو دیکھا تھا۔

جازل سر کافی بڑے ہیں آپ سے "۔ وہ اس کو تمیز یاد کروا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں سیکرٹری ہوں ان کا "۔ یہ سنتے اس کا سر چکرایا تھا۔

اس دن جو جہانگیر کے بارے میں بتایا تھا میں نے وہ سب جھوٹ تھا "۔ سچ کو " جھوٹ کہتے لمس نے جھوٹ کا سہارہ لیا تھا۔

مگر آپ کی آنکھیں تو کچھ اور کہہ رہی ہیں؟" اس کو تشویش ہوئی تھی۔"

کیا کہہ رہی ہیں؟۔ لمس نے سوال کیا تھا۔"

یہ بتا رہی ہیں کہ آپ ابھی جھوٹ کا سہارہ لے رہیں ہیں تاکہ میں آپ کے گھر"
والوں کو جھانگیر کے بارے میں بتا دوں۔" لمس اس کی شکل دیکھ کر رہ گئی تھی
تب ہی ولی وہاں آیا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

لڑکی اب تم یہاں آ ہی گئی ہو تو چائے ہی بنا دو۔" چائے کا سامان رکھتے ولی نے " کہا تھا۔

چینی کتنے چمچ؟۔ ولی کی چائے تو وہ بنا لیتی تھی مگر اس شخص کی چائے کا لمس " کو اندازہ نہ تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
میں چینی نہیں پیتا۔" یہ کہتے وہ واپس فون میں مصروف ہو گیا تھا۔

تب ہی اتنے کھڑوے ہیں آپ۔" لمس نے دل میں کہا تھا مگر ناجانے وہ کیسے " زبان سے ادا ہو گیا جس پر ان دونوں نے اس کو دیکھا تھا۔

ولی؟۔ اس نے ولی کو مخاطب کیا تھا۔"

جی؟۔ ولی نے رسائیت سے جواب دیا۔"

سب ٹھیک ہے اب؟۔ وہ پریشان تھی ولی کو محسوس ہوا۔"

www.urdunovelbank.com

جب تک میں اور وہاں ہیں تب تک تم لوگوں کو کسی چیز کی پریشانی نہیں ہوگی۔"

مس۔ جاؤ اب کمرے میں آرام کرو۔" وہ یہ سنتے ایک نظر اس کھڑوس پر ڈالتی

جاچکی تھی جبکہ یوسف نے اس کو دیکھا جو دوپٹہ نامی چیز سے ہی ہی انجان تھی۔

وہ رات کے دس بجے وہاں سے نکلے تھے۔ کل ان دونوں کی مہندی تھی جس کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا دن گزر گیا تھا۔ ناچاہتے ہوئے بھی اذیان صاحب کو ماننا پڑا تھا مگر وہ بھی ایک گیم سوچ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

چلو بھی ذہرہ۔ تیار ہو گئی۔۔۔۔؟۔ ذہرہ کو دیکھتے ہانی بیگم کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ سب کی طرح اس نے پیلا رنگ نا پہنا تھا۔ وہ اس وقت کالے رنگ کی شارٹ فراک میں ملبوس تھی جس کا دوپٹہ سائیڈ پر ڈالا ہوا تھا، لمبے بال جو پہلے ہی کرلی تھے ان کو مزید کرلی کیا گیا تھا تاکہ کچھ چھوٹے لگیں۔ میک۔ اپ اس نے مکمل دوریہ سے کروایا تھا۔

چلو۔ "وہ بھی ان کے پیچھے ہی آگئی تھی۔ جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو لان میں ہی"

انتظام کیا گیا تھا۔ اذیان صاحب نے شرکت ناکی تھی جبکہ اذان صاحب

چار۔ و۔ ناچار وہیں تھے۔ ان سب کا استقبال ولی نے کیا تھا۔ وہاں کی فلائیٹ تقریباً

آنے ہی والی تھی۔ سب نے فاطمہ کو ابٹن لگایا تھا اور دادی بیگم نے اس چھوٹی

سی بہو کو بہت پیار کیا تھا۔

او ویٹر! تم لوگوں کو مہمانوں سے پانی وانی پوچھنے کا کوئی رواج نہیں ہے؟۔ ولی"

کے سامنے آتے دوریہ نے کہا تھا۔

مہمان زرا صبر کمریں کھانا لگنے والا ہے " وہ ہمیشہ کی طرح نرمی سے بولا تھا۔ "

چاکلیٹ کھائیں گی؟۔ اس نے ایسے سوال کیا جیسے کسی چھوٹی سی بچی کو ڈیل کر " رہا ہو۔

www.urduovelbank.com

مجھے کھانا چاہیے نا ولی خان"۔ وہ ولی کو گھور رہی تھی جو لمس نے خوب محسوس کیا۔

تمہا۔

کوئی میرا نہیں"۔ وہ ہنسی تھی اور اس کو جھانگیر شدید یاد آیا تھا۔

کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔" اچانک سے یوسف کی آواز پر وہ بوکھلائی۔ یوسف نے اس کو سرتا پیر دیکھا تھا جس پر وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔ اس نے اپنے سے بڑا دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا جو اب اس سے سنبھالنا چاہا تھا۔

visit for more novels:

تم ہمیشہ میرے آس پاس کیوں رہتے ہو؟ وہ چڑ گئی تھی۔"

ٹھیک ہے اب ہمیں نظر آؤں گا۔ "یہ کہتے وہ باہر چلا گیا جبکہ لمس نے دُکھتا سر"
ٹیبل پر رکھا تھا۔ سب وہاں آئے تھے سوائے بریزے کے۔ ان کو بہت تیز بخار تھا

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

جس کے سبب وہ نا آسکیں۔ ہاشم دس بار اس کو کال کر چکے تھے کیونکہ وہ گھر میں اکیلی تھیں۔

تم ٹھیک ہو؟۔ اب کی بار فون اٹھایا گیا تو وہ ہی پرانا سوال دہرایا گیا تھا۔

مر گئی ہوں میں۔ ایک کام کریں تاج محل بنوا دیں میرے لیے۔" غصے سے " اس کی آواز بھی نا نکل رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہاری شکل ہے کہ تمہارے لیے تاج محل بنوایا جائے؟۔ تمہاری تو میں قبر پکی " کرواؤں گا تاکہ تم باہر نا آ سکو۔" اس کا جواب سنتے وہ بھڑک ہی گئی تھی۔

اب مجھے کال کی تو زندہ دفنا دوں گی آپ کو۔" یہ کہتے وہ کال بند کر چکی تھی جبکہ " وہ مسکرایا تھا۔ دوسری جانب وہ گھر آگیا تھا۔ سب گھر والوں کو اس نے نظر انداز کیا اود فوراً کمرے میں گیا تھا۔ سب جانتے تھے کہ "دی گریٹ وہاج خان" التیار ہو کر ہی باہر آئیں گے اب۔

visit for more novels:

ماشائے۔" وہ فون میں مصروف تھی جب اچانک اردعان کی آواز پر پلٹی۔"

تم یہاں؟۔ اس نے ناراض نگاہوں سے اردعان کو گھورا تھا۔"

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

بی۔بی آپ ہنستی رہا کریں۔" اردعان نے یہ کہتے اس کو ایک پھول دیا تھا جس پر "وہ کھلکھلائی۔"

اردعان تم مجھے کتنے پھول دو گے مزید؟؟ کھلکھلاتے سوال کیا گیا تھا۔"

بے۔ شمار پھولوں کے لائق ہیں آپ۔" جواب دیتے اردعان کی نظر کمرے کی کھڑکی سے جھانکتے خان۔ زادہ کی جانب اٹھی تھی۔

آپ کو خاندانہ دیکھ رہے ہیں۔" اردعان کے جملے پر اس نے اوپر دیکھا جہاں وہ " اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً چہرہ جھکا گئی تھی۔



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ گھر آیا تو سیدھا بریزے کے کمرے میں آیا تھا۔ وہ شاید سو رہی تھی مگر اے۔ سی کی خنکی اس قدر تھی کہ وہ خود کپکپا گیا تھا۔ فوراً سے بیشتر اس نے اے۔ سی بند کیا تھا اور کرتے ساتھ ہی بریزے کی آنکھیں پٹ سے کھلیں تھیں۔

آپ نے بل نہیں دینا جو یہ بند کر رہے ہیں۔" بخار سے لال ہوتا چہرہ اور اس پر "غصہ۔

تمہاری طبیعت پہلے ہی خراب ہے بریزے۔" وہ اس کو سمجھا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے سر میں درد ہے۔ اس کو آن کریں۔" وہ یہ کہتی لیٹ گئی تھی۔ ہاشم چلتا "ہوا اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا جو تپ رہا تھا۔

آؤ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔" وہ سچ میں پریشان ہوا تھا۔

پیسے آپ دیں گے؟۔ ہاشم کو اب غصہ آیا تھا۔ وہ ہر بات میں پیسے کیوں لاتی "تمھی؟۔

تم سو ہی جاؤ۔" وہ یہ کہتا جانے لگا تھا جب بریزے ہنسی۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

دعا کریں میرا کوئی راجا آجائے تاکہ آپ کے سر سے اتروں میں۔" اس کو آنکھ "مارتے کہا گیا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

آمین"۔ وہ یہ کہتا باہر جانے لگا تو ہانی بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔ ہاشم کو" وہاں دیکھ کر ان کا جی چاہا کہ بریزے کے ہنستے چہرے کو آگ لگا دے۔

اپنے بیٹے کو سنبھالیے"۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتیں ہانی بیگم کو دیکھتے بریزے" نے کہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنی اوقات میں رہو لڑکی۔ میرا بیٹا سیدھا ہی ہے تم ہی اس کو ورغلائی۔۔۔۔۔"۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی بریزے نے غصے میں پاس پڑا کانچ کا گلاس اٹھا کر پھینکا تھا۔

بریزے؟۔ ہاشم کو اب غصہ آیا تھا۔"

جاؤ تم ہاشم۔ اس لڑکی کا دماغ خراب ہے۔" ہانی بیگم کی بات پر اس کا دماغ "مزید گھوما تھا۔"

آئندہ کے بعد میرے کمرے میں مت آئیے گا۔ بدکرداری کا الزام مجھ پر لگتا ہے " وہ چینیخی تھی اور اس کی چیخ ہر دل بھی وہاں آگئی تھی۔"

باہر کوئی آیا ہے ہاشم۔" دل یہ کہتے اس کے قریب آئی تھی۔ ہاشم نے جاتے "ہوئے دیکھا کہ محترمہ کی آنکھ میں آنسو تھے۔ اس کا دل دکھاتا تھا۔"

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہاج؟۔ ایسا کیسے کر سکتا ہوں میں؟۔ اتنی جلدی نکاح" اور وہ بھی ایسے اس خاندان کی لڑکی سے؟۔ ان کی بات پر ہاشم کمرے میں داخل ہوا تھا۔

فاطمہ مجھے بہت عزیز ہے جازل۔ میں ان کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔"

visit for more novels:
www.urdu-novels.com

میری ذات کی ایک خوبی یہ ہے کہ میں کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں

آپ کے گھر کی دوشیزہ سے میرا نکاح کروا دیا جائے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی کوئی

تکلیف نہیں ہوگی۔ میری بہن کی خوشی کی خاطر میں آپ سے آج دلِ ذہرہ کا ہاتھ

مانگتا ہوں۔"۔ وہاج خان کے منہ سے یہ بات سن کر وہ جہاں تھی وہیں رہ گئی تھی۔ وہ جو ہانی بیگم کے کہنے پر وہاں چائے لائی تھی دنگ رہ گئی۔

مجھ سے نکاح؟۔ وہ یہ ہی سوچ رہی تھی جب وہاج کی نظر وہاں پڑی تھی مگر "تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ وہاں سے جا چکی تھی اور ناجانے کیسے ایک دن کے اندر اندر ان کے نکاح کی خبر پھیلی تھی اور طے یہ پایا تھا کہ فاطمہ کی رخصتی کے ٹھیک دو دن بعد ان کا نکاح کروا دیا جائے گا۔ دل سے پوچھا گیا تو اس نے کوئی بھی ری۔ ایکشن نا دیا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

سیاں ساجن کی ہونے جارہی ہیں آپ؟۔ دوریہ کی بات پر اس کا دل مزید خراب " ہوا تھا۔

چپ ہو جاؤ یار"۔ اس کا دل وہاج خان کا سوچ سوچ کر ہی ڈوب رہا تھا۔ کہاں وہ " سلطنت کا شہزادہ اور کہاں دل ایک عام سی لڑکی۔

visit for more novels:

میں نایوسف سے وہاج بھائی کا نمبر لگ کر آتی ہوں۔ ان سے تھوڑی گپ۔ شپ " کریں گے "۔ یہ کہتے دوریہ بھاگی تھی اور ساتھ ہی بریزے بھی۔

بریزے تم جاؤ نا میں زرا دیکھ کر آتی ہوں کہ یہ سارے لوگ کہاں ہیں۔ "اپنی" بات مکمل کرتے وہ مسکرائی اور چوروں کی طرح اندر آئی تھی۔ یوسف کے کمرے میں آتے ہی اس نے ٹیبل پر موجود قلم دیکھے تھے۔ وہ بے۔ شمار تھے جیسے ہی اس نے ایک قلم اٹھایا ویسے ہی وہ قلم اپنی شکل کھو چکا تھا اور اب اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی نما ہتھیار تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کرتی یوسف نے اس کے ہاتھ سے وہ تھام لیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بی۔ بی کوئی کام تھا؟۔ وہ نظریں جھکائے بول رہا تھا۔"

تم جو میرے گھر میں دندناتے پھرتے ہو میں پوچھتی ہوں کہ کیا کام تھا؟۔ وہ " سوال کرتے اس کے صوفے پر بیٹھی تھی۔ یوسف نفی میں سر ہلاتا ہوا دروازے کی جانب گیا تھا اور دروازہ کھولا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی عورت کے کردار پر یوسف کی وجہ سے انگلی اٹھائی جائے۔

یوسف؟۔ وہ مسکرا رہی تھی۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

جی جی۔ بی بی؟۔ اسنے عاجزانہ انداز میں کہا تھا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

مجھے وہاج خان کا نمبر چاہیے۔" اپنی بات مکمل کرتے اس نے یوسف کا فون پکڑا " تھا۔

اور آپ کو کیوں چاہیے؟۔ وہ چاہتا تو نا دیتا مگر وہ بریزے کا ہر حکم مانتا تھا۔ نمبر " ملتے ہی وہ کھلکھلاتے ہوئے اس کے کمرے سے نکلی تھی۔ ہاشم جو وہیں آرہے تھے اس کو دیکھتے ٹھٹکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ یہاں کیا کر رہی تھیں؟۔ وہ جو صبح سے خوش تھی اب اس کو دیکھ کر ناخوش " ہو گئی تھی۔

آپ سے مطلب ہے۔ وہ سوال کرتے طنزیہ مسکرائی۔

اپنی حدود میں رہو بریزے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ ہاشم پہلے ہی بے۔ تھاشہ غصے میں تھا اور اب بریزے کی بے۔ جانح۔

وہاج بھائی کا نمبر لینے گئی تھی۔ اپنا دوپٹہ زمین سے اٹھاتے اس نے کہا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اب وہاج سے کیا کام ہے؟۔ سوال پر سوال کیا جارہا تھا۔

دل آپی نے بات کرنی تھی۔" وہ یہ سن کر چپ ہو گیا تھا۔"

اتنی رات کو کسی غیر کے کمرے میں نہیں جاتے بریزے۔ بے۔ شک وہ میرا"
بہترین دوست ہے مگر ہے وہ نامحرم ہی۔ آئندہ مت جائے گا۔" وہ بہت
خوبصورتی سے سمجھا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بہتر۔" وہ یہ کہتی بھاگ گئی تھی۔"

مجھے بات کرنی ہے وہاں سے۔" جیسے ہی انھوں نے نمبر ملایا ویسے ہی وہ بھی"
بولی تھی۔

اسلام۔ وعلیکم وہاج بھائی۔" دوریہ کی چمکتی آواز پر وہ مسکرایا تھا۔"

وعلیکم اسلام بیٹا۔" پہلے پہل تو وہ جرگے میں کسی کی کال نہیں اٹھاتا تھا مگر "اب اس کو اٹھانی پڑی تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ دل نے آپ سے بات کرنی تھی۔" ان کی بات پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی "جرگے سے اٹھ گیا تھا۔ دوریہ نے اس کو فون پکڑایا اور بریزے کو کھینچتے ہوئے باہر لے گئی تھی۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اسلام و علیکم"۔ جیسے ہی دل نے کان سے فون لگایا ویسے ہی اس نے سلام کیا"

تھا۔

وہاج خان مجھے نہیں لگتا کہ اتنا خوشگوار تعلق ہے ہمارا"۔ اس کی خوش باش آواز"
پر دل نے کہا تھا۔

visit for more novels:

ہے نہیں مگر بننے جا رہا ہے" وہاج خان نے سیگریٹ سلگاتے کہا تھا۔"

میں نہیں چاہتی یہ بننے"۔ ناجانے کیوں مگر دل کی آواز نم ہوئی تھی۔"

آپ کی چاہت کا سوال کس نے کیا ہے؟۔ وہ اس کا دل دکھا رہا تھا۔"

میں کوئی غلام نہیں ہوں آپ کی۔" وہ چلیں تھیں۔"

میں نے ایسا کب کہا؟۔ وہاج کا لہجہ نرم تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مت کریں ایسا۔ آپ اپنی بہن کی حفاظت کسی اور طریقے سے بھی کر سکتے ہیں"

نا؟۔ وہ سوال کر رہی تھی ایسے جیسے وہاج اس کی سن لیتا ہو۔ وہاج کے دل کو کچھ

ہوا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کل یونی سے واپسی پر دوریہ کو اٹھوا لیتا ہوں اور سننا ہے " کہ بریزے کا کل اپنی دوست کے گھر جانے کا پلین ہے؟۔ تو کیوں نا ان دونوں سے ملاقات رکھ لوں۔؟۔ وہاج کی بات پر دل کا جی چاہا کہ اس شخص کا جینا حرام کر دے۔

بہت برے ہیں آپ"۔ روتے ہوئے نے بس یہ ہی کہا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نکاح ہو جانے دیں فرصت سے بتاؤں گا کس قدر برا ہوں میں"۔ نرمی سے یہ " کہتے اس نے سیگریٹ لبوں میں دبایا تھا۔ فون کٹ گیا تھا اور دل کے پاس رونے

کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ آج فاطمہ کی رخصتی کا دن تھا وہ جس قدر خوش تھیں اس سے زیادہ ڈر بھی رہی تھیں۔

ماشاء اللہ میری گریبا۔" ولی کی آواز پر وہ رو دی تھی۔ کچھ پل بعد اس کو جازل خان" کے پہلو میں بٹھا دیا جانے والا تھا۔ جب ان کو برائڈل روم سے باہر لایا گیا تو فاطمہ کا ایک ہاتھ ولی اور ایک ہاتھ وہاج کے ہاتھ میں تھا۔ ان کے چہرے پر گھونگٹ تھا۔ رخصتی کے لیے خانزادہ خاندان کا ہر شخص تھا سوائے دل کے۔ دل کو بہت تیز بخار تھا جس کے سبب وہ آنا سکی تھیں۔ دوریہ اور بریزے تو ایسے خوش تھیں جیسے وہ اپنی شادی پر ہوں۔

اوائے ایک ڈبی دو نا مجھے۔" بریزے نا جانے کتنی دیر سے حال میں موجود نچوں"
کے ہاتھ میں پٹا خے دیکھ رہی تھیں۔ جب رہا نا گیا تو چلتی ہوں ان تک آئیں۔

باجی ایک ڈبی پانچ سو کی ملے گی؟" چھوٹے سے بچے کی بات پر وہ چونکی۔"

اوائے پانچ سو؟۔ پچاس کی ڈبی ہے۔" وہ چونک ہی تو گئی تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

باجی لینی ہے ڈبی یا نہیں؟۔ بچے کی بات پر وہ کلس کر رہ گئی۔ وہ کچھ سوچتے"
ہوئے ہاشم کے پاس آئی تھی۔ ہاشم جو دوست کے پاس تھا اس کو گھور کر رہ گیا۔

مُجھے پانچ سو روپے دیں اُدھار۔ وہ میں نے اس بچے کو دینے ہیں۔ دیکھیں "

بے۔ چارہ یتیم مسکین ہے "اس کی بات پر ہاشم نے ایک موٹے سے بچے کی طرف دیکھا جو کہیں سے بھی یتیم نالگ رہا تھا۔ جیسے ہی ہاشم نے اس کو دیکھا ویسے ہی وہ بچہ مسکینوں والی شکل بنا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ہاشم نے دو پانچ سو کے نوٹ اس کو دیے جو اس نے شرافت سے جا کر اس موٹے یتیم بچے کو پکرائے

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

یاہووووو۔۔۔ وہ پٹا خے لے کر بھاگ کر باہر آئی تھی اور دس دفعہ پٹا خے بجائے " تمھے۔ کچھ ہی دیر میں ہاشم ایک طرف کھڑا کسی سے کال پر بات کر رہا تھا جب اس کو کسی بچے کی آواز آئی۔

امی یار چلیں نا گھر۔۔۔ اس نے نظریں گھمائیں تو یہ وہ ہی بچہ تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ایکس۔ کیوز می یہ بچی کس کا ہے؟۔ اس نے سوال کیا تھا۔

کیا مطلب بھائی میرا بیٹا ہے حق حلال کا۔ کیا میری شکل نہیں ملتی اس سے؟۔ اس عورت کی بات پر وہ چونکا تھا۔

مگر یہ تو یتیم؟۔ ابھی ہاشم کی بات منہ میں پی تھی جب وہ بچہ ہنسا تھا اور ہاشم کو "ساری بات سمجھ آئی تھی۔"

کوئی حال نہیں تمہارا لڑکی۔" دوسری جانب جب دوریہ اس کو ڈھونڈے آئی تو "بریزے نے مزاق میں ایک پٹاخہ اس کی جانب پھینکا تھا جس کو دیکھتے دوریہ چینی تھی۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

او شٹ۔" اس سے پہلے بریزے کچھ کرتی اس پٹاخے کے سبب آگ لگی تھی اور "دوریہ کے پیچھے پردے فوراً سے پہلے آگ کی لپیٹ میں آئے تھے۔ ڈر کی وجہ سے

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

مجھے تیری دید کی چاہ پیا **NOVEL BANK** از قلم عنایہ راجپوت

سی فراک کے ساتھ فلیپر میں موجود بالوں کو کرل کیے , مکمل میک۔ اپ میں وہ پہلی بار ولی خان کا دل دھڑکا گئی تھی اور اوپر سے اس کا خفت سے لال سرخ ہوتا چہرہ۔

میرا دوپٹہ۔" وہ کانپ رہی تھی اور ولی کا جی چاہا تھا کہ وقت تنہم جائے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے پاس فی۔ الوقت ایسا کچھ بھی نہیں جو میں آپ کو دوں دوریہ۔ میں کچھ" دیکھ کر لاتا ہوں فی۔ الحال اپنے سارے بال اس طرح سیٹ کریں کہ دوپٹے کی ضرورت نا محسوس ہو۔" اس نے کہتے فاصلہ برقرار کیا تھا۔ دوریہ نے بریزے کو دیکھا جو ہاشم کو بلانے گئی تھی اور ابھی تک نا آئی تھی۔

جلدی آئے گا "دوریہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔ وہ کبھی ایسی حالت میں نا رہی"

تھی۔

یہ فون رکھیں میرا پاس۔ کچھ نہیں ہوتا۔ میں آ رہا ہوں اور ہو سکتا ہے آپ کی وہ "نکمی کزن" بھی آرہی ہوں "وہ یہ کہتا حال کی جانب بڑھا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اللہ کیا کروں دوریہ کا دوپٹہ۔۔۔ آگ۔۔۔ یا اللہ آخری بار بچا لیں۔" وہ بھاگتی ہوئی "ہاشم کے پاس آئی تھی۔

ہاشم "پورے حال میں ہاشم کو ڈھونڈتے اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔"

کیا مسئلہ ہے بریزے؟۔ وہ چڑ ہی تو گیا تھا اب۔"

ہاشم دوریہ۔۔۔ وہ آگ۔۔۔ وہ بس اتنا کہہ سکی تھی اس سے آگے اس میں بولنے کی"

ہمت نارہی تھی۔ وہ اس کے ساتھ باہر آیا تھا جہاں وہ کھڑی رو رہی تھی۔ ہاشم

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سب سمجھ گیا تھا۔ اس سے پہلے کچھ کہتا وہاں ولی آیا تھا اس کے ہاتھ میں وہاں

کی سفید چادر تھی۔ اس نے وہ چادر ہاشم کو دی جو اس نے شکریہ کہتے تھام لی تھی۔

بہت شکریہ تم واقعی اس لائق ہو کہ تمہاری تعریف کی جائے۔" اس کو یہ کہتے "ہاشم مسکرایا تھا جبکہ اس کی نظر دوریہ سے ہٹنے سے انکاری تھی۔ وہ اب بھی رو رہی تھی۔

محترمہ بندہ تھوڑا سا میچور ہو جاتا ہے؟۔ اگر ابھی کچھ ہو جاتا تو؟۔ آپ کو ہر جگہ "مذاق ہی کیوں پسند آتا ہے؟۔ اور آج پہلی بار بریزے کو کوئی یوں ڈانٹ رہا تھا۔ وہ یہ چیز بالکل ایکسپیکٹ نہ کر رہی تھی۔ اس نے جان کر ایسا نہیں کیا تھا۔

میں نے جان کر ایسا نہیں۔۔۔۔۔"۔ بس اتنا کہتے وہ رو دی تھی اور دوریہ نے " آگے بڑھتے اس کو گلے لگایا تھا۔ ولی کی آواز اور چہرے دونوں میں سختی تھی۔ ہاشم نے ولی کو کچھ نا کہا تھا۔

بھاڑ میں جائیں آپ سب۔" روتے روتے یہ کہتی وہ بھاگ گئی تھی جبکہ وہ تینوں "ہنس دیے تھے۔ پورے فنکشن میں اس کی نظر ولی خان پر رہی تھی۔ رخصتی کا وقت آیا تو فاطمہ بہت روئی تھیں۔ ان کے اپنے بابا ہی نا تھے۔ جب ان کو یہاں لایا گیا تو سب نے ایسا استقبال کیا جیسا شاید ہم کبھی کسی نے کیا ہو۔ پوری حویلی پھولوں سے سچی ہوئی تھی۔ دل ان کو ایسے ہی عام حلیے میں ملیں تھیں۔ دل کو اب بھی بہت بخار تھا ان سے بیٹھا بھی نا جا رہا تھا۔ وہ کمرے میں جا کر واپس سو گئیں تھیں۔ ابھی ان کو سوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ان کو محسوس ہوا

کہ کمرے میں کوئی ہے۔ مخصوص کلون کی خوشبو سے آنکھ کھلی تو وہاج خان کی چادر کو بیڈ پر پڑے پایا۔ دوریہ ان کے کمرے میں آئی تھیں اور چادر وہیں چھوڑ کر واشروم میں گھس گئی تھیں۔ وہ سمجھنا سکی کہ کس کی چادر ہے یہ۔ بس اس خوشبو نے دل کو دسٹرب کر دیا تھا۔ دوریہ شاید جاچکی تھی وہ بھی واپس سونے کو لیٹ گئی۔ ابھی دس منٹ ہوئے تھے سوئے ہوئے کہ اچانک اس خوشبو کو واپس قریب تر پایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دوریہ اس چادر کو لے کر جاؤ یہاں سے۔ ذہر لگ رہی ہے یہ خوشبو مجھے "نیند" میں وہ بس یہ کہہ سکیں تھیں جبکہ وہاج خان کو صدمہ لگا تھا۔ ان کے ایک لاکھ پچاسی ہزار کے پرفیوم کی خوشبو ان کی ہونے والی بیوی کو ذہر لگ رہی تھی۔ دل

نے نیند میں وہ چادر اٹھا کر پھینکنا چاہی تھی جب وہاں نے دل کا ہاتھ تھاما۔ ان کو محسوس ہوا کہ کوئی قریب ہے۔

اردعان میں تم سے سخت ناراض ہوں۔" وہ سمجھی کہ اردعان کا گزر ہوا ہے جبکہ "انجان نام سن کر وہ چونکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

کون اردعان؟۔ وہ یہ بولتے اس سے پہلے سخت لہجہ اختیار کرتا دل کی آنکھیں پٹ " سے کھلیں تھیں۔ کمرے میں صرف اندھیرا تھا جبکہ دل کے دونوں ہاتھ وہاں کے ہاتھ میں تھے۔

از قلم عنایہ راجپوت

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

کون؟۔ وہ چونک ہی تو گئی تھی۔"

پوچھ رہا ہوں کون اردعان؟۔ سوال پر سوال کیا گیا تھا۔"

آور اس کی آواز پر دل کی ہمت ٹوٹی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

وہ جن ہیں "۔ وہ بس اتنا کہہ سکی تھی۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

دلِ ذہرہ؟۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ذہرہ واپس سو گئی تھیں۔ وہ مسکرائے تھے۔ ان کا "جی چاہا تھا کہ فقط ایک بار ذہرہ کو نکاح سے پہلے دیکھ لیں مگر دیکھ ناسکے۔ دوائی کا اثر تھا شاید ذہرہ واپس سو گئی تھیں۔"

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھ سے کوئی سارا جہان بھی مانگے تو تیرے بدلے میں سارا جہان وار دوں۔"

ان کو کمرے میں لا کر بٹھا دیا گیا تھا۔ آج ان کی دس سالہ دعا قبول ہوئی تھی۔
فاطمہ کو بالکل بھی یقین نا آ رہا تھا کہ وہ شخص جو نکاح کے بعد نا جانے کہاں تھا آج
ان کے نصیب میں لکھ دیا گیا تھا۔ ان کا دل بار بار رونا چاہ رہا تھا۔ فاطمہ نے خود
کو ابھی تک آئیے میں نا دیکھا تھا۔ انھوں نے نظریں گھما کر کمرے کو دیکھا جہاں پورا
کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ پورے بیڈ پر پھول کی پتیاں تھیں۔ ہر طرف خوشبو
ہی خوشبو تھی۔ وہ اٹھ کر جازل کی لارج سائز تصویر کے سامنے آئیں تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تجھے پا کر میں خوشیاں بعد میں مناؤں گی

پہلے میں تیرے سینے لگ کر زار۔ و۔ قطار روں گی

ابھی وہ خاموش کھڑی تھیں جب پوری شان سے جازل خان کمرے میں آئے
تھے۔ آج ان کے دل کی تمنا مکمل ہوئی تھی آج مسکراہٹ بنتی تھی۔ فاطمہ نے
نظریں اٹھا کر ان کو نا دیکھا تھا۔ وہ قدم قدم چلتے ان کے قریب تر آئے تھے۔
نظروں ہی نظروں سے فاطمہ کی نظر اتاری تھی۔ مکمل دامن بنیں وہ اتنی پیار لگ
رہیں تھیں کہ انسان بس دیکھتا ہی رہے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

فاطمہ - " جازل خان کی ایک آواز دینے کی دیر تھی فاطمہ کا پورا وجود کانپ گیا تھا۔ "

فاطمہ جازل خان"۔ اور یہ نام سنتے فاطمہ نے نظریں اٹھائیں تھیں۔ دس سال" کے ہجر کی تکلیف فاطمہ کی آنکھوں میں رقص کر رہی تھی۔ دو منٹ لگے تھے جازل کو فاطمہ کے قریب تر ہوتے اور یہاں فاطمہ کی بس ہو گئی تھی۔ وہ پوری شدت سے روئیں تھیں۔ جازل کے سینے سے لگ کر وہ اتنا روئیں تھیں کہ آدھے گھنٹے بعد ان کو ہچکیاں سی محسوس ہوئی تھیں۔ آدھا گھنٹہ وہ جازل کے سینے لگ کر روتی رہی تھیں۔ کئی آنسو جازل کی آنکھ سے بھی ٹوٹ کر فاطمہ کے بالوں جذب ہوئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آج کے لیے اتنا رونا کافی تھا نا؟۔ وہ اس کے آنسو پونچھتے کہہ رہے تھے۔"

جازل خان دس سال سے ہجر کاٹا ہے میں نے۔ فاطمہ جازل خان نے اگر ساری " زندگی کسی سے محبت کی ہے تو وہ بس آپ ہی ہیں۔ میں رو کر تھک جاؤں گی مگر روتی رہوں گی۔ آپ نے میرے ساتھ بہت ظلم کیا ہے۔ آپ کو علم تھا کہ میں کس قدر چاہتی ہوں آپ کو پھر بھی آپ نے مجھے خود سے دور رکھا۔ کیوں؟۔ وہ پھر سے رونا شروع ہو گئی تھیں۔

اولدینکے

شش کل کو بھول جائیں آج کو محسوس کریں۔" اب جازل مہبوت ہو رہے تھے " محترمہ کو دیکھ کر۔ ایک تو خوبصورتی بھی اخیر تھی ان کی۔

دور ہٹیں۔" فاطمہ نے ان کو آنکھیں دکھائیں تھیں۔"

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آج۔" یہ کہتے جازل نے فاطمہ کی سانسوں پر قبضہ کیا۔
تھا۔ ایک بار پھر سے وہ مکمل کر رہے تھے ان کو۔ دس منٹ بعد ترس کھایا تھا
انہوں نے فاطمہ پر۔ ان کو لمبے لمبے سانس بھرتا دیکھ جازل ہنس رہے تھے۔

ابھی کوئی محبت کے دعوے کر رہا تھا اور اب کسی سے زرا سی شدت برداشت نا۔
ہوئی۔" فاطمہ کی آنکھوں پف لب رکھتے کہا گیا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

میں ناراض ہوں جازل۔" وہ اپنے لاڈ اٹھوا رہی تھیں۔"

میری جان آپ سو بار ناراض ہوں میں سو بار منانے کو تیار ہوں "ان کے بالوں میں منہ چھپاتے کہا گیا تھا۔ - "مجھے یقین نہیں ہو رہا جازل کے آپ میرے پاس ہیں۔" اب کی بار فاطمہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔

ساری رات قریب رہیں گی تو آجائے گا یقیناً۔" ان کی بات ہر فاطمہ کا چہرہ سرخ
پڑا تھا اور تب کھڑکی سے چمکتا آدھا چاند بھی شرما سا گیا تھا۔ ایک کہانی پایہ۔ تکمیل
کو پہنچی تھی فاطمہ اور جازل کی۔

* * * * *

مطلب آنے جانے کا بھی کوئی وقت ہوتا ہے؟۔ ایسے کیسے شادی والے گھر میں "منہ اٹھا کر کوئی بھی آجاتا ہے؟۔ ہمیشہ کی طرح وہ کچن میں بیٹھ کر چوں چوں کر رہی تھی اور دل سن رہی تھی۔

چپ ہو جاؤ بریزے۔ وہ تائی ماں کی بھانجی ہیں کوئی غیر نہیں ہیں۔" دل نے " اس کو سمجھایا تھا۔ دراصل ہانی بیگم کی بھانجی کچھ دن کے لیے ان کے ہاں آرہی تھی۔ اس کو کوئی کورس کرنا تھا جو وہ اسلام آباد آکر کرنا چاہتی تھیں۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

دل تم اور ہاشم چلے جانا اس کو لینے۔ شادی والا گھر ہے اور یوں اس کو لینے "
نہیں جاسکتی میں۔" ہانی بیگم کی بات پر ہمیشہ کی طرح دل مان گئی تھیں۔
بریزے وہاں سے چلی گئیں تو دل کو محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اس کو دیکھ رہا ہے۔

بڑے دنوں بعد آئے ہیں اردعان؟۔ اس نے مسکراتے سوال کیا جس پر اردعان "
مسکرایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بس ویسے ہی۔" دل نے دیکھا وہ ہنستا ہوا بہت خوبصورت لگتا تھا۔"

سنا ہے آپ وہاج خان کی ہونے جارہی ہیں؟۔ اردعان کی بات سنتے اس کا حلق "تک ذہر ہوا تھا۔

ہاں تمہیں جیلیسی نہیں ہو رہی۔" دل نے سوال کیا تھا جس پر وہ ایسے مسکرایا "جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات پر مسکرایا جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے کیوں جیلیسی ہوگی؟۔ میری آپ دوست ہیں اور میں خوش ہوں آپ کے "لے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ خوش نہیں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ وہاج خان بہترین انتخابات میں سے ایک ہیں۔" وہ مسکرا رہا تھا۔ دل نے دیکھا اس کی آنکھوں کا رنگ بدل رہا تھا۔

پریشان نہیں ہوتے دل۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ لیں پھول۔" اردعان نے " ایک سفید کلی اس کو پکڑائی جس کو دیکھ کر وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

تم یہیں رہو گے نا اردعان؟۔ مطلب مجھ سے ملنے آیا کرو گے؟۔ اس کے سوال " پر اردعان نے ایک بہت ہی خوبصورت بریسلٹ اس کو تھمایا تھا۔ وہ اتنا چمک رہا تھا کہ دل نے ویسا چمکنا کسی چیز کا نا دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

جب جب آپ پریشان ہوں مجھے اطلاع کر دیا کرنا۔ اس کو جب آپ ہاتھ لگائیں گی " مجھے خبر ہو جایا کرے گی آپ مجھے یاد کر رہی ہیں "۔ اس نے دیکھا کہ اردعان کی آنکھوں کا رنگ نیلا ہوا تھا۔

اردعان میں اور تم مل کر وہاج خان سے ہنگے لیں گے؟۔ وہ ہنس رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیوں برا لگتا ہے وہ آپ کو اتنا؟۔ سوال پر سوال کیا گیا۔

برے نہیں لگتے ذہر لگتے ہیں بس "۔ اردعان نے اس کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

دیکھیے گا شہد بھی لگیں گے۔" اردعان کی آنکھوں کا رنگ اب شہد رنگ میں بدل گیا تھا۔

اس شہد میں ذہر ملا کر تمہیں دے دوں گی۔" دل کی بات پر اس کا قہقہہ گونجا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیرے پہلو میں رہ لوں

میں خود کو پاگل کہہ لوں

تو غم دے خوشیاں سہ لوں

ساتھ

www.urduovelbank.com

صبح ان کی آنکھ کھلی تو خود کے وجود کے ساتھ جڑا وجود دیکھ کی صبح بخیر ہوئی تھی۔ وہ نیند میں مکمل مگن سوئی ہوئیں تھیں۔ ان کے مہندی والے ہاتھ جازل کے سینے

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

پر تھے۔ جازل نے نم آنکھوں سے اس لڑکی کا ماتھا چوما تھا جو ان کے عشق میں بالکل پاگل تھی۔

فاطمہ "ان کی گردن میں منہ چھپائے جازل نے آواز دی تھی اور وہ فوراً اُٹھ چکی" تھیں۔ انھوں نے جازل کو دور کرنا چاہا مگر ناممکن تھا۔ اپنی خواہش مکمل کرتے وہ اُٹھے تھے اور فاطمہ کے لبوں پر جھکتے ایک شرارت کی تھی جس پر فاطمہ شرمائی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب شرمنا بنتا نہیں ہے ویسے؟۔ سوال کیا گیا تھا۔"

دور ہٹیں نا؟۔ صبح ہوگئی ہے۔" فاطمہ کو اب سانس نا آیا تھا۔"

میری صبح شام دن رات اب آپ سے ہی ہوگی جاناں! بہت شوق تھا نا عشق"
کا؟۔ اب سہیں شدتیں۔" وہ اس کی گردن پر لب رکھتے بول رہے تھے۔ کافی دیر
بعد ان پر ترس کھایا تھا۔ فاطمہ تو واش۔ روم بھاگی تھیں جبکہ وہ مسکرائے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہیلووو؟۔ صبح ہوگئی ہے دوستوں؟۔ اچانک ہی شور گونجا تھا اور وہ جان چکے تھے"

کہ یہ بریزے ہی ہیں۔ وہ دروازہ کھولتے ہنس رہے تھے۔ دروازہ کھلتے ہی بریزے اور
دوریہ کمرے میں آئی تھیں جب فاطمہ بھی باہر آئی تھیں۔ جازل فاطمہ کی حالت پر
ہنس ہی سکے تھے خود واشروم گھس گئے اور فاطمہ کو وہیں چھوڑ گئے۔

ہائے آپ کتنی پیاری ہیں۔ منہ دھو کر بھی کوئی اتنا پیارا کیسے لگ سکتا ہے؟۔"

فاطمہ کا جی چاہا وہ زمین میں پی چلی جائے چونکہ دوریہ ان کی گردن پر سردار جازل کی جانب سے دیے گئے تحفے دیکھ چکے تھے۔ فاطمہ نے فوراً دوپٹہ لیا تھا۔

وہ مچھر کاٹ گیا تھا۔"۔ ان کی بات پر دونوں کا قہقہہ گونجا تھا جس سے وہ مزید

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com شرمندہ ہوئیں تھیں۔

آئیں میں میک۔ اپ کر دیتی ہوں آپ کا۔"۔ اور اس کے بعد دوریہ نے ان کا اس " طرح میک۔ اپ کیا تھا کہ وہ نشانات چھپ چکے تھے۔ آج رات اس کو مایوں بٹھا دیا

جانے والا تھا۔ فاطمہ اور جازل کا ولیمہ وہاج اور دل کے نکاح کے ساتھ ہی رکھا گیا تھا۔

سنیں مجھے گھر والوں کے ساتھ نہیں جانا۔" جب فاطمہ کو ولی نے ساتھ آنے کا کہا تو انھوں نے روتی شکل بنا کر جازل کو مسیح کیا تھا۔

visit for more novels:

اچھا " : ان کا ریسپلائے دیکھتے وہ پرسکون ہو گئی تھیں۔ "

فاطمہ کو میں رات میں لے آؤں گا۔" ان کی بات پرینگ جنریشن مسکرائی تھی۔
لمس جو ان کے ساتھ آئی تھی اپنے فون پر آتی کال دیکھ کر سائیڈ پر آئی تھی اور جو
خبر اس کو ملی تھی وہ اس کا دل بند کر دینے کے لیے کافی تھی۔

میں تمہیں جہانگیر کے نکاح کی تصویریں بھیجتی ہوں۔" مہک کی بات پر وہ فون
تکتی رہی تھی اور چند پل بعد وہ اپنے آنکھوں میں موجود آنسو کو روکنا سکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مرد ہوتا تو چھوڑ کر نا جاتا۔ اپنے آنسو اس کے لیے ضائع نہیں کریں گریا۔" اچانک
سے یوسف کی آواز پر بوکھلائی تھی۔ وہ پیچھے کھڑا تھا یعنی وہ تصویر دیکھ چکا تھا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نہیں۔" یوسف نے حقیقت بتائی تھی۔"

www.urduovelbank.com

حکم کریں اٹھوا لیتا ہوں اس کو؟۔ یوسف کی بات غیر۔ متوقع تھی۔"

میں نہیں رو رہی۔" روتے ہوئے کہا گیا تھا۔"

سہی۔" وہ یہ کہتے جاچکا تھا جبکہ لمس نے آنسو دل میں رکھے تھے۔"

اور وہ دن بھی آگیا جس دن وہاج خان کو دلِ زہرہ کے نصیب میں لکھ دیا جانے والا تھا۔ دل کے لیے وہاج کی طرف سے بہترین بری آئی تھی۔ اس نے وہ دیکھنی تک گوارہ ناکی تھی۔ نکاح کا جوڑا دیکھ کر سب کی آنکھیں کھلی رہ گئیں تھیں۔ پارلر

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

پہنچ کر دل کا جی چاہ رہا تھا کہ بھاگ جائے یہاں سے۔ سارے میک۔ اپ کے دوران وہ روتی رہی تھی۔ آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

جی میم وہاج سر نے بھی یہ ہی کہا تھا۔ "میک۔ اپ آرٹسٹ کی بات سنتے وہ" تلخیہ ہنسی تھی۔

www.urduovelbank.com

دیکھ لیا؟۔ نکلے ناتم بھی گورے رنگ کے دیوانے؟۔ وہ دل ہی دل میں وہاج "خان سے مخاطب تھی جس نے اس کے سانولے رنگ پر اقرار کیا تھا۔

پرفیکٹ"۔ بریزے کی بات سن کر بھی اس نے نظریں نا ہٹائیں تھیں۔ ایک مرتبہ بھی اس نے خود کو آئیے میں دیکھنے کی ذہمت نا کی تھی۔

منہ مت لگنا میرے تم سب۔" اس کی بات پر دوریہ ہاشم اور بریزے تینوں ہی "ہنس دیے تھے۔"

visit for more novels:

ذہرہ؟۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔" فاطمہ کی آواز پر اس نے نظریں اٹھائیں تھیں جو خود بھی داسن بنی بیٹھی تھیں۔

آپ کے بھائی نے یہ رشتہ فقط آپ کے لیے جوڑا ہے فاطمہ۔ آپ کی حفاظت " کے لیے وہ مجھے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔" فاطمہ نے اس کی نم آنکھیں دیکھی تھیں۔

مجھے اس بات کا علم نہیں ذہرہ۔ میں بات کروں گی وہاں سے؟۔ میرا بھائی " بہت اچھا ہے ذہرہ۔" ان کی بات پر زہرہ نے اپنی کلاٹیاں آگے کی تھیں جہاں کل رات وہاں کے ان کے ہاتھ پکڑنے سے پڑے نشانات واضح تھے۔

ان کو غصہ آیا تھا اور انہوں نے میرے ہاتھ زور سے پکڑ کر کھینچے تھے۔ "ذہرہ" نے شاید صفائی تھی۔ اس کے ہاتھ پر مہندی نا تھی اور نا ہی وہاج کو مہندی پسند تھی۔ اس لیے اس کو کسی نے مہندی لگانے کا کہا ہی نا تھا۔

نکاح ہو جانے دو میں بات کرتی ہوں۔" فاطمہ یہ کہتے جا چکی تھی۔ نکاح کی "تیا ریاں مکمل تھیں۔ اور وہ وقت بھی آگیا جب دل کا دل و ہاج کا جانا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

دلِ ذہرہ ولدِ باسط خان آپ کا نکاح وہاج خان سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟۔ وہاج بالکل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ گھونگٹ میں اس کی سسکیاں وہ محسوس کر سکتا تھا۔

قبول ہے۔" یہ کہتے اس کو وہاج کا تلخ لہجہ یاد آیا تھا۔"

دل ذہرہ ولد باسط خان آپ کا نکاح وہاج خان سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟۔ اب کی بار دل کو اس کی سرخ آنکھیں یاد آئیں تمہیں۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

دل ذہرہ ولد باسط خان آپ کا نکاح وہاج خان سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟۔ اب کی وہ فقط سسک سکی تھی اور قبول ہے بولتے ہی اس کی ہمت نے جواب دے دیا تھا۔ وہ وہیں بیٹھی رہی، کون اس سے بلا کون نہیں وہ بھول گئی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد اس کے ہاتھ پاؤں برف ہو گئے تھے۔ سسکیاں اب بھی

جاری تھیں۔ سب نے اس کو کمرے میں بھیج دیا تھا۔ کمرے میں آتے ہی وہ بے۔ تحاشہ روئیں تھیں۔ صدِ شکر میک۔ اپ واٹر پروف تھا مگر کافی حد تک صاف بھی ہو گیا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد روم کا دروازہ کھلا تھا اور نواب صاحب پوری شان سے چلتے اندر آئے تھے۔ لائٹس آن کیں تو وہ محترمہ صوفے پر سر رکھ کر سوئی ہوئی تھیں۔ آنکھیں اس قدر سوجھی ہوئی تھیں کہ بس۔ وہاج خان چلتے ہوئے ان کے قریب آئے تھے۔ دل کے چہرے پر آئی لٹیں ان کو ذہر لگی تھیں۔ یہ بال ہمیشہ ہر بار دیدار میں خلل ڈالتے تھے۔ انھوں نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے انگلیوں کی پوروں سے بال ہٹائے تھے اور یہاں وہ دنگ رہ گئے تھے۔ سفید اور سرخ رنگ کے امتزاج میں بنی فراک میں ملبوس دوپٹہ صوفے پر بکھیرے، ہر فکر سے آزاد چہرہ لیے، ہلکا ہلکا مٹا میک۔ اپ لیے وہ سو رہی تھیں۔ ایک پل کو تو وہاج خان مہبوت رہ گئے تھے۔ نکاح کی کشش تھی یا دیدارِ یار وہ بس اس کو دیکھتے رہے تھے۔

یہ چہرہ پہلے کیوں نا نصیب ہوا مجھے؟۔ دل نے وہاں سے سوال کیا تھا۔ وہاں کا"
جی چاہا تھا کہ فقط دل کو دیکھتا رہے۔ وہ سانولی سی لڑکی کس قدر پرکشش تھی۔ کسی
کی نظروں کی تپش محسوس کرتے دل نے آنکھیں کھولیں تھیں اور بالکل قریب
محترم کو پا کر وہ نفرت سے آنکھیں پھیر گئیں تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com اتنی نفرت؟۔ وہاں خان مسکرائے تھے۔

ہو گیا نکاح؟۔ کر لی نا مرضی؟۔ بہن محفوظ رہیں گی آپ کی اب اور اگر کچھ ہوا تو"
مجھے تکلیف دے دیجیے گا بہوی جو ٹہری آپ کی؟۔ فی۔ الحال میں ہاتھ جوڑتی ہوں

وہاج خان جائیں یہاں سے۔" نفرت کی انتہا پر تھی آج وہ لڑکی۔ وہاج نے اس کے جڑے ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیے تھے اور کمر سے کھینچتے محترمہ کو روبرو کیا تھا۔ اچانک افتاد پر دلِ ذہرہ کا جی بند ہونے کو تھا۔ اس کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہاج نے اس کے ماتھے پر محبت کا پہلا تحفہ دے کر محترمہ کو سکون کے معافی سے آگاہ کروایا تھا۔

دور۔۔۔۔۔" ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہاج خان نے ان کی سانسیں "روکتے اپنی وحشت ان میں اتاری تھی۔ وہ ان کی شدت برداشت ناکر سکی تھی اور بس پانچ سیکنڈ بعد ہی وہاج خان کی بانہوں میں بے۔ حال پڑی تھیں۔

پہلے حقوق پورے ہو جائیں تو نفرت کی طرف آؤں گا۔" دل کے بالوں میں چہرہ "چھپایا گیا تھا اور ذہرہ رونے والی ہو گئی تھیں۔

جائیں۔" وہ بس یہ ہی کہہ سکی تھی وہاں کو دیکھ کر اور وہاں خان نے ایک بہت ہی خوبصورت لاکٹ نکال کر اس کے گلے میں پہنایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میری طرف سے نفرت کا پہلا تحفہ "مسکراتے لہجے میں کہا گیا تھا جبکہ دل نے "آنکھیں بند کر لی تھیں۔ وہ چلا گیا تھا اور اپنا احساس دل کے پاس ہی چھوڑ گیا تھا۔

جی گریٹا؟۔ کیسی ہیں؟۔ سب ٹھیک ہے؟۔ فاطمہ سے سوال کیا گیا تھا۔"

وہاج؟۔ یہ اتنے پھول؟۔ فاطمہ نے اس کی بات ناسنی تھی کیونکہ وہاج کا کمرہ "گلاب کی کلیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔"

یہ کس نے کیا؟۔ سب جانتے تھے کہ وہاج کو پھولوں سے چڑھتی ہے۔ نیچے"

اطلاع دی گئی تو کسی کو علم نہ تھا کہ پھول کہاں سے آئے۔ مہمانوں کی وجہ سے

بات دب گئی تھی۔

وہاج؟۔ دل کیا کہہ رہی تھی؟۔ تم نے میری حفاظت کے لیے اس کو نکاح میں لیا ہے؟۔ فاطمہ نے سوال کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ہاں۔" وہ ہمیشہ سچ ہی بولتا تھا۔ جیسی بات ہوتی ویسا ہی بتاتا تھا۔"

وہاج؟۔ تم ایسے تو نہیں تھے؟۔ وہ لڑکی ہے اس کا دل بہت نازک ہے۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اس کا دل نہیں توڑو گے؟۔ فاطمہ نے سوال کیا تھا۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کا دل نہیں توڑوں گا ہاں مگر ایک بات تو طے ہے کہ " ان کو بھی دس سال انتظار کرنا ہوگا میرا جیسے آپ نے ان کے چاچو کا کیا ہے۔ " وہاج کی بات پر اس کا جی چاہا کہ سرپیٹ لے اپنا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہاج خان اس میں اس کا کوئی قصور نہیں "۔ وہ وہاج کو سمجھا رہی تھی۔

آپ کا بھی قصور نہیں تھا؟۔ وہ اپنی ہی منوایا کرتا تھا۔

اگر دل کو کوئی دکھ دیا تو یاد رکھنا کہ میں تم سے ساری عمر نہیں بات کروں گی۔"
وہاج خان۔" یہ کہتے وہ جاچکی تھیں جبکہ وہاج سیگریٹ سلگا کر رہ گیا۔ وہ گھر پر
اکیلی ہی تھی۔ رات کے بعد اس نے وہاج کو سر پر ناچڑھایا تھا۔ کچن میں آتے
ہی اس نے کھانا نکالا تھا جب اس کو محسوس ہوا کہ گھر میں ہل۔ چل سی ہے۔ وہ
باہر آئی تو کوئی نا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اردعان؟۔ اس کو محسوس ہوا کہ اردعان ہوگا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

بہت پیار سے نام لے رہی ہو اس کا؟۔ اچانک کسی انجان آواز نے اس کو متوجہ " کیا تھا۔

کون؟۔ وہ بالکل نا ڈری تھی۔"

وہ ہی ہوں جس کہ شہزادے کو تم نے چھین لیا ہے۔" اچانک سے آواز میں "

visit for more novels:

ہنسی کا عنصر سا آیا تھا اور دوپل لگے تھے وہاں موجود ہر شیشے کے ٹوٹنے میں۔

کون ہو تم؟۔ اب کی بار دل کو خوف سا آیا تھا۔"

ماہ۔ نیلہ ہوں میں۔ اردعان آحل کی چاہنے والی۔ تمہیں علم ہے لڑکی؟۔ کہ میں "پچھلے دو سو سال سے اس جن زادے کی دیوانی ہوں اور تم نے کیسے اپنا اثر کر رکھا ہے اس کو"۔ اس کی بات سن کر دل کو یقین نا ہوا تھا۔

میں نے اردعان کو نہیں کہا کہ میرے ساتھ آئیں "اسکی بات پر ماہ۔ نیلہ کا ہاتھ" اٹھا تھا لیکن وہ اس کو مارنا سکی تھی۔ دل کے ہاتھ میں اردعان کا دیا ہوا بریسلیٹ جس میں اس کی حفاظت کے لیے موتی جکڑے ہوئے تھے وہ دیکھ کر ماہ۔ نیلہ دل کو دیکھ کر رہ گئی۔ اچانک سے ماہ۔ نیلہ کا قہقہہ سنائی دیا تھا اس کو۔ دل نے دیکھا کہ اس کے سامنے بہت ہی بھیانک سی چڑیل کھڑی تھی۔ لمبے بال، خوفناک چہرہ۔ اور پھر اچانک ہی دل نے اپنی آنکھوں کو بند ہوتے پایا تھا؟۔ یہ کیسا منظر تھا؟۔ وہ سمجھ نا سکی۔

آسمان کو انسان تب گھورتا ہے جب زمین پر اس کا کچھ ہو گیا ہو؟۔ اچانک سے "عقب سے آتی یوسف کی آواز پر وہ بے۔ دھیانی میں پلٹی جس کے سبب بڑا سا دوپٹہ پاؤں میں اچھا خاصہ اٹک گیا تھا۔ اس سے قبل وہ گرتی یوسف نے دونوں ہاتھوں سے محترمہ کو تھام لیا تھا۔ وہ شاید رو رہی تھی سو جھی ہوئی آنکھیں دیکھ کر یوسف کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ لمس پل میں دور ہوئی تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

لمس مجھ سے شادی کریں گی آپ؟۔ اور اس اچانک سوال پر وہ یوسف کو دیکھ کر " رہ گئی تھی۔

آپ حوش میں ہیں؟۔ لمس نے سوال کیا تھا۔"

کسی ناکسی سے تو کرنی ہے تو کیوں نا آپ سے ہی کر لوں؟۔ وہ یہ ناکہ سکا کہ " روتی بلکتی سی لڑکی نہیں پسند اس کو۔ وہ لمس کو ہنستا دیکھنا چاہتا تھا۔

تم پاگل ہو گئے ہو؟۔ مجھ سے نکاح کر کے تمہیں مکمل نہیں یلوں گی میں تو " فائدہ؟۔ وہ بھی اس کو سوچ کر رہ گئی تھی۔

وہ میرا مسئلہ ہے۔" لمس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا گیا تھا۔ وہ وہاں سے چلی گئی۔
تھی اور ہاشم نے اس کی ہر بات سن لی تھی۔

کیوں چاہتے ہو تم کہ وہ تمہاری ہو جائے؟۔ ہاشم کے سوال پر وہ مسکرایا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے وہ روتی ہوئی نہیں اچھی لگتیں۔" یوسف کی بات کی کوئی ٹک نا تھی۔"

یوسف؟۔ مزاق نہیں ہے یہ؟۔ ہاشم نے اس کو سمجھانا چاہا تھا۔"

آپ بریزے بی۔ بی کو کیوں پسند کرتے ہیں؟۔ ہاشم سے آج وہ سوال کیا گیا تھا۔
جس سے وہ خود آج تک بچتا آیا تھا۔ یہ سوال وہاں آئی بریزے نے بھی سنا تھا۔

بریزے کی اور میری بات اور ہے یوسف؟۔ یوسف مسکرایا تھا۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

مُجھ ان سے نکاح کرنا ہے۔ یہ بات سب بڑوں سے آپ کریں گے۔ آپ میں "ہمت نہیں ہوگی اپنانے کی مجھ میں ہے۔ میں اس لڑکی کا ہر غم خوشی میں بدل دوں گا انشاءً"۔ ہاشم بھی ہنس دیا تھا اب جبکہ بریزے ابھی تک یہ ہی سوچ رہی تھی کہ یہ کدو جیسا آدمی اس کو پسند کرتا ہے؟۔

آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک میدان میں پایا تھا۔ ایک ایسا میدان جہاں دور دور تک کوئی ذی۔ روح نا تھی۔ وہ اچانک سے اخیر حد تک ڈر گئی تھی۔ پہلے ماہ۔ نیلہ سے سامنا ہونا اور اب یہ ویران سی جگہ۔ دوسری جانب وہاں جب واش۔ روم سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ کمرے میں موجود ہر پھول اب اپنا رنگ کھو کر کالے رنگ میں رنگ چکا تھا۔ وہاں کو یہ سب نارمل ہرگز نا لگا تھا۔ ابھی وہ آئینے کی

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

جانب دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کو اپنے پیچھے کسی کا سایہ نظر آیا تھا۔ پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا ہاں مگر آئینے کے اوپر چار لفظ لکھے گئے تھے۔

ماہ۔ نیلہ۔۔۔ جنگل۔۔۔ دل۔۔۔ خطرہ۔۔۔ یہ اس کو بالکل سمجھ نہ آئے تھے۔ ہاں "دل کا نام پڑھتے وہ گھبرایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دل؟۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کو خود کے پیچھے کوئی محسوس ہوا تھا۔ پیچھے "مڑا تو سفید چادر میں چھپا کوئی وجود تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

دلِ ذہرہ کی جان کو خطرہ ہے۔ جلد سے جلد شہر کے ویران جنگل کی جانب چلے

جائیں۔" یہ کہتے وہ وجود نا جانے کہاں جا چکا تھا۔ اب کی بار بنا وقت ضائع کیے

وہ بھاگا تھا اور گاڑی نکالی تھی۔

مجھے جانے دو۔" روتے روتے وہ بس یہ کہہ سکی تھی جب ماہ۔ نیلہ نے زور سے

اس کو اٹھا کر پھینکا تھا۔ دل۔ کا سر زمین پر لگا تھا اور بے۔ تحاشہ خون رسنے لگا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔

اردعان میرا ہے صرف میرا۔" ماہ۔ نیلہ دیکھتے ہی دیکھتے اک خوبصورت لڑکی کے

روپ میں بدل گئی تھی۔

اردعان؟۔ وہ چینی تھی مگر وہاں اردعان نا تھا جو اس کی سن سکے۔"

جانے دو مجھے۔" دل رو رہی تھی جس کو دیکھتے ماہ۔ نیلہ نے ہاتھ میں موجود پتھر " دل کی جانب اچھالا تھا جو فوراً سے پہلے کسی کے ہاتھ میں قید ہوا تھا۔ وہ کوئی اور نہیں وہاج خان ہی تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

لو آگیا تمہارا ایک اور عاشق۔" وہاج کو وہ نظر نا آئی تھی۔ دل کا اب سانس رک رہا " تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

زہرہ آپ ٹھیک ہیں؟۔ فوراً سے پہلے وہاں نے اس لڑکی کو تھاما تھا مگر تب تک " کافی دیر ہو چکی تھی۔ ہو بھی سکتا تھا کہ اب وہاں کو زہرہ تا عمر ناملنے والی تھی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ وہ شخص خود کو کون سی ریاست کا شہزادہ تصور کر رہا " visit for more novels:

ہے؟۔ مطلب ایسے کون کہتا ہے شادی کرلو؟۔ وہ اب ولی کے سامنے بیٹھی اس کو زندگی کے روگ سنارہی تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

یار تو اور کیا چاہیے تمہیں؟۔ مجھ سے کروگی شادی تم؟۔ ولی کی بات پر اس نے " ولی کو ایسے گھورا تھا جیسے کھا جائے گی اس کو۔

تم سے تو مر کر بھی شادی ناکروں۔" ولی کی جانب کشن پھینکتے کہا گیا تھا۔

تو اس سے کرلو؟۔ سوال پر سوال کیے گئے تھے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عجیب قسم کا چرسی ہے وہ۔"۔ نا جانے وہ لڑکی چاہتی کیا تھی؟ جب اچانک فون بج رہا تھا۔

بولیے؟۔ کال اٹھاتے اس نے کہا تھا۔"

نکاح کا پوچھا تھا آپ سے؟۔ یوسف کی آواز گونجی تھی۔"

یوسف؟۔ میرا رشتہ ولی کے ساتھ ہو چکا ہے؟۔ کوئی بھی نہیں مانے گا۔ ایسے"
کیسے میں؟۔ وہ چپ ہوئی تھی جب اچانک فون ولی نے ہاتھ میں لیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یار تم رشتہ بھیج دو یوسف؟۔ مجھے نہیں کرنی اس چڑیل سے شادی۔ "ولی کی"
چمکتی آواز پر فون کے پار یوسف ہنس دیا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

سبحان۔ اللہ کیسی اولاد سے نوازا ہے اللہ نے؟۔ ایک خود ہی بیاہ کر چلی گئیں۔"

ایک نے اپنی پسند سے نکاح کر لیا اور ایک اپنی ہی منگیترا کا نکاح کسی اور سے کروا رہا ہے۔" اذان خان کی آواز پر وہ ڈر گئی تھی۔ فوراً سے پہلے وہ ولی کے پیچھے ہوئی تھی۔

محبت کر لی تھی؟۔ اب ڈرنا بھی چھوڑ دونا۔" خود ولی کا بھی سانس خشک ہوا تھا۔"

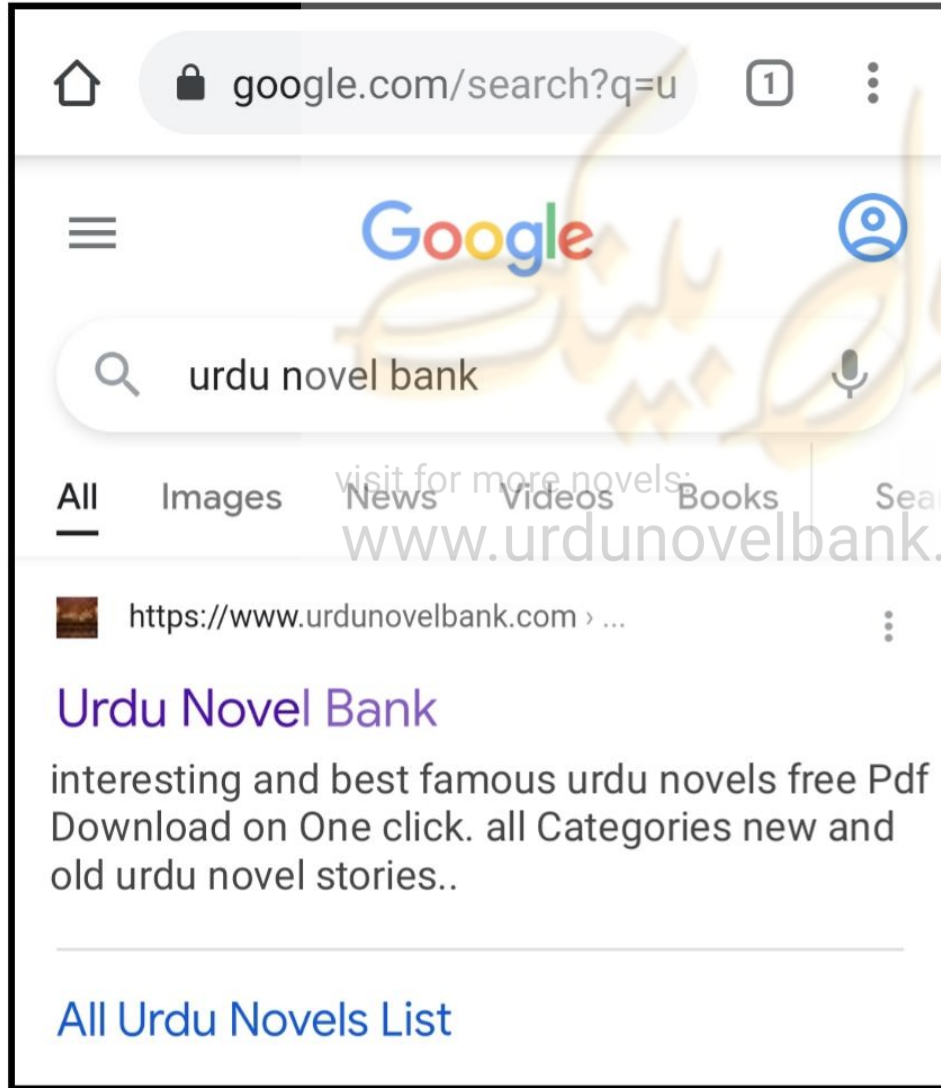
visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب کی بار۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں ---

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

ناجانے کیوں بہت تیز بارش شروع ہو چکی تھی۔ بارش کی وجہ سے وہ دونوں مکمل بھیگ گئے تھے۔ دل تو خوف کے سبب پہلے ہی بے۔ حوش ہو گئی تھی۔ بہت مشکل سے وہاں اس کو لے کر گاڑی کی جانب آیا تھا۔ گاڑی تک آتے وہ بالکل بھیگ چکے تھے۔ وہاں گھبراہٹ کی وجہ سے دل کا دوپٹہ بھی زمین سے نا اٹھا سکا تھا۔ اس کو گاڑی میں بٹھاتے وہ خود دوسری جانب آیا تھا۔ سوکھتے ہونٹوں پر لب پھیرتے اس نے آسمان پر بنی کالی گھٹاؤں کو دیکھا تھا۔ ولی کو کال ملائی تو فوراً ہی اٹھالی گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھونک جلدی؟ کیا تکلیف اے؟۔ سوال کرتے ولی مصروف لگ رہا تھا۔"

یار سن میں اپنی پرانی حویلی کے پاس ہوں۔ کیا وہاں کوئی ہوگا؟۔ اس نے ولی " سے سوال کرتے دل کو دیکھا تھا جو بے۔ حوش پڑی تھی۔

پرانی حویلی؟۔ تو وہاں کیا کرنے جا رہا ہے؟۔ ہاں کاکا ہوتے ہیں وہاں "۔ اس " نے جواب دیا تھا۔

visit for more novels:

دل میرے ساتھ ہے ولی۔ میں وہاں جا رہا ہوں اور اس بات کی خبر کسی کو نہیں " ہونی چاہیے "۔ اس نے جیسے وارن کیا تھا اس کو۔

بڑی ڈیٹ ڈیٹ مار رہا ہے؟۔ ولی مسکرایا تھا مگر وہاں مسکرا بھی ناسکا۔ وہ کال "بند کرچکا تھا۔ وہاں نے گاڑی سٹارٹ کی اور حویلی آکر ہی روکی تھی۔ ایک بوڑھے سے آدمی نے اس کا استقبال کیا تھا۔ دل کی جانب دیکھا تو وہ اب حوش میں تھی مگر اس کا سر شدید درد کر رہا تھا۔ وہاں نے اس کو ایسے گود میں اٹھایا تھا کہ وہ مکمل اس میں چھپ سی گئی تھی۔ اس کو لا کر کمرے میں بٹھایا تو وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔ بارش کی وجہ سے وہ پہلے ہی بھگ گئی تھی اور ویسے ہی اوائل دسمبر چل رہا تھا۔ وہاں نے اس کو دیکھا تو اس پر سے نظریں نا ہٹا سکا تھا۔ سفید رنگ کی شارٹ قمیض میں ملبوس ساتھ سفید ہی فلیپر پہنے، دوپٹہ سرے سے نا اوڑھے، لمبے کرل بالوں کو کھلا چھوڑے وہ اس وقت ہر میک۔ اپ سے پاک تھی۔ سانولی سی رنگت اس وقت وہاں کو بہت خوبصورت لگی تھی۔ نکاح کی کشش تھی

شاید کہ وہ دل کے قریب آ بیٹھا تھا۔ وہ جس کا سر ابھی بھی چکرا رہا تھا اب رونے والی ہو گئی تھی۔

ذہرہ؟۔ چنچ کر لیں پھر میں بینڈیج کر دیتا ہوں۔"۔ اپنے قریب سے اس کی اس قدر پرکشش آواز پر ذہرہ نے نظریں اٹھائیں تمھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

نہیں کرنا۔" ذہرہ کو اب شدید رونا آیا تھا۔"

مجھے گھر جانا ہے۔" وہ سسکی تھی اور وہاج خان کا دل مسل دیا تھا کسی نے۔"

بارش بہت تیز ہے دل۔ بارش رُکے گی تو چلے جائیں گے ہم۔" وہ اس کی طرف دیکھنے سے پرہیز کر رہا تھا۔

اور اگر بارش نارنگی تو؟ جانے کیوں وہ سوال کر رہی تھی۔"

تو ساری عمر یہاں رہیں گے۔ میں اور آپ؟۔ وہاں کی پرکشش آنکھیں اور گہری "آواز۔ دل کا دل دھڑکا تھا۔ دل اس کے پاس سے گزر کر واشروم میں آگئی تھی۔ واشروم میں آکر اپنے ہاتھوں میں موجود اس کا شرٹ ٹراؤزر دیکھا تو پھر سے رونا آیا تھا مگر اس وقت وہ کچھ نا کر سکتی تھی۔ باہر آئی تو وہاں نا تھا۔ اس نے آئینے میں خود کو دیکھا تو ہنسی آئی تھی جب وہاں کمرے میں آیا۔

ادھر آئیں بینڈج کر دیتا ہوں۔" وہ اس کو بٹلا رہا تھا۔

میں خود کرلوں گی۔ کسی کے سہارے کی ضرورت --- "ابھی وہ بول ہی رہی تھی "

جب وہاں نے کھینچ کر اس کو قریب کیا اور صوفے پر بٹھایا تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

www.urdu-novel-bank.com

کبھی کبھی مان بھی لیتے ہیں دل؟۔ ہر بات اپنی نہیں منواتے؟۔ وہ اتنے پیار"

سے کہ رہا تھا کہ دل اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

دلِ ذہرہ نام ہے میرا؟۔ اس نے وہاج کی تصحیح کی تھی۔"

اور اگر میں کہوں کہ آپ دلِ وہاج ہیں تو؟۔ "وہاج کی بات اس قدر گہری تھی کہ " وہ بس تلخہ مسکرائی تھی۔

میں ایسی خوش۔ فہمیاں نہیں پالتی۔" وہ اس کو انکار کر گئی تھی کہ وہ وہاج کا " دل نہیں ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شش ذہرہ۔" وہاج نے اس کو خاموش کروایا تھا۔ اس کی بینڈج کرتے وہ خود " بھی اس کو دیکھنے سے پرہیز برت رہا تھا۔ وہ سسکی تھی جب وہاج نے بینڈج لگائی تھی۔

درد ہو رہا ہے؟۔ وہاج نے سوال کیا تو دل نے نظریں اٹھائیں تھیں۔ دونوں کی " نظریں بلیں تھی اور پل میں لاسٹیں بند ہو گئی تھیں۔ وہ وہاج کے قریب ہوئی تھی اور وہاج کا کسی نے دل بند کیا تھا۔

لائٹ کیوں گئی ہے؟۔ دل۔ ماہ۔ نیلہ کی وجہ سے بہت ڈر گئی تھی۔ وہاں نے "

visit for more novels:

اس کو ساتھ لگایا تھا۔ www.urduovelbank.com

ابھی آجائے گی۔" ٹارچ آن کرتے وہ دل کو بیڈ تک لایا تھا۔ وہ لیٹ چکی تھی۔

جب وہاں جانے لگا تھا۔ باہر بادل زور سے گرجے تھے اور دل نے وہاں کا ہاتھ

تھاما تھا۔

ابھی مت جائیں۔" ذہرہ کی آواز پر وہ قربان ہوا تھا۔"

visit for more novels:

دیکھ لیں۔ خود روک رہی ہیں؟۔ اس کے چہرے پر آئی لٹ کو پیچھے کرتے وہ ہنسا۔
تمہا دل نے دیکھا دھیمی روشنی میں اس کا چہرہ بے۔ حد خوبو لگ رہا تھا۔ بلاشبہ
وہاج خان بے۔ حد خوبصورت تھا۔ جیسے ہی وہاج نے اس کو دیکھا اس نے نظریں
جھکا لیں تھیں۔

دیکھ لیں میں نہیں روک رہا آپ کو"۔ وہ مسکرا رہا تھا۔"

خوشفہمیاں۔" دل نے اس کو خود سے دور کیا تھا مگر اس کا ہاتھ ناچھوڑا تھا اتنے " میں لائٹ آچکی تھی۔ ملازم اس کے لیے دودھ اور دوا لایا تھا جو وہاں نے منگوائیں تھیں۔ اس کو کھلائیں اور وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ دل اس سے تھوڑا سا دور ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

گھر جانا ہے۔" ایک ہی رٹ ہر اب اس کو غصہ آ رہا تھا۔

کیوں؟۔ وہ سوال کر رہا تھا۔"

جانا ہے۔" نا جانے دوا کا اثر تھا کہ وہ اب خمارِ نیند میں تھی۔ وہ اب کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ سن ناسکا تھا۔ وہاں نے اس کو کھینچ کر قریب کیا تھا اور اس کا دکھتا سر اپنے سینے پر رکھا تھا۔ وہاں کی آنکھوں کے سامنے آج کا سارا منظر لہرا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ گئیں کیسے اس جگہ؟۔ مجھے بتانے کون آیا تھا؟۔ یہ ہی سوچتے سوچتے اس کی " آٹکھ لگ چکی تھی۔ ذہرہ کو سوئے دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ اچانک اس کو محسوس ہوا تھا کہ اردعان آیا ہے۔

اردعان۔؟ اس کی فوراً آنکھ کھلی تھی۔ اس نے دیکھا کہ باہر وہ موجود تھا۔ دل " وہاج کھ قریب سے اٹھتی اس جانب آئی تھی۔ بارش اب بھی تیزی سے برس رہی تھی۔ وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

اردعان؟۔ چل نہ اس کو پکارا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

بی۔ بی میں بے۔ حد شرمندہ ہوں۔ مجھے علم نہ تھا کہ آپ کو ماہ۔ نیلہ یہ سب۔۔۔"۔
مجھے معاف کر دیں بی۔ بی۔"۔ وہ واقعی شرمندہ لگ رہا تھا۔ آج پہلی بار اردعان کو
محسوس ہوا کہ اس نے دل کو کھو دیا ہے۔

کچھ بولیں گی نہیں بی۔ بی۔؟۔ وہ اس سے سوال کر رہا تھا۔"

وہ کون تھی؟۔ وہ کیوں آئی تھی؟۔ ابھی وہ پوچھ ہی رہیں تھیں کہ وہاں کی آواز"
پر چونکی۔

دل؟۔ یہاں کیا کر رہی ہیں آپ؟۔ دل سے سوال کرتے وہ بھی بارش میں آیا"
تھا۔ دل اب تک مکمل بھیگ چکی تھی۔ وہ کچھ نا بول سکی تھی۔ وہاں کی سائڈ
سے نکلتے وہ اندر آگئی تھی۔

کچھ پوچھ رہا ہوں؟۔ وہاج نے دیکھا وہ کانپ رہی تھی۔ فوراً سے پہلے اس نے "ہیٹر آن کیا تھا اور کھڑکیاں بند کی تھیں۔ دل واشروم میں جا چکی تھی۔ کپڑے بدلتے وہ باہر آئی تھی۔ باہر آئی اپنا دوپٹہ تلاش کیا جو نالا تھا اس کو۔ وہاج سے پوچھنا اس نے گوارا نہ کیا تھا۔ بال مکمل گیلے تھے۔ وہاج کی نظریں مکمل طور پر اس پر ہی تھیں۔

کیا ڈھونڈ رہی ہیں؟۔ جواب اب بھی نہ تھا۔ وہ اٹھا اور اس کے قریب آیا تھا۔

پاگل ہوں میں جو دیواروں سے باتیں کر رہا ہوں؟ اس کو اب اس لڑکی پر سخت "غصہ آ رہا تھا۔

پاگل ہی ہیں۔" دل نے سکون سے اس کو بے۔ سکون کیا تھا۔"

ہاں واقعی پاگل ہوں جو آپ کی پرواہ کر رہا ہوں۔" دل کو دیکھتے کہا گیا تھا۔"

تو مت کریں پرواہ؟۔ وہ اب بھی اس سے ہی جھگڑ رہی تھی۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

نہیں کرتا۔" وہ بھی جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ دل مسلسل چھینک رہی تھی۔ پانچ منٹ دیکھتا رہا اور پھر ہیٹر کی سپیڈ مزید تیز کی تھی۔

تیز مت کریں اس کو۔ میرا سانس بند ہوتا ہے۔" وہ اس کو نرم آواز میں بولی تھی۔"

میں ہوں نا سانس کی فراہمی کے لیے۔" دل کو کہتے اس نے حیران کیا تھا۔ دل " اس کی بے۔ باک نگاہوں سے بچ رہی تھی۔ سارے بال آگے کیے وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی جب اچانک دوبارہ سے لائٹ بند ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کیا خراب جگہ پر لے آئے ہیں؟۔ اس نے وہاج کو مخاطب کیا تھا مگر جواب نا آیا۔"

سنیں؟۔ وہ اس کو بٹا رہی تھی۔"

وہاج؟۔ پہلی مرتبہ اس نے ڈر کے مارے وہاج خان کے سامنے اس کا نام لیا۔
تھا اور یہاں وہاج پگھلا تھا۔ دو منٹ سے پہلے اس کو قریب تر کیا تھا۔ وہ
چینختی اس سے پہلے ہی وہاج نے اس کی سانسیں بند کی تھیں۔ خود کو چھڑوانے کی
مکمل کوشش کی تھی دل نے مگر وہ یہ کرنا سکی۔ اس ہی پل لائٹ واپس جل
چکی تھی۔ وہاج کی شدت پر وہ جی جان سے کانپ رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔" وہ اس سے دور ہوئی تھی جس پر وہاج مسکرایا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

محترمہ بھول ہے آپ کی کہ وہاج خان اپنا حق چھوڑ دے۔ آپ کی اس جان پر "
اس دل پر اس جسم پر ہر چیز پر میرا حق ہے۔" اس کے بالوں کی لٹ کو کھینچتے
وہاج نے شیریں لہجے میں کہا تھا۔

وہاج خان؟۔ "وہ اس کی آنکھوں میں خمار دیکھ چکی تھی۔ اس وقت وہاج خان "
کسی کی بھی نا سنتا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آپ نہیں روک سکتیں آپ مجھے۔" اس کے گیلے بالوں میں منہ چھپاتے کہا گیا "
تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

نہیں نا۔" وہ اس کو روک رہی تھی۔ وہاں نے دیکھا اس کی آنکھوں میں بھر بھر " آنسو تھے۔ وہاں نے باری باری دل کی دونوں آنکھوں پر لب رکھے تھے۔ دل نے لمبے ناخن اس کی گردن میں چبھوئے تھہ جس پر وہ جی جان سے مسکرایا تھا۔ اس کے لبوں سے نظر ہٹاتے اس نے دل کے کندھے پر موجود کالے تل پر اپنی شدت مکمل کی تھی۔

آج کی رات ہماری زندگی کی بہترین شب ہے ذہرہ۔" ذہرہ کے بالوں میں منہ " چھپاتے کہا تھا اس نے۔

میں سو گیا تھا آپ نے خود مجھے خود کی جانب مائل کیا ہے۔" اس نے ذہرہ کی " آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں شرم۔ و۔ حیا کا سمندر ٹھائے مار رہا تھا۔ دل نے اس کی ڈھیلی گرفت سے بچنا چاہا اور نکلی ہی تھی کہ وہاں نے واپس اس کو اپنی خوبصورت قید میں لیا تھا۔

یہ بال ہمیشہ میری راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔" اس نے یہ کہتے دل کے بالوں کا " جوڑا بنایا تھا۔ ذہرہ کا دل مکمل طور پر دھڑکنا بھول گیا تھا۔ باہر برستی بارش تو کچھ بھی نا تھی جس طرح کی بن موسم برسات اس نے ذہرہ پر کی تھی۔ ذہرہ کو اس نے ایسے انمول کیا تھا جیسے وہ گلاب کہ کلی ہو۔ یہاں مکمل ہوا تھا جہاں دل ذہرہ کا۔

وہ لوگ واپس آچکے تھے۔ بارش تھم گئی تھی اور دل کے وجود پر وہاج کا لمس چھوڑ گئی تھی۔ جب سے وہ واپس آئی تھی اس کو دیکھ کر ہانی بیگم نے رخصتی کا شور مچا دیا تھا۔ وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اتنی جلدی کیوں کرنی تھی رخصتی۔

کیا تم اپنی ذمہ۔ داریوں سے پیچھے ہٹ رہے ہو وہاج خان؟۔ اب ایک جان کی " نہیں بلکہ دو جانوں کی ذمہ۔ داری ہے تم پر "۔ پہلے پہل وہاج خان ان کی بات

سمجھنا سکا تھا لیکن جب سے سمجھ آئی تب سے اس کے پاؤں زمین پر نائک
رہے تھے۔ ذہرہ اس خوشی کی خبر سے بے۔ خبر ہی تھی۔ ہانی بیگم نے دنیا دیکھ
رکھی تھی۔ وہ لاکھ بری سہی لیکن یہ نہیں چاہتی تھیں کہ ذہرہ کا کردار تماشہ بنے۔

میں ذہرہ سے مل لوں؟۔ وہاج نے سوال کیا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ بے۔ خبر ہے ابھی۔" ہانی بیگم نے وہاج کو دیکھا تھا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

میں کچھ نہیں بتاؤں گا اس کو۔ بس ایک ہفتہ رک جائیں پھر رخصتی کروا لوں گا۔
تب تم لمس اور یوسف کا معاملہ بھی حل ہو جائے گا؟۔ اس نے ہانی بیگم سے
بہت عزت سے بات کی تھی۔

ہمم مگر تب تک تم ذہرہ سے نہیں ملو گے۔ "کس قدر حاکمانہ انداز سے کہا گیا تھا۔"

visit for more novels:

جی بہتر۔۔ ہانی بیگم کے لیے بھی تعجب کی بات تھی کہ وہاج خان جیسی ٹیڑھی
بڑی کیسے بات مان سکتی ہے؟۔

جب سے وہ فارم ہاؤس سے واپس آئی تھی اس کی طبیعت ٹھیک نا ہو رہی تھی۔
سر درد اور دل خراب ہونے کی وجہ سے چڑچڑی ہو گئی تھی۔ اس کے ذہن و گمان
میں بھی نا تھا کہ وہاں کے وجود کا حصہ اب اس میں پل رہا ہے۔ وہ کمرے میں
آیا تو سخت قسم کی ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ محترمہ مکمل نیند میں فل اے۔ سی آن
کیے سوئی ہوئی تھیں۔ وہ وہیں بیڈ کے قریب آیا تھا۔ اس نے ذہرہ کا چہرہ دیکھا جو
پھیلا ہو رہا تھا۔ اس کو ذہرہ پر ترس آیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں یہ نہیں چاہتا تھا۔ میں آپ اتنی بڑی ذمہ۔ داری ڈالنا نہیں چاہتا تھا مگر اب "
میں بہت خوش ہوں۔ آپ کو میں نے فاطمہ کی وجہ سے زندگی میں شامل کیا تھا مگر
اب آپ میری زندگی کا اہم ترین حصہ ہیں ذہرہ۔" اس کی پیشانی پر لب رکھتے کہا گیا
تھا۔ وہ جو کچی نیند کی عادی تھی اب کی مرتبہ کسمائی تھی۔

قسمت جیسے ان سب پر مہربان ہوئی تھی۔ آج وہاج اور یوسف کی مہندی تھی جو اکھٹی رکھی گئی تھی۔ یوسف بہت خوش تھا مگر لمس دیوانوں کی طرح اپنی خوشی دکھانے کے جتن کر رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم ہنسنا بند کر دو نظر لگ جائے گی تمہیں۔" فاطمہ نے اس کو گھورتے کہا تھا۔"

اسد کرے لگ جائے نظر"۔ مسکراتے کہا گیا تھا۔"

دل کو وہاں کے روبرو لا کر بٹھایا گیا تھا۔ دل کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہاں نے دیکھا وہ بے۔ حد پیاری لگ رہی تھی۔ نا جانے کیوں مگر اس کا جی چاہا کہ ذہرہ کو دیکھتا رہے فقط۔ سب نے ان کو مٹھائی کھلائی تھی جبکہ ذہرہ کا اب جی متلانے لگا تھا۔ وہ اب مزید کچھ بھی نا کھا سکتی تھی۔ اس کو اپنی حالت پر رونا آیا تھا۔ کس کو بتاتی کہ طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ جیسے ہی فاطمہ اس کے قریب آئیں اس نے ان کا بلایا تھا۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اچھا ایک منٹ"۔ فاطمہ وہاں سے جا چکی تھی۔"

کیا ہوا ہے دل؟۔ وہاں نے نرم لہجے میں پوچھا تھا۔ دل نے خم آنکھیں اٹھائیں۔

مجھے وائٹنگ ہو جائے گی اگر یہاں بیٹھی رہی تو۔" وہ اب رو رہی تھی۔ سب ان کی " طرف متوجہ ہوئے تھے۔ وہاں نے اس کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیے تھے اور یہ منظر کمرے میں محفوظ ہوا تھا۔

میری محترمہ تھک چکی ہیں بھئی۔ وہ آرام کرنا چاہتی ہیں۔ میں ان کو کمرے میں " لے کر جا رہا ہوں۔" وہ پہلا دلہا تھا جو اس قدر بدتمیز ثابت ہوا تھا کہ جس نے کسی بڑے کی کوئی بات سننی ہی نہیں تھی۔ ساری ینگ بپارٹی نے ہوٹلنگ کی تھی۔ جیسے ہی وہ کمرے میں آئی واش۔ روم کی سمت بھاگی تھی۔ وہاں سے باہر آئی تو بے۔ حال ہو رہی تھی۔ وہاں وہیں تھا اس کے پاس۔ اس نے دوپٹہ کھینچ کر پھینکا تھا اور سانس لینے کی کوشش کی تھی۔

دل؟۔ وہاج نے اس کو پکارا تھا۔"

میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔" وہ رو رہی تھی۔ اگر وہ اس حالت میں نا ہوتی " تو وہاج خان کبھی اس کی پرواہ نہ کرتا یہ صرف وہاج کا خیال تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ڈاکٹر کے پاس چلیں؟۔ وہاج نے سوال کیا تھا۔ اس کو بار بار روتا دیکھنا وہاج " کے لیے باعثِ دکھ تھا۔ وہ اس کی دل تھی ایسے کیسے رو سکتی تھی۔

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

صرف ایک وجہ سے چھوڑ رہا ہوں آپ کو"۔ وہ اس کو وجہ نہ بتا سکا تھا۔

کس وجہ سے؟۔ وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔"

www.urduovelbank.com

وجہ بتائی تو آپ شادی سے انکار کر دیں گی اور ہوسکتا ہے مجھے جان سے مار دیں۔" وہاج خان نے اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

مت بتائیں۔ آپ ہیں ہی برے۔" وہ نیند میں تھی۔ اس کو بہت نیند آتی تھی۔
وہ وہاج کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔ وہاج نے بہت احتیاط سے محترمہ کو بیڈ پر
لٹایا تھا۔ اس کا جوڑا پہلے ہی ہانی بیگم نے ایسا بنوایا تھا کہ وہ آرام۔ دہ رہتی۔ وہاج کو
لگا تھا کہ وہ شروع میں اس طرح چڑچڑی ہو گئی ہے مگر وہ اس بات سے بے۔ خبر
تھا کہ دل وہاج خان اب پورے نو مہینے وہاج خان کو انگلیوں پر نچانے والی ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہاں یوسف کا نکاح ہوا تھا اور وہاں وہاں کی رخصتی کی تیاریوں کا شور اٹھا تھا۔
دونوں فنکشن آرام سے طے ہو گئے تھے۔

بہت پیاری لگ رہی ہیں۔" ولی کی آواز پر وہ پلٹی تھی اور ہاتھ میں موجود کالڈ "ڈرنک غلطی سے ولی خان کی سفید شرٹ گندی کر گئی تھی۔

visit for more novels:

اوہ سوری ولی وہ"۔ شاید وہ آگے بھی کچھ بول رہی تھی مگر ولی نے اس کے پیچھے "کھڑے حسن کو دیکھا تھا۔

کیا کر رہی ہو یہاں۔؟ حسن کی آواز سخت تھکی۔ دوریہ کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔"

"چلو"

www.urduovelbank.com

کون ہو تم؟۔ وہ دوریہ کے سامنے آیا تھا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

اس کا ہونے والا شوہر ہوں میں "حسن نے اب کی بار تحمل سے جواب دیا تھا۔"

ہونے والے شوہر ہو لڑکے ہو چکے شوہر نہیں ہو لہذا تمیز سے رہو اور فنکشن برباد " ناکرو۔" اس نے جیسے ہی کہا حسن کا پارا ہائی ہوا تھا۔

او جسٹ شیٹ۔ اپ مئی ٹھیک کہتی ہیں اس لڑکی کے بارے میں یہ ہے ہی " بد۔ کر۔۔۔۔۔ " اس کی بات منہ میں ہی تھی جب ایک مکہ ولی کی طرف سے اس کے منہ پر مارا گیا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

تجھے کیوں مرچیں لگ رہی ہیں تو یار ہے اس کا؟۔ یہاں پر دوریہ کی آنکھیں نم"

ہوئیں تمہیں۔ ایک اور مکہ اس کے چہرے پر مارا گیا تھا اور یہ والا اب کی بات

ہاشم کی طرف سے تھا۔

وہ جو بھی ہے کم۔ سے۔ کم عورت کی عزت کرنا جانتا ہے۔" ہاشم نے جواب دیا"

تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور تو کیا ختم کرے گا رشتہ میری بہن یہ رشتہ ختم کرتی ہے۔ جا اب اچار ڈال"

لے اپنے اس گندے دماغ کا۔" یہ سن کر وہ چلا گیا تھا جبکہ دوریہ کو ولی دوبارہ نظر

نا آیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو محترمہ پہلے ہی سو رہی تھی۔ فقط فرق اتنا تھا کہ سچی سنوری وہ بالکل دلہنوں کی طرح ہی تھی۔ وہ اپنی رخصتی پر بالکل ناروئی تھی نا ہنسی تھی۔

ایک روبوٹ کی طرح سب سے مل کر آگئی تھی۔ وہ اس کے قریب آ بیٹھا تھا۔

کمرے میں بالکل کھٹ پٹ نا ہوئی تھی مگر پھر بھی وہ جاگ چکی تھی۔ سر اس کا پہلے ہی پھٹ رہا تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

حسین"۔ اس کو دیکھتے وہاں نے بس یہ لفظ کہا تھا۔ بلاشبہ وہ سرخ جوڑے میں "دہن بنی بیٹھی کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی۔ وہ کچھ بھی نابولی تھی۔ بس اجنبیوں کی طرح اس کو دیکھ رہی تھی۔

مجھے سونا ہے"۔ صرف تین لفظ کہے گئے تھے۔ وہاں نے اثبات میں سر ہلایا تھا" اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے ایک فائل نکال کر اس کو دی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ کیا ہے؟۔ وہ پوچھے بنا نا رہ سکی تھی۔"

دیکھ لیں"۔ اس نے وہ فائل کھولی تو وہاں موجود پیپرز دیکب کر وہ مسکرائی تھی۔"

یہ وہ ہی گھر ہے جو مجھے مری میں پسند آیا تھا۔" اس نے وہاج کو اطلاع دی۔
تھی۔

جاننا ہوں۔" نرمی سے کہا گیا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی ویسے؟۔ وہ سوال کر رہی تھی شاید۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

یہ آپ کی خواہش تھی جو آپ نے اپنے چلو سے کی تھی مگر میرا دل تھا کہ یہ " میں مکمل کروں "- دل نے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا جو دھوپ چھاؤں جیسا تھا۔

شکریہ "- وہ بس روکھا پھیکا شکریہ تھا۔ دل کی حالت کے پیشِ نظر یہ بھی بہت " تھا۔ وہ واشروم جا چکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دل یہ الماری میں رکھ دیں "- اس نے وہ فائل دل کو تھامتے کہا تھا۔

بھی تھے۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا۔

www.urduovelbank.com

یہ سب؟۔ وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔"

ہاں یہ سب ہمارے بے۔ بی کے لیے ہے۔" اس نے ذہرہ کے قریب آتے کہا "تھا۔

بے۔ بی؟۔ ذہرہ کو اب اس شخص پر غصہ آیا تھا۔"

جی ہاں بے۔ بی۔ جو پچھلے ایک ہفتے سے آپ کے وجود میں سانس لے رہا "visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com ہے۔" وہاج نے یہ کہتے اس کے کندھے سے بال ہٹائے تھے۔

وہاج خان کیا بد تمیزی ہے یہ۔" اس نے وہاج کو گھورا تھا۔"

حقیقت ہے۔" وہ مسکرایا تھا یعنی وہ سچ کہہ رہا تھا۔ دل کے آگے پچھلے ایک " ہفتے کی داستان گھومی تھی۔ اس کی طبیعت خرابی، ام ہانی بیگم کا اس کا اچانک خیال رکھنا یہ سب بالکل نارمل نا تھا۔

کل ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔" وہاں نے اس کا ماتھا چوما تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور اگر ایسا نا ہوا تو؟۔ وہ کسی بچے کی طرح پوچھ رہی تھی۔"

تو ہم محنت کر لیں گے کہ ایسا ہو جائے۔" اس کی بات پہلے وہ سمجھنا سکی تھی " اور جب سمجھ آئی تو وہ سر نا اٹھا سکی تھی۔

دوسری جانب

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دروازہ کھولتے وہ اس تاریک کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں اس کی دہن بنی بیٹھی
لمس یوسف کی منتظر تھی۔ یہ فقط یوسف کا خیال تھا کہ وہ اس کی منتظر ہوگی۔ وہ
جیسے ہی کمرے میں آیا تھا اس نے لمس کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا جو صوفے
، کے پاس نیچے زمین پر بیٹھی نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔ سفید رنگ کے لباس میں

لال رنگ کا دوپٹہ اوڑھے , میک۔ اپ میں موجود وہ چہرہ کسی داسن کا ہو سکتا تھا مگر وہ آنکھیں چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں کہ وہ اس شادی سے خوش نہیں ہے۔ لمس نے یوسف کو خود کے قریب آتا محسوس کیا۔ اس کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔

تم نے جہانگیر سے بے۔ وفائی کردی لمس اس کے دماغ نے کہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب تم یوسف سے بھی وفا نہ کر سکو گی؟۔ دل نے سوال کیا تھا۔ یوسف اس کے قریب آکر رکا تھا۔ وہ کھڑی ہوئی تھی یوسف کے روبرو۔ وہ ایک پرکشش شخص تھا جس کی آنکھیں مسکراتی تھیں۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

لمس؟۔ یوسف نے اس کو کہنیوں سے پکڑ کر قریب کیا تھا اور یہاں لمس کی آنکھ " سے ایک آنسو گرا تھا۔

مجھے معاف کر دینا یوسف "۔ ایک اور آنسو اور اس کے بعد لاتعداد آنسو لمس کے " گالوں پر جمع ہوئے تھے۔

visit for more novels:

کس چیز کی معافی؟۔ کیا کہہ رہی ہو؟۔ اس کے آنسو صاف کرتے یوسف نے کہا " تھا۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

جہانگیر میرا ناہوسکا یوسف اور میں تمہاری ناہو سکوں گی۔ میں نے تم سے کہا تھا " کہ یہ نکاح مت کرو؟۔ " یہ کہتے ہی لمس کا سانس اُکھڑا تھا۔ وہ سانس لینا بھی نہیں چاہتی تھی۔

لمس نہیں میں سب ٹھیک کردوں گا۔ ادھر میری طرف دیکھو۔" اس کی سفید " پڑتی رنگت دیکھ کر یوسف کا ہاتھ کانپا تھا جس پر لمس مسکرائی تھی۔ آنکھیں بھی نم تھیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

لمس یوسف "۔ اپنا نام لبوں سے پکارتے اس نے اس قدر تکلیف سہی تھی کہ " اب وہ جینا ہی نہیں چاہتی تھی۔ ایک پل , دو پل اور پھر تیسرے پل یوسف نے

اس دلسن بنی لڑکی کے ماتھے پر لب رکھے تھے اور یہاں وہ دلسن سانس لینا چھوڑ گئی تھی۔ آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا اور لب پر آخری مسکراہٹ کا احاطہ ہوا تھا اور لمس یوسف کی آنکھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھلی رہ گئی تھیں۔

لمس؟۔ اٹھو۔ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا؟۔ حاشم؟ وہ چلینا تھا اور پھر اس کی زندگی "ویران ہوئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ کب ہسپتال پہنچے کب نہیں کسی کو علم نا تھا۔ لمس کی جان یوسف کے ہاتھوں میں نکلی تھی۔ ڈاکٹروں نے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ لمس یوسف کا سانس بند ہو گیا تھا، ان کا دل بند ہو گیا تھا۔ ان کو کوئی بیماری نا تھی صرف ڈپریشن تھا

شدید ڈیپریشن۔ شادی والے گھر میں صفِ ماتم بچھ چکا تھا۔ سب لوگ ایسے بیٹھے تھے کہ کسی کو بھی یقین نہ تھا۔ آج جس لڑکی کا ولیمہ ہونا تھا اس ہی لڑکی کا اس دن جنازہ اٹھایا جانا تھا۔ سفید قمیض شلوار میں ملبوس ایک نوجوان لڑکا ویران آنکھیں لیے جنازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جسے چند گھنٹے پہلے وہ نکاح میں لے چکا تھا۔ وہ ایسے سوئی تھی کہ اب لوگ رو رہے تھے اس کو اٹھانے کے لیے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

جنازے کا وقت ہو گیا ہے یوسف "کسی نے یوسف کے کانوں میں سیسہ اندیلا"

تھا۔

کس کا جنازہ؟۔ کوئی جنازہ نہیں ہے یہاں۔ لمس سوئی ہوئی ہیں۔ کوئی شور نا" مچائے۔" لمس کا چہرہ چھوتے وہ کسی بچے کی طرح کہہ رہا تھا جبکہ وہاں سب کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔ وہاج اور ولی کو تو یقین ہی نا آ رہا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ سب پر قیامت ٹوٹی تھی۔

کلمہ شہادت اسلام اکبر۔" اچانک سے کسی آواز پر وہ ڈھے گیا تھا۔ اس کی آنکھوں " کے سامنے لمس کو لے کر جاہا جا رہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس کو تسلی دی تھی۔ وہ بس سب کو دیکھ رہا تھا ایسے جیسے کسی بچے سے اس کا پسندیدہ کھلوالے لیا گیا ہو اور وہ بس سب سے کہتا پھرے کہ وہ کھلونا لا دیا جائے۔

بی۔ بی اسد نے آپ کی ہمیشہ سنی ہے نا؟۔ آپ اسد کو کہیں کہ اسد مجھے میری

لمس واپس دے دیں۔"۔ وہ رو رہا تھا۔ وہ ایسی فیلڈ سے وابستہ تھا جہاں مرد رویا

نہیں کرتے تھے مگر آج وہ رو دیا تھا۔

کہیں نا بی۔ بی "وہ ذہرہ کے سامنے چلیخا تھا۔ ذہرہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی اور پیچھے

ایک مضبوط سہارے نے ذہرہ کو تھاما تھا۔ کوئی اور نہیں وہ وہاں ہی تھا۔ سب

نے اس کو تسلی دی تھی۔ ذہرہ کا خود رو کر برا حال تھا۔ وہ لوگ واپس آگئے

تھے۔ سارے دن کی بھوکی تھی وہ۔

ذہرہ کھانا کھا لیں؟۔ اس کو نرمی سے کہا گیا تھا۔ ذہرہ روتے ہوئے اس کے "

قرب آئی تھی اور اس کے سینے پر سر رکھ کر بے-تحاشہ روئی تھی۔ اتنا کہ رو کر

جب تھک گئی تو اس کا چہرہ دیکھنے لگی جس کی خود کی آنکھیں بھی نم تھیں۔ ذہرہ

نے اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ صاف کیا تھا۔ وہاج خان زندگی میں پہلی بار اس

چھوٹی سی لڑکی کے لیے رویا تھا۔

آپ کا بھوکا رہنا ٹھیک نہیں۔ کچھ کھا لیجیے۔" وہ اس کو سمجھا رہا تھا۔ پھر اس "

نے ذہرہ کو گود میں بٹھا کر خود اس کو دو نوالے کھلائے تھے جو اس نے بہت

برے برے منہ بناتے کھائے تھے اور وہ وہیں اس کے قریب بیٹھی سو گئی تھی۔

رو رو کر آنکھوں کے پپوٹے سو جھ چکے تھے مگر وہ کیا کرتی؟۔

اس سب کو گزرے دو دن ہو گئے تھے۔ دل دو دن سے وہیں تھی اور آج اس نے
واپس چلے جانا تھا۔ ان حالات میں اس کی طرف سے خوش۔ خبری نے سب کا
دل دوبارہ سے آباد کیا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

یوسف میں اب جارہی ہوں۔ تم وعدہ کرو کہ تم رو گے نہیں اور کھانا وقت پر کھاؤ۔
گے؟۔ سوال کرتے کہا گیا تھا۔ ان دو دنوں میں دل نے ہی اس کو سنبھالا تھا۔
وہ فل کی بات مان لیا کرتا تھا۔

مبارک ہو آپ کو۔" یوسف کی بات پر وہ مسکرا بھی نا سکی تھی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں اپنی بیٹی کا نام لمس رکھوں گی یوسف اور پھر اس کو تمہیں دے دوں گی؟"
ٹھیک ہے؟۔ اس کی بات پر آج دو دن بعد وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ دل چلی گئی اور
پھر پیچھے فقط یوسف کے پاس یادیں رہ گئیں۔ اس نے آسمان کی جانب دیکھا جس
کا رنگ بدل گیا تھا۔ آسمان کا رنگ بدلا تو اس نے دیکھا کہ دور کہیں پہاڑوں کے

درمیان ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ اس بستی میں ایک چھوٹا سا گھر تھا جس کے اندر وہ آیا تھا۔ وہ کس کا گھر تھا یہ بات یوسف کے علم میں نہ تھی۔ وہ بس وہاں آیا اور صوفے پر ہی سو گیا تھا۔ اس کو محسوس ہوا کہ کوئی ہے اس کے قریب۔ اس نے آنکھیں کھولی تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ لمس ہی تھی۔ سفید فراک میں ملبوس، بال کھولے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ یوسف اس کو دیکھ کر تڑپ ہی تو گیا تھا۔

مت رویا کرو یوسف۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔" اس پیاری سی پری نے کہا تھا اور " وہ غائب ہو گئی تھی جب یوسف کو محسوس ہوا کہ یہ ایک بس خواب ہی تھا۔ باہر بارش شروع ہو چکی تھی اور اس نے سیگریٹ سلگایا تھا۔

اب کے پچھڑے تو شاید ہم خوابوں میں ملیں۔"

تم نے بے وقوفی کی ہر حد پار کر لی ہے ماہ۔ نیلہ؟۔ اب بتاؤ میں تمہیں کیا سزا"

visit for more novels:

دوں؟۔ وہ جن زادہ ایک عالیشان تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور ماہ۔ نیلہ جیسی خوبصورت

جن۔ زادی اس کے قدموں میں بیٹھی ہوئی تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

مجھے معاف کر دیں سائیں میں نے جو کچھ بھی کیا آپ کی محبت میں کیا ہے۔"

اردعان نے اس کو گھورا تھا۔

محبت؟۔ کیسی محبت؟۔ ماہ۔ نیلہ ذلفقار کیا آپ جانتی ہیں محبت کا معانی؟۔ یوں"
دوسروں کی زندگیاں برباد کر کے محبتیں نہیں ملتیں۔"۔ اردعان کا لہجہ سخت تھا۔
ماہ۔ نیلہ نے دیکھا اس کی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے معاف کر دیں۔"۔ وہ شاید رو رہی تھی۔"

معافی صرف اس صورت دی جائے گی جب آپ وعدہ کریں گی کہ آئندہ آپ دل "بی۔بی کے قریب تک نا جائیں گی؟۔ وہ اس کی بات پر ہنسی تھی۔

آپ وعدہ کر لیں کہ آپ دلِ - ذہرہ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں گے تو میں بھی " وعدہ کر لوں گی " - اردعان نے اس ڈھیٹ جن - ذادی کو گھورا تھا جو پچھلے ایک سو چھ سال سے اس کی دیوانی تھی -

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

ماہ۔ نیلہ؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔ وہ اب بھی اس کو سخت نظروں سے دیکھ رہا۔
تمہا۔

انکار کی کیا وجہ ہے بریزے؟۔ دوریہ کے سوال پر وہ چڑ گئی تھی۔"

بھئی نہیں کرنی مجھے تمہارے اس کڑوے بھائی سے شادی۔ کیوں سب پیچھے پڑا

visit for more novels:

گئے ہو میرے؟۔ بریزے کو دادا سائیں کا یہ حکم ذہر لگا تھا کہ اس کا نکاح اب

ہاشم سے کر دیا جائے۔

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وجہ کیا ہے؟- تم جانتی ہو بھائی تم سے محبت کرتے ہیں یار"- دوریہ کو محسوس"
ہوا کہ وہ یہ خبر سن کر حیران ہوگی۔

جانتی ہوں"- وہ ہاتھوں پر سے نیل-پینٹ کھرچنے لگی تھی۔"

کیسے؟- کب سے؟- دوریہ کا سوا دروازے کے باہر کھڑے ہاشم نے بھی سنا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں تب سے اس بات کا علم رکھتی ہوں جب پہلی بار تمہارا بھائی میرے لیے"
گجرے لایا تھا تب تو شاید وہ بھی نا جانتا ہو کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے یہ

بھی یاد ہے کہ کب اس نے اقرار کیا تھا۔ "بریزے کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل ترین امر تھا کہ وہ یہ سب بتاتے ہوئے خوش ہے یا نہیں۔

تو کیا میری محبت کی لاج نہیں رکھی جاسکتی؟۔ ہاشم کی آواز پر وہ چونک گئی تھی۔"

محبتوں کا لاج نہیں رکھا جاتا ہاشم خان۔ محبتوں کا جواب محبتوں سے دیا جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com
میں آپ سے محبت نہیں کرتی اور یہ اس رشتے سے انکار کے لیے کافی ہے۔" اس کا لہجہ صاف تھا۔

دوریہ جاؤ۔" ہاشم نے دوریہ کو بھینچنا چاہا تھا۔"

نہیں دوریہ یہیں رہو ورنہ تمہاری امی کو لگے گا کہ میں بدکردار ہوں اور ہاشم کو خود "بلائی ہوں"۔ ہاشم کو اس کی یہ عادت ہی تو پسند تھی کہ وہ جو بات کر تھی تھی منہ پر کرتی تھی۔

میں پہلی اور آخری مرتبہ بہت پیار سے کہہ رہا ہوں کہ مان جاؤ ورنہ گھر سے اٹھو"۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
کر نکاح کروں گا"۔ ہاشم کا انداز مزاحیہ بالکل نا تھا۔

گھٹیا شخص۔ دیکھا تم نے؟۔ اس کے بعد بریزے نے دوریہ کو دیکھا جو ہنس "رہی تھی۔

مبارک ہو اللہ نے تمہیں بیٹی جیسی رحمت سے نوازا لیے وہاج خان۔" وہاج خان کی دوست جو شر کے مشہور ہسپتال میں صرف وہاج کے لیے باہر کے ملک سے یہاں آئی تھی اس کی آواز ہر پریشان سا وہاج ننھی سی جان کو دیکھ کر لرزا تھا۔ اس کی ہمت نا ہوئی تھی کہ آگے بڑھ کر اس وجود کو تھام لیتا۔ ولی نے بہت احتیاط سے اس پری کو لے کر وہاج کی گود میں دیا تھا۔ وہاج کو اس ننھی سی جان میں دل ذہرہ کی جھلک دکھائی دی تھی۔ وہ بالکل اس ہی کہ نین۔ نقش لے کر

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

پیدا ہوئی تھی۔ وہاج نے اس بچی کا ماتھا چوما تھا جب اچانک ہی ننھے سے ہاتھ
وہاج خان کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔ دل کو تھوڑی دیر میں شفٹ کیا جانے ہی
والا تھا۔

یہ جرات صرف یہ بچی ہی کر سکتی ہے۔" ولی کی بات ہر وہ ہنس دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کا نام میں رکھ لوں؟۔ دوریہ کی آواز پر ولی خان پلٹا تھا جو خود آج ہی آسٹریلیا"

سے آیا تھا۔ لمس کی وفات کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا تھا اور اب آیا تھا۔

کافی بدل گئی ہیں آپ؟۔ ہسپتال میں فقط تین لوگ ہی تھے۔ دراصل اس"

ہسپتال میں رکنے کی اجازت زیادہ لوگوں کو نہیں تھی۔ اس وقت صرف ولی دوریہ

اور وہاں ہی وہاں تھے۔ وہ کچھ دیر کے لیے باہر آئی تھی جب عقب سے آتی ولی کی

آواز پر پلی نہیں مگر مسکرائی ضرور۔

وقت بڑی بڑی تبدیلیاں لے آتا ہے۔" وہ بس یہ کہہ سکی تھی۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

اور وقت نے آپ کے حسن کو مزید نکھار دیا ہے۔" ولی نے جیسے اطلاع دی "تھی۔

از قلم عنایہ راجپوت

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

فلرٹ کر رہے ہیں؟۔ وہ پوچھ رہی تھی۔"

کوشش جاری ہے۔" - دوریہ ہنس دی تھی۔"

کب آئے واپس؟۔ وہ سوال کر رہی تھی یعنی وہ جانتی تھی کہ ولی اس ملک سے "

باہر تھا۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کل۔"۔ وہ بتا چکا تھا۔"

ہاں وہاں کی طرح شادی کر کے بچے ہو جائیں تو روکھا پھیکا نہیں رہے گا۔" اس کی بات دوریہ نے قہقہہ لگایا تھا۔

وہاج بھائی نے جس طرح دل کی کئیڑ کی ہے واسلہ ہمیں یاد ہے انھوں نے دل"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کا ہر نخرہ اٹھایا ہے۔" اس کی بات پر ولی مسکرایا تھا۔

ہاں تو غلطی بھی وہاں کی تھی۔" وہ ہنس دیا تھا اور دور پہ سمجھنا سکی۔"

از قلم عنایہ راجپوت

NOVEL BANK

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

میں امی کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں دوریہ؟۔ وہ سوال کر رہا تھا یا بتا رہا تھا۔
دوریہ سمجھنا سکی۔ پچھلے ایک سال سے یہ ہی بات چل رہی تھی جو وہ دونوں ٹالتے
آ رہے تھے۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بابا بابا بابا "آئیے کے سامنے تیار ہوتی دل نے پیچھے مڑ کر اپنی اکلوتی بیٹی کو دیکھا"
تھا جو محض چھ ماہ کی عمر میں بابا کا لفظ پکارنے لگی تھی۔ یہ وہ بچی تھی جس نے
محض چار ماہ کی عمر میں اٹھ کر بیٹھنا شروع کر دیا تھا۔

خاموش ہو جائیں نورِ حرم۔" دل نے اپنی بیٹی کو گھورا تھا ہو ہو اپنے باپ جیسی۔
تمھی۔ اس کی ہر عادت وہاج سے ملتی تھی۔

میری بیٹی کو کون ڈانٹ رہا ہے؟- دروازہ کھولتے وہ اندر آیا تھا اور ہمیشہ کی طرح "پہلے دل کا ماتھا چوما اور پھر اپنی بیٹی کی جانب گیا تھا۔"

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

کس کی اتنی مجال کہ آپ کی لاڈلی کو ڈانٹ سکے؟۔ دل نے وہاج کو گھورا تھا اور "اپنی بیٹی کو بھی جو اب وہاج خان کے کورٹ کا ستیاناس کر رہی تھی۔"

یہ تو میری گڑیا ہے۔" وہاج نے چٹاچٹ اس کو چوما تھا۔"

میں کیا ہوں؟۔ کبھی کبھی دل چڑھاتی تھی۔"

ڈونٹ ٹیل می کہ آپ اپنی بیٹی سے جیلس ہو رہی ہیں؟۔ وہ اٹھ کر اس کے"

نزدیک آیا تھا۔ اس کو نظر بھر کر دیکھا جو اس وقت کالے رنگ کی ساڑھی میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ملبوس، میک۔ اپ کیے۔ لمبے بال کھولے کھڑی تھی۔ اس کے بال اب مزید لمبے

ہو گئے تھے اور جب سے نور کو اس کی زندگی میں نوازا گیا تھا وہ حسین تر ہو گئی تھی۔

مچھے تیری دید کی چاہ پیا **NOVEL BANK** از قلم عنایہ راجپوت
آپ تو قل جہاں ہیں میرا"۔ وہاں نے اس کو کمر سگ کھینچتے قریب کیا تھا اور اس "
کے لبوں پر لب رکھے تھے۔ آج بھی اس کے عشق میں بالکل ویسی شدت تھی جو
دو سال پہلے تھی۔ وہ بمشکل اس سے دور ہوئی تھی۔

تیار ہو جائیں ہمیں جانا ہے"۔ وہ اس کو سلجھا رہی تھی جو اس کی لٹوں میں الجھ "
رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جانا لازمی ہے؟۔ سوال کیا گیا تھا۔"

از قلم عنایہ راجپوت

مجھے تیری دید کی چاہ پیا

وہاج خان ولی کی شادی ہے اور پاشم برہمڑے کی بھی"۔ اس نے جیسے یاد دلائی
تھی۔ آج ان سب کی کہانیاں مکمل ہو جانی تھیں۔ یار کے دید کی چاہ بھی کسی کسی
کو نصیب ہوتی ہے۔

ختم شد

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بہترین اور اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>